



# رسوک کے سوالات اور صحابہ کی جوابات

تألیف

فضیلۃ الشیخ

سَلَمانْ نصِيفْ الدُّرْدُونِیْ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

نظر ثانی

ترجمہ و تحریج

محمد اختر صدیق

احسان اللہ فاروقی

مکتبۃ اللہ عزیز

# محدث الائیری

کتاب و سنت کی روشنی پر مبنی اسلامی اسناد اور احادیث



قُلْ أَطِيعُو اللَّهَ  
وَأَطِيعُو أَلْرَسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر مستیاب تمام الیکٹریک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **محلل التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

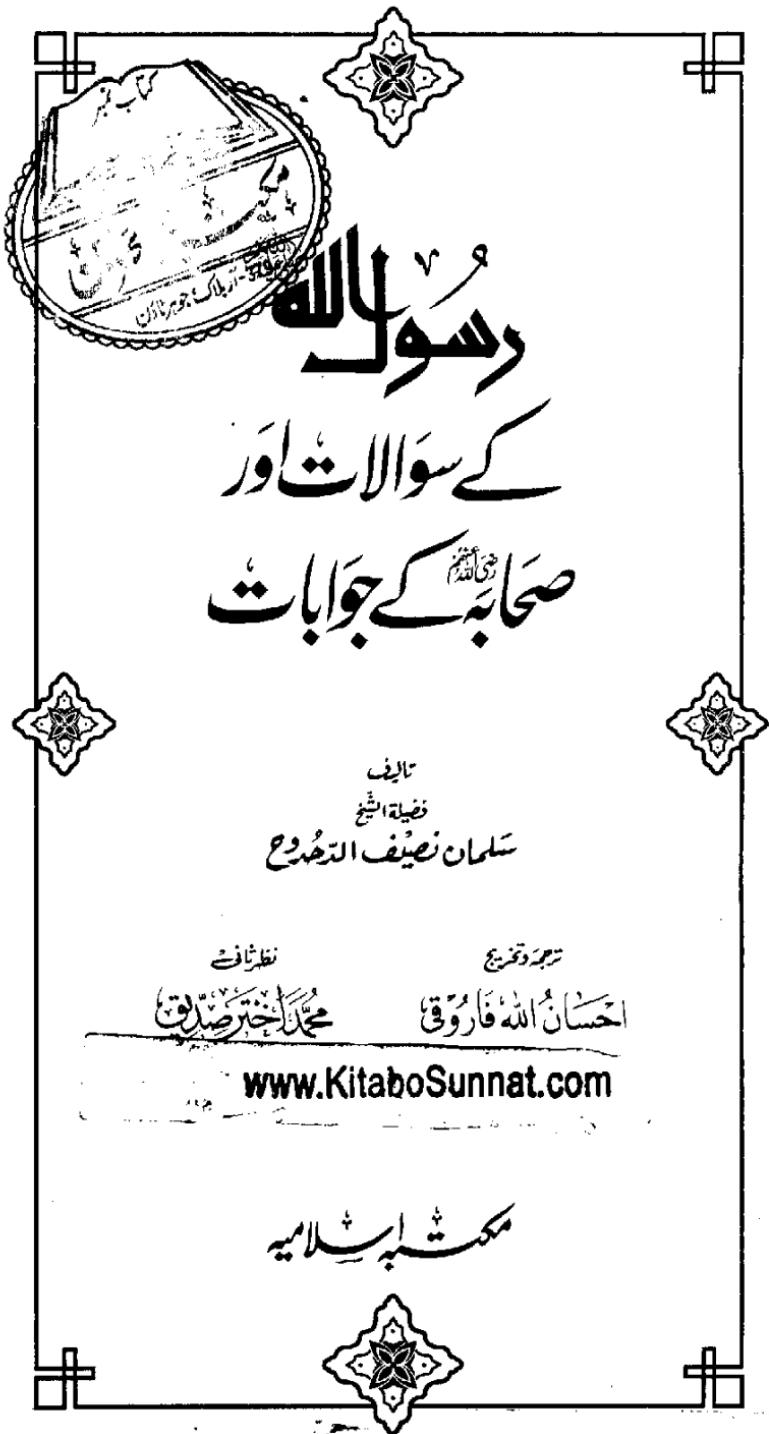
### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات مشتمل کتب متعلقہ ناشر ہن سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈ نگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)
- 🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



## جملہ حقوق بحق ناشر حفظیہں



محلہ کریتا

## مکتبہ اسلامیہ

اللہو عزیز سٹریٹ اردو بازار لاہور نیشنل سٹ بینک بال مقابل شیل پھول پہ کوتل روڈ، لعل آباد  
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

## ۰ فہرست

مُقَدِّمة

### باب اول

15	ایمان اور اسلام کا بیان	●
16	اسلام کا مضمون ترین کڑا	●
17	اسلام اور ایمان کا بیان	●
20	دین کی فضیلت	●
21	عمل میں مسیار و رؤی	●
22	موسینیں سے شفقت	●
23	راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)	●

### دوسرا باب

24	عسلم کا بیان	●
24	عسلم کے اثرات ہمیشہ ہتے ہیں؟	●
25	عسلم کے لیے سفر	●

### تیسرا باب

27	ٹہرات کے مسائل	●
27	ضرورت کے وقت تیکم کرنا	●
27	اعضا نے وضو کو مکمل اور اچھی طرح دھونے کا بیان	●
28	ہر وقت باوضور ہتا اور حجہ ید و پسو کی فضیلت	●
29	وضو کے بعد درکعت کی تغییر	●

## نہرست

4

30	تیم کا بیان	●
31	غسل کا بیان اور جنابت کا حکم	●
32	مرے ہوئے جانور کی کھال کو پاک کرنے کا بیان	●

## چوتھا باب

33	نمایز کا بیان	●
33	نمایز کی فضیلت	●
33	نمایز میں صفوں کو درست کرنے کا بیان	●
34	نمایز خبر کی تغییر	●
35	رات کی نماز اور اس کی فضیلت	●
36	زیادہ سجدوں کی تغییر	●
37	نمایز میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک اور سورہ کی قراءت	●
37	پنجگانہ نماز کی فضیلت	●
38	ٹھہارت کا بیان	●
40	نمایز کے لیے سکون کے ساتھ حاضر ہونا	●
41	تبیحات نماز	●
43	امام کی قراءت کا حکم	●
46	نمایز و تر	●
46	جماعت کی خاطر نماز دوبارہ پڑھنا	●
47	عینیدین کے روز جائز تکمیل کھیلنا	●

## پانچواں باب

49	زنکوٰۃ کے مسائل	●
49	زیورات کی زنکوٰۃ	●

50 -----	حناوت کا بیان	❖
52 -----	گھروالوں اور قربات والوں پر فرج کرنے کا بیان	❖
54 -----	جن پر صدقہ صرام ہے	❖
54 -----	غصی ہونے کے باوجود فقیری کا اظہار کرنا اچھا نہیں	❖

### چھٹا باب

56 -----	روزول کا بیان	❖
56 -----	صرف جمع کے دن روزہ رکھنا (کیا ہے)	❖
57 -----	روزہ کی فضیلت	❖
57 -----	مسافر کے روزے کا بیان	❖
59 -----	روزہ کی نیت اور جو روزے دار کے لیے متحب ہے	❖
60 -----	شعبان کے روزول کا بیان	❖
60 -----	مسلسل روزے رکھنا	❖

### ساتواں باب

62 -----	حج کا بیان	❖
62 -----	کعبہ کا گرتا اور اس کی تعمیر	❖
62 -----	نبی ﷺ کا تلبیہ اور قربانی	❖
63 -----	فسد یہ کے اسباب اور ادا آیسکی کا بیان	❖
65 -----	عائشہ اور غفارون حج کے تمام کام سوائے طواف کے رواییں	❖
67 -----	ضرورت کے وقت قربانی کے اوٹ پر سواری کی جاسکتی ہے	❖
67 -----	قربانی کے دن خطبہ	❖

### آٹھواں باب

69 -----	بہاد کا بیان	❖
----------	--------------	---

## فہرست

6

69	اللہ تعالیٰ کی راہ میں پڑنے والی گرد و غبار	❖
70	اقام شہداء	❖
71	محبوبوں سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے	❖
72	تالیف قلب کے لیے عطیہ دینا	❖

## نوال باب

74	نکاح کے مسائل	❖
74	منیگیر کو دیکھنے کے مسائل	❖
74	مہر کا بیان	❖
75	کتوواری سے نکاح کرنا اچھا ہے	❖
76	پسندیدہ بیوی	❖
78	بیوی کے لیے خاوند کی رضامندی اور اطاعت کا بیان	❖
79	باندیوں کے ساتھ ہم بستری نہ کی جائے جب تک	❖
80	رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے	❖
80	خلع کا بیان	❖

## سوال باب

82	وراثت، وصیت اور ہبہ کے مسائل	❖
82	(بچوں کے ماہین) صادقانہ تقسیم ہو	❖
84	ذوی الارحام کی میراث کا بیان	❖

## گیارہوال باب

85	خسرو و فردخت کے مسائل	❖
86	قرضہ لینا کیسا ہے	❖
87	سردہ بوجا پنے قرض کے گردی رہتا ہے	❖

88	ادا ایسکی قرض کی دعا	❖
89	غسم اور بے چیزیں دور کرنے کی دعا	❖
90	شر اکٹ کا بیان	❖
90	صائع	❖
91	ضمانات کا بیان	❖
92	بلند و بالا عمارات بنانا	❖

### بارہواں باب

93	حدود کے مسائل	❖
93	سرام کو علامیہ اپنانے پر سزا ہونی چاہیے	❖
93	مرد اور عورت کا قتل	❖
94	درجات کی بلندی کا بیان	❖

### تیرہواں باب

96	امارتہ اور قضاۓ کے مسائل	❖
96	اجتہاد کا بیان	❖
97	محمد ﷺ کی امت کا مغلس شخص	❖
97	جانوروں کی خبر گیری اپنی طرح کرنا چاہیے	❖

### چودہواں باب

99	قسم اور ندر کے مسائل	❖
99	اس ندر کا کوئی اعتبار نہیں جو طاقت سے بڑھ کر ہو	❖

### پندرہواں باب

100	شکار کا بیان	❖
-----	--------------	---

سچر

نہست

8

گھریلو گھے کا گوشت کھانا حرام ہے 100

### سو ہواں باب

لباس اور زینت کا بیان 101	✿
گھریلو سامان 101	✿
کسپڑوں کارنگ 102	✿
اوں اور بالوں وغیرہ سے بنا ہوا بس پہننا جائز ہے 103	✿
خوشحالی پر ناپسندیدگی 104	✿
مرد و خواتیں کے لیے سونا پہننا حرام ہے 104	✿
ریشمی کسپڑا پہننا مردوں کے لیے حرام ہے 105	✿
بالوں کو مہندی لگانا کیماں ہے 106	✿

### ستر ہواں باب

نیکی اور صدر حسی کا بیان 107	✿
مخلوق خدا پر حسم داجب ہے 107	✿
بزرگوں کی زیارت باعث فضیلت ہے 108	✿
عزت جیسی چیز کی حنافت 108	✿
غضہ اور غصب کا بیان 109	✿
غیبت حرام ہے 110	✿
والدین سے حسن سلوک کرنا 110	✿
پڑوئی کو ستانامنع ہے 111	✿

### اٹھار ہواں باب

آداب زندگی 113

## نہرست

9

113	عمرد و اخلاق	●
113	اچھے برتاو کا بیان	●
114	لعت کرنے سے پر ہیز کرنا چاہیے	●
114	نبی ﷺ کی موجودگی میں اشعار پڑھنا	●

## انیسوال باب

116	ذکر اور دعا کا بیان	●
116	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْفَلُ ذَكْرَهُ	●
117	اللَّهُ كَعَزَّ ذِيَّكَ لَسْنَدِيَّهُ كَلامٌ	●
118	جَمِيعُ تَرَيْنِ تَسْعِيْجٍ	●
119	ذَكْرُكَ فَضْلِكَ	●
120	بَحْرَانُ اللَّهِ كَيْ فَضْلِكَ	●
121	تَسْعِيْجٌ كَيْ فَضْلِكَ	●
122	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَيْ فَضْلِكَ	●
123	سُورَةُ الْأَخْلَاصِ كَيْ فَضْلِكَ	●
124	إِذَا تَسْأَيْكَ قَرْضٌ كَيْ دُعَى	●
125	الْأَعْلَمُ كَيْ رَحْمَتٌ	●

## بیسوال باب

126	توہہ اور زہد کا بیان	●
126	دنیا سے بے غبّتی	●
127	دنیا سے بے غبّتی کا بیان	●
128	امید رکھنے کی ترغیب	●
130	بِلَا صَرُورَتِ عَمَارَتْ بِنْ لَهَا نَا لِسْنَدِيَّهُ هے	●

فقیری اور فقراء کی فضیلت	131	✿
اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم کا باعث ہے	132	✿
بعثت ہوئی ملیکیت سے قبل وفات پانے والے لوگوں کا حال	133	✿
صاحب دنیا اگنا ہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا	135	✿
اس امت کے آخر میں آنے والے بخل اور لامبجھ		✿
میں لاک ہوں گے	135	✿
آخرت کا حال	136	✿
ابليس مبع رفقاء	136	✿
زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں	137	✿

### اکیسوال باب

طب کا بیان	139	✿
ہیماری پر صبر کرنے کی فضیلت	139	✿
حلق کے ذریعے دواذالنانا پسندیدہ فعل ہے	139	✿

### بائیسوال باب

جنائزے کے مسائل	141	✿
تعویذ، گنڈے لٹکانامنع ہے	141	✿
عورتوں کو قبڑوں کی زیارت سے روکا جائے	141	✿

### تیسیسوال باب

فضائل قرآن مجید	144	✿
قرآن مجید کی عظیم ترین سورہ	144	✿
قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت	144	✿

فہرست

11

145	قرآن مجید کی فضیلت کا بیان	●
146	سورہ قل ہو اللہ احده کی فضیلت	●
146	سورہ زلزال، سورۃ الکافرون اور سورہ نصر کی فضیلت	●
148	سورہ بقرہ کی فضیلت	●

## چوبیسوال باب

149	فسائل صحابہؓ کی فضیلت	●
149	عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت	●
149	ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حبیبؓ کی فضیلت	●

## پچھیسوال باب

151	قیامت، جنت اور جہنم کا بیان	●
151	جہنم کی گہرائی	●
151	قرآن مجید کی تغیر کا بیان	●

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة

ہر قسم کی حمد و شاہد درب العالمین کے لیے ہے اور لاکھوں درود و سلام ہوں معلم انسانیت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بہترین ساتھیوں پر۔

زیر نظر کتاب کا انداز و بیان اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابی رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہیں اور صحابی رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں۔

پھر آپ جواب کا رخ اس طریقہ پر پھیر دیتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں کے لیے ایک شرعی حکم قرار پاتا ہے۔

## بطور مثال

❶ سیدنا عمران بن حصین خزانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔

آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“ اس نے جواب دیا میں جبکی ہوں اور پانی میر نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مئی سے تعمیم کرو یہی (عمل جتابت اور وضو کے لیے) کافی ہے۔“

اگر آپ صحابی رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموشی اختیار فرماتے تو حکم شرعی یہ ہوتا کہ اگر جبکی کو پانی نہیں ملتا تو اس کو نماز معاف ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شرعی حکم کی وضاحت کی کہ جس کو بھی جتابت لاحق ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو وہ تعمیم کر لے اور یہ حکم شرعی ایسا ہے جو تمام لوگوں کے لیے اور قیامت تک باقی ہے۔

❷ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن میرے پاس تشریف لائے میں روزہ سے تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تم نے گر ششہ کل بھی روزہ رکھا تھا؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بولیں انہیں۔

آپ نے فرمایا ”کیا تم نے آئندہ کل روزہ رکھا ہے؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا انہیں۔

آپ نے فرمایا ”پھر یہ روزہ توڑ دے۔“

نبی ﷺ ام المؤمنین رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموش نہ رہے بلکہ یہ واضح کیا کہ صرف جمع کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

میری اللذ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ درست بات اور راہ حق کی طرف راہنمائی فرمائے۔  
اور ہماری خطاؤں سے درگز فرمائے، علم سے نفع اٹھانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے!  
اور اللہ ہی سید ہے راستے کی طرف راہنمائی فرمانے والا ہے۔

سلمان نصیف الدحدوح

## باب اول

### ایمان اور اسلام کا بیان

**سوال** کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟

**جواب** سیدنا ابو شریعؓ خراجمیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یعنی ہم اس بات کی گواہی ضرور دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس قرآن کا ایک سراللہ کے ہاتھ میں ہے، اور دوسرا سر اتم لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو ہلاکت اور مگر اسی سے محفوظ رہو گے۔“ \*

**فائلان:** قرآن مجید اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان واسطہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایک حکم نامہ کی حیثیت دے کر نازل فرمایا جو بندے کی زندگی کی تمام حرکات کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رحمت میں شامل کرتا ہے اور بندے سے قرآن مجید پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے تا کہ پڑھنے پر ثواب عطا فرمائے۔ جو شخص قرآن کو اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکون اور حفاظت کا سایہ ہوتا ہے۔

لہذا مسلمانوں پر قرآن مجید کے معنی میں غور و فکر کرنا، اس کے احکام کو سمجھنا اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرنا لازمی ہے تا کہ ان سے ذلت اور رسوائی دور رہے۔ قرآن مجید میں حکمت اور صحیح رہنمائی ہے۔ قرآن مجید حق اور عمدہ اخلاق کی طرف دعوت دیتا ہے۔

راوی حدیث (ابو شریعؓ خراجمیؓ) عمرو بن خویلد اور بعض کے نزدیک خویلد بن عمرو کعُنی عدوی خراجمی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا مددینہ میں ۲۸ ھجۃ وفات پائی۔

\* طبرانی، المعجم الكبير: ۱۸۸، مسلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی: ۱۳

**سوال** تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے؟

**جواب** سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقامِ محض میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے دریافت فرمایا: (أَلَيْسَ تَشْهُدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَّ الْقُرْآنَ جَاءَ مِنْ عَنْدِ اللَّهِ؟) ”کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے، لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو ہلاکت اور گمراہی سے محفوظ رہو گے۔“

**فائلہ:** گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔  
راوی حدیث (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) پورا نام جبیر بن مطعم بن عدی بن نوبل قرشی تھا۔  
بڑے علم الطبع اور بادقاق ارشادیت کے مالک تھے۔ خاندان قریش کے نسب نامے جانتے تھے فتح  
مکہ سے قبل اسلام قبول کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے ۵۸ یا ۵۹  
حکومت یمنہ منورہ میں فوت ہوئے۔

ان سے ۲۰ احادیث مردوی ہیں

## اسلام کا مضبوط ترین کڑا

**سوال** اسلام کا مضبوط ترین کڑا کون سا ہے؟

**جواب** سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا: ”اسلام کا مضبوط ترین کڑا کون سا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم نے جواب دیا: نماز۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”بہتر نماز کے بعد کون سا عمل ہے؟“

طبرانی، المعجم الكبير ۲ / ۱۲۶؛ صحيح الترغیب والترہیب لللبانی، ۱ / ۱۰ رقم الحدیث: ۳۷

صحابہؓ نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔

پھر آپ نے دریافت فرمایا: "اس کے بعد نیک عمل کون سا ہے؟"

صحابہؓ نے عرض کیا: جہاد۔

آپ ﷺ نے پھر پوچھا: "اس کے بعد نیک عمل کون سا ہے؟" پھر آپ نے خود ہی جواب دیا: "ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ حض اللہ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرو اور اللہ کی رضا کے لیے کسی سے دشمنی کرو۔" ❶

**فائلا:** اس حدیث شریف میں ان امور کی وضاحت کی گئی ہے جن کے ذریعہ انسان وافر نیکیاں کما سکتا ہے۔ وہ اعمال جلیلہ جو اسلام کے رابطے کو مضبوط اور ایمان کو بڑھاتے ہیں وہ نماز، روزہ اور جہاد ہیں۔ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ حض اللہ کی رضا کے لیے کسی سے محبت اور اللہ کی رضا کے لیے کسی سے دشمنی ہو۔

راوی حدیث (براء بن عازب ؓ) براء بن عازب بن حارث، ان کی کنیت ابو عمارة ہے۔ النصار قبیلہ اوس سے تعلق تھا اپنی شرف صحابیت سے بہرہ و راوی بھی، غزوہ بدرا میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ پہلا معرکہ جس میں انہوں نے شرکت کی احمد یا خندق ہے۔ رے کو ۲۷ھ میں فتح کیا۔ جنگ جمل، جنگ صفين اور معرکہ نہروان میں سیدنا علی ؓ کے رفقا میں سے تھے۔ کوفہ میں ۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

ان سے ۱۳۰۵ حدیث مردی ہیں۔

## اسلام اور ایمان کا بیان

**سوال** اے عمر (ؓ) جانتے ہو سائل کون تھا؟

**جواب** سیدنا عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے۔ ایک ایسا آدمی آیا جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ اپنے زانوں آپ کے زانوں سے ملا کر بیٹھ گیا، اپنے دونوں ہاتھوں اپنی رانوں پر رکھ لیے اور پوچھنے لگا:

اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں بتلائیے (اسلام کیا ہے؟)

❶ محدث احمد، ۵/۶۰؛ صحيح الترغیب والترہیب لللبانی: ۹۴ رقم الحدیث: ۳۰۳۰۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحْجُجَ الْبُيُّوتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا))

”اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ نے اللہ کے رسول ہیں، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو بشرطیکہ سفر کا خرج میسر ہو۔“  
اس نے کہا، آپ ﷺ نے حج فرمایا۔

سیدنا عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا اس پر کہ یہ سوال کرتا ہے (ایک لاعلم کی طرح) اور قدر یقین کرتا ہے (جیسے سب کچھ جانتا ہو)  
پھر کہنے لگا، ایمان کے بارے میں بتائیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَحْيِرَهُ وَشَرِّهِ))  
”تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی یا بُری تقدیر پر ایمان لائے۔“  
اس نے کہا، آپ ﷺ نے حج فرمایا۔

پھر کہنے لگا، احسان کیا ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهُ كَائِنَكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))  
”احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو جیسے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ حالت نہ ہو تو یوں سمجھو کر وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“  
پھر وہ بولا، قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ وہ کب آئے گی)؟  
آپ نے فرمایا: ”جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔“  
پھر وہ بولا قیامت کی نشانیاں تو بتاویں؟

آپ نے فرمایا: ”یہ کہ لوٹڑی ماں کا کہ کو جنم دے (نافرمان ہو)، جب نگنے پاؤں، نگنے

بدن والے بکریوں کے چروں اے بلند بالا عمارتیں بنانے میں مقابلہ کریں گے (تو سمجھو) یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ چلا گیا میں نے تھوڑی دریا نظر کیا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر رضی اللہ عنہ جانتے ہو سائل کون تھا؟“  
میں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جریل امین تھے جو تم لوگوں کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔“  
ایک حدیث میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”قیامت کا وقت ان پانچ چیزوں میں ہے ہے  
جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔“

وہ آدمی چلا گیا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو بلا وہ۔“ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو نہ دیکھ پائے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جریل امین تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔“

فلاطلا: جریل انسانی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر اسلام، ایمان، احسان، قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جواب دیا۔

اس اثر دیوکا مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھانا تھا۔

راوی حدیث (عمر رضی اللہ عنہ) سے مراد سیدنا عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیز، کنیت ابو حفص ہے۔ نادر الوجود شخصیت تھے مسلمانوں کے دوسرا خلیفہ تھے۔ انہوں نے آفاق کو حکم، عدل اور فتوحات سے بھر دیا تھا۔ دور جاہلیت میں قبلہ قریش کے سفیر تھے۔ ۶ نبوت ذی الحجہ کو دار ارقم میں دست نبوت پر بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کے قبول اسلام میں

\* ۳۱ / لقمان: ۲۴۔ \* نسائی، کتاب الایمان و شرائعہ باب طعم الایمان، رقم الحدیث: ۴۹۹۷، بخاری: ۴۸، مسلم: ۹، ترمذی: ۲۶۱۰، ابو حیاقد: ۴۶۹۵، ابن ماجہ: ۶۳۔

ان کے بہنوئی سعید بن علی<sup>رض</sup> اور بہن فاطمہ بنی القضا کا بڑا کردار ہے۔ سارے غزوات میں شریک رہے مگر تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ ان کے عهد خلافت میں فتوحات کا سیلا بامداد آیا تھا۔ عراق، فارس، شام، اور مصر وغیرہ کے علاقے اسلامی سلطنت کی حدود میں شامل ہوئے۔ یہ مغیرہ بن شعبہ<sup>رض</sup> کے غلام ابوالولو کے ہاتھوں سے مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ یہ شہادت کا واقعہ ۲۳ محرم الحرام میں پیش آیا ان سے ۱۹۳۵ء حادیث مردوی ہیں۔

## دین کی فضیلت

**سوال** اے معاذ<sup>رض</sup>! کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل<sup>رض</sup> بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی ﷺ کے پیچے خضر پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا۔

آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے معاذ<sup>رض</sup>! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنْ حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْنًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا يُعَذَّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْنًا)) ”بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ کھہرائیں، بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے۔“

سیدنا معاذ<sup>رض</sup> فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا ہر گز نہ کرنا کیونکہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔“ \*

\* مسلم کتاب الایمان ، باب الدلیل علی: ان من مات على التوحید دخل الجنة قطعاً مارقم الحديث: - بخاری: ۲۸۵۶ ، ترمذی: ۲۶۴۳۔

**فائلہ:** اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار دل وزبان سے ہونا چاہیے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل و کرم سے ذمہ لے لیتے ہیں کہ اسے عذاب نہ دے۔

راوی حدیث (معاذ بن جبل ؓ) بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی النصاری تھے۔ قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ ابو عبد الرحمن ان کی کنیت تھی۔ ۱۸۔ اسال کی عمر میں مسلمان ہوئے تھے۔ غزوہ بدرونگیرہ میں شریک ہوئے۔ احکام قرآن کو جانے میں بے مثل تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کا قاضی اور حاکم بنایا۔ بزرگ فقہائے صحابہ کرام ؓ میں سے تھے۔ ۷۔ اہل شام میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ سال تھی۔

ان سے ۱۱۵ حدیث مرودی ہیں۔

## عمل میں منیانہ روی

**سوال** مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (ہمیشہ) رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبداللہ ؓ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (ہمیشہ) رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟“

میں نے عرض کیا، اسی طرح ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اس طرح مت کرو اگر تم ایسا کرتے رہے تو اپنی آنکھوں کو خراب کر دو گے اور اپنے آپ کو تکادو گے، یقیناً تمہارے جسم کا تمہارے اوپر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پڑھتے ہے۔ روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو۔“

**فائلہ:** عبادت میں میانہ روی آپ ﷺ کو پسند تھی وہ اس طرح کہ نہ مسلسل روزے رہ کے جائیں اور نہ مسلسل روزوں کو چھوڑ دیا جائے (انقلی روزے نہ کہ رمضان کے روزے وہ مسلسل

❶ بخاری، کتاب الجمعة باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه رقم الحديث: ۱۱۵۳۔ مسلم: ۱۱۵۹۔

فرض ہیں) رات کو قیام بھی ہوا رنیند بھی ہوتا کہ نہ تو آنکھیں خراب ہوں اور نہ جسم کمزور ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان عبادت سے اکتا جائے۔ جس کے نتیجے میں اجر و ثواب سے محروم ہو جائے۔ جیسے جسم کو سکون دینا لازمی ہے ویسے ایک مسلمان کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے لیے اخراجات اور دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھے۔

## مؤمنین سے شفقت

**سوال** کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ تم اہل جنت میں سے ایک چوتھائی ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم ہو۔“

ہم نے عرض کیا، ہاں۔ (یعنی ہم خوش ہیں)

آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے ایک تھائی تم ہو؟“ ہم نے عرض کیا ”ہاں“

پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو؟“ ہم نے عرض کیا ”ہاں“

پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہوا را اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی جائیں گے اور آپ لوگوں کی تعداد اہل شرک کے مقابلے میں اتنی ہے جیسے سیاہ نیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں یا سرخ نیل کے جسم پر کچھ سیاہ بال ہوں۔“ \*

**فلاٹل:** آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ آپ ﷺ کے پیر و کاروں کی تعداد جنت میں کم از کم آدھی ہو۔ مسلمانوں کی تعداد اہل شرک کے مقابلے میں اتنی ہے جیسے سیاہ نیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں۔

\* بخاری، کتاب الرفقا، باب کیف الحشر رقم الحدیث: ٦٥٢٨۔

### راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بن غافل بن حبیب الحنفی، نکیت ابو عبد الرحمن اسلام لانے میں ان کا چھٹا نمبر ہے۔ نہایت عالمگرد و دانش مند فقہائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے تھے۔ عز وہ بدر سیست کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے۔ صاحب العلیم تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ساٹھ (۴۰) برس کی تھی۔ ان سے ۱۸۲۸ حدیث مرودی ہیں۔

## دوسرہ باب

## علم کا بیان

علم کے اثرات ہمیشہ رہتے ہیں

سوال جان لے؟

جواب سیدنا عمر بن عوف مرنی پر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا بلاں بن حارث رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”جان لے۔“

جو اب سیدنا بلاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا جانوں؟ پھر دوسرا مرتبہ آپ نے فرمایا: ”جان لے۔“

سیدنا بلاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا جانوں؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر عمل میرے بعد ختم ہو چکا ہو تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جب کہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے بدعت ایجاد کر لی جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضاۓ ہو تو اس کو ان تمام لوگوں کا گناہ ہو گا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جب کہ بدعت کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی (یعنی وہ بھی پوری سزا پا سکیں گے)۔\*

فائد़ا: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کے لیے اجر عظیم ہے جو سنت کو زندہ کرتا ہے اور بدعت کے لیے عذاب ہے۔ جو شخص ایسی سنت کو زندہ کرتا ہے جو لوگوں کے ہاں چھوڑی جا چکی ہو تو ایسے شخص کے لیے تا قیامت اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جب کہ لوگوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے ایسی راہ اپنائی جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضاۓ ہو تو

\* ترمذی، کتاب العلم باب ماجاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع رقم الحدیث: ۲۶۷۷۔

ایسے شخص پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جب کہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔

راوی حدیث (عمرو بن عوف، بن زید المزنی۔ مزن کے میم پر ضمہ اور زاء پر فتحہ) یہ کیشہ بن عبد اللہ کے جدا مجدد ہیں۔ قدیم الاسلام تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں حرم مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ معادیہ ﷺ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

## علم کے لیے سفر

**سوال** اے قبیصہ ! کون سا مقصد تجھے یہاں لے آیا ہے؟

**جواب** سیدنا قبیصہ بن خارقؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”اے قبیصہ ! کون سا مقصد تجھے یہاں لے کر آیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: میری عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ مجھے ایسی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ ! ہر اس پتھر، درخت اور ٹیلے نے آپ کے لیے بخشش کی دعا کی جس نے بھی آپ کو گزرتے دیکھا۔“

”اے قبیصہ ! بعد نماز فجر ان کلمات کو تین بار پڑھا کرو: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ جس کی بدولت آپ اندھے پہن، جذام اور فالج سے محفوظ رہیں گے۔“

اے قبیصہ ! دعا کی پڑھا کرو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا أَنْتَ  
عَلَىٰ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَفْضُلَ عَلَىٰ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْتَ  
عَلَىٰ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَنْزُلْ عَلَىٰ مِنْ بَرَكَاتِكَ“ ●

”اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اپنا فضل، اپنی رحمت اور برکتیں میرے اوپر اتار۔“

فائلان: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے بعد نماز فجر کے درج ذیل کلمات کی فضیلت بیان فرمائی: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ عَمَّنْ مَرَّتْ بِهِ نَيْزَ آپ ﷺ نے مندرجہ ذیل دعا کو پابندی سے پڑھنے کی بھی ترغیب فرمائی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا إِنْدَكَ، وَأَوْضُنْ عَلَىَّ مِنْ فَضْلِكَ ..... الخ  
راوی حدیث (قبيصہ بن مخارق الہلائی رضی اللہ عنہ) ابو بشیر کنیت ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے  
قبیصہ بن مخارق بن عبد اللہ بن شرداد العامری الہلائی۔ شرف صحابت سے مشرف تھے بصرہ میں  
رہا۔ اس پذیر ہوئے ان سے ۱۶ احادیث مروی ہیں

(واللہ اعلم بالصواب)

## تیسرا باب

## طہارت کے مسائل

**نمرورست کے وقت تیم کرنا**

**سوال** اے فلاں اتم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین خزاںؑ بیٹا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔

آپ نے فرمایا: ”اے فلاں تم نے لوگوں (یعنی جماعت) کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“

اس نے جواب دیا، میں جبی ہوں اور پانی میسر نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مئی سے تیم کرو یہی (عفص جنابت اور وضو کے لیے) کافی ہے۔“ (اور اس سے نماز پڑھنا بھی جائز ہوگا) ﴿

**فائلا:** اس حدیث میں یہ بیان ہوا کہ جو تیم سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہواں سے پڑھی جانے والی نماز درست اور جائز ہوگی۔

راوی حدیث (عمران بن حصین خزاںؑ) ان کی کنیت ابو الحمید تھی۔ غزوہ خیر کے زمانہ میں داررہ اسلام میں داخل ہوئے بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ ان کا شمار کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا تھا۔ ۵۲ ھ یا ۵۳ ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۱۳۰ احادیث مروی ہیں

## اعضا سے وضو کو مکمل اور اچھی طرح دھونے کا بیان

**سوال** تم نے مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھی؟

**جواب** سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مگوایا۔ پھر ہنس پڑنے اور ساتھیوں سے فرمایا ”تم نے مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھی؟“

بخاری، کتاب التیمم ضربۃ رقم الحديث: ۳۴۸، مختارات ۲۲۲۔

### مہارت کے مسائل

ساتھی بولے: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں بنے ہیں؟

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ بنے۔ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے ہٹنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھی؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں بنے ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام خطا میں مثاد تھا ہے جو چہرے سے سرزد ہوئیں، جب اپنے بازوں کو دھوتا ہے تو بازوں سے سرزد ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مثاد تھا ہے اور جب اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو پاؤں سے سرزد ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مثاد تھا ہے۔“

منہ بزار میں یہ الفاظ ہیں کہ ”جب اپنے سر کا سح کرتا ہے تو سر سے سرزد ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مثاد تھا ہے۔“ \*

**فائلک:** اس حدیث شریف میں وضو کی اس فضیلت کا بیان ہے جو اعضاۓ جسم سے تمام گناہوں کے مٹانے کا سبب ہے۔

راوی حدیث (عثمان بن عفان) عثمان بن عفان، تیسرے خلیفہ راشد، ساقین اولین میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی دلخت جگر قیہ ﷺ اور امام کاثوم ﷺ کی بعد دیگرے ان کی زوجیت میں رہیں۔ اسی وجہ سے ذوالنورین کے لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔

۳۵۸۱ اذی الحجہ، روز جمعہ کو جام شہادت نوش کیا۔ وفات کے وقت عمر ۸۲ سال تھی۔ ان سے ۱۱۳۶ حدیث مردی ہیں۔

### ہر وقت باوضور ہنا اور تجدید وضو کی فضیلت

**سؤال:** اے بلال! کون سا عمل تجوہ کو مجھ سے پہلے جنت میں لے گیا ہے؟

**جواب:** سیدنا عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

\* منہ احمد: ۲/۵۸؛ بزار: ۲/۷۴؛ صحیح الترغیب والترہیب لللبانی: ۱/۴۴ رقم ۱۸۴

نے ایک روز صبح کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "اے بلال رضی اللہ عنہ! کون سا عمل مجھ سے پہلے تجھ کو جنت میں لے گیا ہے؟ کیونکہ گز شترات میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آہت سنی ہے۔"

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جب بھی اذان دی تو دور کعت نماز ضرور پڑھی اور جب بے وضو ہوا تو فوراً وضو کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی وجہ ہے،" (یعنی دو چیزیں تیرے جنت کے داخل ہونے کا سبب نبی ہیں) ۱

فائلہ: باوضو اور تجدید وضو ان نیک اعمال میں سے ہیں جو صاحب عمل کے لیے جنت کے داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا۔

راوی حدیث (بریدہ رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور بریدہ بن حصیب نام ہے۔ قبیلہ اسلم سے ہونے کی وجہ سے اسلامی کھلائے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ کے دوران ان کے پاس سے گزرے اور اس موقع پر اسی (۸۰) آدمی مسلمان ہوئے ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ احمد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تمام غزوہات میں شریک ہوئے بیعت رضوان میں بھی حاضر تھے۔ بصرہ کی طرف چلے گئے تھے پھر وہاں سے خراسان کی جانب جہاد کے لیے نکلے گئے اور مرد میں قیام پذیر ہوئے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ۲۳ ہی میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

## وضو کے بعد دور کعت کی ترغیب

**سوال** اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے بتائیے اسلام کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تم کو بخشنش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جتوں کی آواز سنی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

۱ ترمذی، کتاب المناقب، باب اتیت علی فصر مربع مشرف من ذهب رقم الحدیث: ۳۶۸۹، صحیح الترغیب والترہیب لللبانی: ۱/۴۸، رقم الحدیث: ۲۰۱۔

”اے بلال ﷺ مجھے بتائیے اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تم کو بخشنش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جو توں کی آواز سنی ہے؟“  
سیدنا بلال ﷺ نے عرض کیا، میں نے اس سے زیادہ امید افرا علی تو کوئی نہیں کیا کہ  
دان رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جس قدر اللہ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ ❶

**فائلا:** اعمال عظیمه اور اعمال جلیل کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❷ مسلمان جب بھی وضو کرے تو حسب توفیق نماز پڑھ لے۔

❸ ہمیشہ باوضو اور پاک صاف رہے اور پاک صاف رہنا مؤمنین کی شان ہے۔ وضو تو  
مؤمن کا ہتھیار ہے جب چاہے نماز، دعا استغفار کرے۔

## تیم کا بیان

**سوال** اے عمر و بنی اتم! تم نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟

**جواب** سیدنا عمرو بن العاص ؓ میان کرتے ہیں کہ مجھے جنگ سلاسل کے دوران شدید سرد  
رات میں احتمام ہو گیا غسل کرنے سے بلاکت کا خوف تھا، چنانچہ میں نے تیم کر کے اپنے  
ساتھیوں کو صحیح کی نماز پڑھا دی۔ صحابہ ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتا دی۔  
آپ نے فرمایا: ”اے عمر و بنی اتم! تم نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا  
دی؟“

میں نے وہ صورت حال آپ کو بیان کی جس نے مجھے غسل کرنے سے روکا تھا، اور  
میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ فرمان الٰہی سنائے:

﴿وَلَا يَنْفَتُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُكَمِّرُ حِينَماً﴾ ❶

”اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بیقینا اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔“

یہ سن کر آپ ﷺ مسکرا دیے اور کچھ نہیں فرمایا۔ ❷

❶ بخاری کتاب الجمعة باب فضل الطهور بالليل والنهار، رقم الحديث: ۱۱۴۹؛ مسلم:  
۲۴۵۸۔ ❷ النساء: ۲۹ / ۴، ابو داود، کتاب الطهارة، باب اذا خاف الجن البرد  
ایتیم رقم الحديث: ۳۲۴۔

## لہسارت کے سائل

**فائلہ:** آپ ﷺ کا سیدنا عمر و ڈیل اللہ عزیز کے فعل کو برقرار رکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کام صحیح ہے ورنہ روک دیتے۔ محدثے پانی سے وضو کر کے جو خوف لاحق ہو سکتا ہے وہ ایسے ہے جیسے پانی بالکل ہے ہی نہیں۔

راوی حدیث (عمر و بن عاصی ڈیل اللہ عزیز) بن واکل بن ہاشم۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ہمیں قبیلہ سے تعلق تھا۔ ۵۵۶ھ میں مردیں وفات یافتی۔

## غسل کا بیان اور جنابت کا حکم

**سوال** ابو ہریرہ ڈیل اللہ عزیز تم کہاں چلے گئے تھے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ ڈیل اللہ عزیز بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی کسی گلی میں نبی اکرم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی، اس وقت میں حالت جنابت میں تھا، چنانچہ میں وہاں سے گھک گیا، جا کر غسل کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”ابو ہریرہ ڈیل اللہ عزیز! تم کہاں چلے گئے تھے؟“

میں نے عرض کیا، میں حالت جنابت میں تھا، لہذا آپ کے پاس اس حالت میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! مسلمان کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔“ \*

**فائلہ:** جنابت کے سبب مسلمان ناپاک نہیں ہوتا اور بخاری شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسلمان خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ ناپاک ہوتا ہی نہیں۔

راوی حدیث (حضرت ابو ہریرہ ڈیل اللہ عزیز) وہ جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ہیں جن سے سب سے زیادہ احادیث نبوی ﷺ ہم تک پہنچی ہیں۔ نام عبد اللہ یا عبد الرحمن تھا۔ ۲۶۰ھ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اٹھتھر سال کی عمر پائی اور ۵۹۶ھ میں اس دنیا کے فانی سے کوچ کیا اور مدینہ منورہ کے بقیع غرقدنی ای قبرستان میں دفن کئے گئے۔ ان سے کم و بیش ۵۳۸۲ احادیث مردی ہیں۔ واللہ عالم

\* بخاری، کتاب الغسل باب عرق الجنب و ان المسلم لاینجس، ۲۸۳، ۳۷۱، ۱۲۱؛ مسلم، ۲۳۱؛ ابو داود، ۲۶۹؛ ابن ماجہ، ۵۳۴۔

## مرے ہوئے جانور کی کھال کو پاک کرنے کا بیان

**سوال** تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ نبیو نہیں رضی اللہ عنہما کی خادمہ کو ایک بکری بطور صدقہ دی گئی تو (وہ مرگی) رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے ہو؟“

لوگوں نے عرض کیا، یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”صرف اس کا کھانا حرام ہے۔“

**فائلہ:** نبی ﷺ نے اس حدیث میں یہ بیان فرمایا ہے کہ مردار کا چیز ادبا غت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کو بچھونا، لباس، اوزنی اور برتن وغیرہ بنا لیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

راوی حدیث (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) ان کا نام عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب تھا۔ یہ وہی ہیں جنہیں اس امت کے بزراعلم ہونے کا اعزاز حاصل ہے بہت زیین تھے۔ اپنی علمی شہرت کی وجہ سے تعریف سے مستغفی ہیں آپ کے لیے نبی ﷺ نے علم و حکمت اور فقد و تاویل میں مہارت کی دعا دی تھی۔ بھرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور اسے سال کی عمر پا کر ۲۸ میں طائف میں وفات پائی۔

ان سے ۱۱۵ احادیث وہ ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے سنی تھیں باقی احادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

\*\*\*\* مسلم، کتاب الحیض باب طهارة جملہ المیۃ بالدیاغ رقم الحدیث: ۲۶۳، بخاری، ۱۴۹۲، ترمذی، ۱۷۲۷، نسائی، ۴۲۳۵؛ ابو داود، ۱۲۰؛ ۴۱۲۰؛ ابن ماجہ، ۳۶۱۰۔

## چوتھا باب

### نماز کا بیان

#### نماز کی فضیلت

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہ بہرہ ہی ہوا اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہایتے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہ بہرہ ہی ہوا اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہایتے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَذِلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ يَبْهِنُ الْخَطَايَا)) ”یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہ مٹادیتا ہے۔“ \*

**فائلہ:** حفاظت نماز گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے جیسا کہ غسل صفائی کا ذریعہ ہے۔

#### نماز میں صفوں کو درست کرنے کا بیان

**سوال** تم فرشتوں کی طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟

**جواب** سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم فرشتوں کی طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا، فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح

\* بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ الخمس کفارۃ رقم الحدیث: ۱۵۲۸،  
ترمذی، ۲۸۶۸؛ نسائی، ۴۶۲؛ ابن ماجہ، ۳۹۷۔

صفیں بناتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ \*

**فائزہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نماز میں مکمل صاف اور کیفیت صاف کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ نمازی اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ ان کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے جس میں شیطان گھس کے گویا کہ وہ سیسے پلاپی دیوار ہیں۔

راوی حدیث (جاہر بن سکرہ ؓ) مشہور و معروف صحابی ہیں۔ کوفہ میں رہے، ۷۴ھ عبد الملک بن مردان کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ۱۳۶ؑ احادیث مردوی ہیں۔

## نماز خبر کی ترغیب

**سوال:** کیا فلاں فلاں موجود ہے؟

**جواب:** سیدنا ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی (نماز کے بعد) آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا فلاں فلاں موجود ہے؟“ صحابہ ؓ نے جواب دیا، نہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”منافقین پر یہ دونوں نمازوں (جمعر، عشاء) بہت بھاری ہیں۔ اگر ان کو علم ہو جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شامل ہوتے خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھست کر آنا پڑتا۔“ \*

**فائزہ:** نبی ﷺ یہ فرمارے ہیں کہ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اگر مسلمانوں کو ان نمازوں کی اہمیت معلوم ہو جائے تو پھر جماعت سے کبھی بھی یچھے نہ رہیں چاہے حصول ثواب کے لیے ان کو گھٹنوں کے بل گھست کر آنا پڑے۔

\* مسلم، کتاب الصلوة باب الامر بالسکون فی الصلوة رقم الحدیث: ۴۳۰؛ نسائی، ۸۱۶؛ ابو داود، ۶۶۱؛ ابن ماجہ، ۹۹۲۔

\*\* ابو داود، کتاب الصلوة باب فی فضل صلوة الجمعة رقم الحدیث: ۵۵۴۔

راوی حدیث (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابو منذر کیتھ تھی۔ قراء کے سر برائے تھے اسی وجہ سے سید القراء کے لقب سے مشہور ہوئے۔ کاتسین وحی میں سے تھے اور ان خوش قسم لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے جمع قرآن کا شرف پایا۔ پدر اور بعد کے غزوہات میں شریک رہے۔ ان کی وفات کے سن میں اختلاف ہے ۱۹ ہے سے ۳۲ ھجری مختلف روایات ملتی ہیں۔  
واللہ اعلم بالصواب۔ احادیث کی تعداد ۱۶۷ ہے۔

## رات کی نماز اور اس کی فضیلت

**سوال** تم (تجدد کی نماز) کیوں نہیں پڑھتے؟

**جواب** سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم دونوں (میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا) کو مخاطب کر کے فرمایا:  
”تم (تجدد کی نماز) کیوں نہیں پڑھتے؟“

میں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ چاہے گا کہ ہم اٹھیں تو اٹھ جائیں گے، یہ سن کر آپ ﷺ فوراً واپس ہو گئے اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی پھر اپنی ران پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَفَعَيْ وَجَدَّاً﴾

”انسان اکثر باتوں میں بھگڑا الواقع ہوا ہے۔“

فائدہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا جواب ایک تجربہ خیر خفا جس کی وجہ سے آپ ﷺ ناراض ہوئے اور آیت کوبار بارہ ہراتے رہے۔

نبی ﷺ کا اصل مقصد کثرت نیند اور سستی سے ڈرانا اور تجدید کی رغبت دلانا تھا۔ کیونکہ رات کا آخری حصہ تمہیات اور رحمت الہی کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔

راوی حدیث (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم۔

رسول اکرم ﷺ کے حقیقی چچا زاد بھائی اور دادا تھے۔ ان کی کنیت رسول اللہ ﷺ نے

۱۸ / الكھف: ۵۴۔ ۲ بخاری، کتاب الجمعة، باب تحریض النبی ﷺ علی صلوٰۃ اللیل، رقم الحدیث: ۱۱۲۷؛ مسلم، ۷۷۵؛ نسائی، ۱۶۱۱۔

ابو تراب رکھی تھی۔ ماس کا نام فاطمہ بنت اسد تھا بچوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ ماسو جنگ توب کے تمام غزوہات میں شریک ہوئے۔ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو منصب خلافت بر فائز ہوئے اور ۲۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو جماعت کی صبح کو فوج میں ایک شقی القلب عبد الرحمن بن ملجم نے پے در پے قین دار کر کے شہید کر دیا۔ ان سے ۵۸۶ھ احادیث مروی ہیں۔

## زیادہ حبدول کی ترغیب

**سوال** کوئی چیز مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو ماٹلو؟

**جواب** سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رات نبی ﷺ کے ہاں بسر کرتا اور آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسرا ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا۔

آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ”کوئی چیز مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو ماٹلو؟“ میں نے عرض کیا، جنت میں آپ کی رفاقت (پڑوس) چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا، بس بھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (فَإِعِنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكُثْرَةِ السُّجُودِ) ”زیادہ بحمدے کر کے میری مدد کرو۔“ (یعنی کثرت سے نفل پڑھا کر وہا کہ تمہاری سفارش کرنا میرے لیے آسان ہو جائے) \*

**فائل:** صحابی ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ مجھے جنت میں آپ کا ساتھ نصیب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: کثرت بحود کی وجہ سے تیرا مطالبہ پورا ہو سکتا ہے کیونکہ کثرت بحود درجات کی بلندی کا سبب ہے، گناہ مٹ جاتے ہیں اور بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

راوی حدیث (ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ) ابو فراس ان کی کنیت ہے۔ اصحاب صفة میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے۔ حضرت سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔

\* مسلم، کتاب الصلوۃ باب فضل السجود والمحث علیہ رقم الحدیث: ۴۸۹۔

۲۳ھ میں وفات پائی۔

## نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک اور سورہ کی قراءت

**سوال** کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو وہاں تین حاملہ اور نبیان پائے جو نہایت ہی مولیٰ ہوں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب وہ گھر لوٹ کر آئے تو وہاں تین حاملہ اور نبیان پائے جو نہایت ہی مولیٰ ہوں؟“ ہم نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو بھی تین آیتیں نماز میں پڑھتا ہے یہ اس کے لیے تین مولیٰ اور نبیوں سے بہتر ہے۔“

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں تین آیات کی تلاوت کرنا تین اچھی نسل کی مولیٰ تازہ حاملہ اور نبیوں کے حصول سے بہتر ہے۔

## پنجگانہ نماز کی فضیلت

**سوال** مجھے (مصلحت کا) علم نہیں ہو رہا کہ تم کو بیان کروں یا چپ رہوں؟

**جواب** سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غالباً نماز عصر کے بعد ہم سے مخاطب ہوئے۔

آپ نے فرمایا: ”مجھے (مصلحت کا) علم نہیں ہو رہا کہ تم کو بیان کروں یا چپ رہوں؟“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر بہتری کی بات ہے تو ہمیں ضرور بیان کیجیے اور اگر اس کے بر عکس ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”جو مسلمان پوری طہارت کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، پھر

میں، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرها باب فضل قراءۃ القرآن رقم الحدیث: ۸۰۷۔

پانچوں نمازوں میں پڑھتے تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے درمیان کرے گا۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: «وَاللَّهِ لَا حَدْثَنُكُمْ حَدِيثًا، لَوْلَا آتَيْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَثَنُكُمْ مَوْعِدًا» اللہ کی قسم! میں تم کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں اس حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے،

آپ ﷺ نے فرمایا: «جُو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھتے تو اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس نماز کے بعد سے دوسرا نماز تک ہوں گے۔» \*

لولا آیۃ: وہ آیت یہ ہے:

«إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا يَكْتَبُهُ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ إِنَّمَا يَأْعِنُهُمُ اللَّهُ وَيَأْعِنُهُمُ الْغَوْنَانَ»

”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور بدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

فائدः جو شخص پوری زندگی نماز پر یقینی اختیار کرتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے باقی گناہوں سے دگر دفعہ کرامے جت میں داغلہ نصیب فرمائیں گے۔

ان شاء اللہ

## طہارت کا بیان

**سوال** تم کو جوتے اتارنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟

**جواب** سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کو نماز

مسلم، کتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلوة عقبه رقم الحدیث: ۲۲۷؛ بخاری، ۱۶۰۔

\* ۲/ البقرہ: ۱۵۹۔

پڑھارہے تھے کہ حالت نماز میں آپ ﷺ نے اپنے جو تے اتارتے کر بائیں جانب رکھ دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جو تے اتارتے۔ ادا میگی نماز کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم کو جو تے اتارتے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہم نے چونکہ آپ کو جو تے اتارتے دیکھا لہذا ہم نے بھی اپنے جو تے اتارتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تسلیم میرے پاس آئے اور آکر بتایا کہ ان جو توں کو گندگی لگی ہوئی ہے۔“ (اس وجہ سے میں نے جو تے اتارتے۔)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آؤ تو پہلے اپنے جو توں کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو اگر ان میں گندگی ہو تو اسے صاف کرو، پھر ان میں نماز پڑھو۔“ \* فائدः اس حدیث شریف سے کمی با توں کا علم ہوا مثلاً:

\* وَعِلْ جُو عَرْفٌ مِّنْ تَحْوِيلِ أَسْجَهَا جَاتِيْهِ تَوَسُّكَ كَرْنَے سَمَّا زَبَطْلُنِيْنِ ہوتی۔ کپڑے پر گنی نجاست کا اگر علم ہو جائے تو اس کا دور کرنا واجب ہے۔ البتہ پڑھی لگی نماز درست ہوگی (یعنی اس کا لوثانا واجب نہیں)۔

\* امام اوزاعی، ابو ثور، امام ابو حیفہ، اسحاق بن راهویہ، نیز امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہم کے مشہور قول کے مطابق اگر جو تے کو نجاست لگ جائے تو زمین پر رکڑنے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے۔ خواہ نجاست خشک ہو یا تر۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک رکڑنے سے جوتا پاک نہیں ہوتا خواہ نجاست خشک ہو یا تر۔ باقی اکثر فقهاء کے نزدیک خشک نجاست کی صورت میں پاک ہو جائے گا لیکن تر نجاست کی صورت میں نہیں ہو گا۔

راوی حدیث (ابوسعید رضی اللہ عنہ) ابوسعید کنتیت ہے اور ان کا اسم گرامی سعد بن مالک بن

ابوداؤد، کتاب الصلوة باب الصلوة فی النعال رقم الحديث: ۶۵۰؛ مسند احمد: ۹۲/۳۔  
صحيح سنن ابی داود لللبانی، رقم الحديث: نظر

ستان ہے۔ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے خدرہ انصاری قبلہ ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں۔ تقریباً چھیساں برس کی عمر میں ۲۷ھ کے آغاز میں وفات پائی۔  
ان سے ۲۷ احادیث مروی ہیں۔

### نماز کے لیے سکون کے ساتھ حاضر ہونا

**سوال** تم کو کیا معاملہ پیش آگیا تھا؟

**جواب** سیدنا ابو قادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم لوگوں کو کیا معاملہ پیش آگیا تھا؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: نماز میں شریک ہونے کے لیے جلدی کی تھی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، قَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِّمُوا)

”ایسے مت کیا کرو، جب بھی نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے آنا واجب ہے۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پاؤ وہ پڑھ لو اور جورہ جائے اسے بعد میں کمل کرو۔“ \*

**فلاقل:** اسلامی تعلیمات و آداب میں سے یہ ہے کہ مسلمان اطمینان اور وقار کے ساتھ حاضر ہوں۔ جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لی جائے اور جورہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا جائے۔

راوی حدیث (ابوقادہ رضی اللہ عنہ) ابو قادہ ان کی کنیت ہے۔ اصل نام حارث بن ربیع بن بلدم۔ بڑے مشہور و معروف صحابی ہیں۔ فارس رسول اللہ ﷺ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے کی وجہ سے انصاری کہلانے۔ غزوہ احمد وغیرہ میں شریک ہوئے۔ ۲۰ سال عمر پا کر ۵۵ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۲۰ احادیث مروی ہیں۔

\* بخاری، کتاب الاذان باب قول الرجل فاتتنا الصلوة رقم الحديث: ۶۳۵

## تسبیحات نماز

**سوال** ابھی تک تم نماز کی جگہ پر بیٹھی ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جب فجر کی نماز کے لیے) سیدہ جویر یہ خلائق کے گھر سے نکل تو وہ نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں اور رسول اللہ ﷺ (چاشت کے وقت) واپس تشریف لائے تو وہ نماز کی جگہ پر ہی بیٹھی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”ابھی تک تم نماز کی جگہ پر بیٹھی ہو؟“ سیدہ جویر یہ خلائق نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلے تین تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے اس وظیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلے) وزن میں زیادہ ہو جائیں، وہ کلمات یہ ہیں:

(سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَذِنَةَ عَرْشِهِ،  
وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ)

اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اپنی خلوق کی تعداد کے برابر، اسی نفس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

**فائد़ا:** اس حدیث شریف میں سیدہ جویر یہ خلائق کو یہ بتالیا کہ محض بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کریں بلکہ رکوع، سجود اور بعد نماز بھی تسبیح پڑھنا مفید ہے۔ کیونکہ قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

**سوال** یہ کلمات پڑھنے والا کون ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے پڑھا:

اللَّهُ أَكْبَرُ كَيْمِرَا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَيْمِرَا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً

**مسلم**، کتاب الذکر والدعاء باب التسبیح أول النهار رقم الحديث: ۲۷۲۶، ترمذی، ۳۵۰۲؛ نسائي، ۱۳۵۲؛ ابو داود، ۵۰۳؛ ابن ماجہ، ۳۸۰۸۔

وَأَصْبِلُاً

”اللہ بڑا ہے، سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کی، اور میں صح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سننے تو دریافت فرمایا: ”یہ کلمات پڑھنے والا کون ہے؟“ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تعجب ہوا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

ذہن: ان کلمات کو پڑھنے کے لیے نبی ﷺ نے بہت بڑے ثواب اور اجر عظیم کی خوشخبری دی ہے۔ وراللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کلمات کی قبولیت اس طرح بیان فرمائی کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

راوی حدیث (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) بن خطاب۔ کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ صحابہ کرام تھیں میں سب سے زیادہ زادہ اور وسیع علم کے مالک تھے۔ صغری میں مشرف بالسلام ہوئے۔ مکہ سے مدینہ کی جانب بھرت بھی کی۔ صغری کی وجہ سے احمد میں آپ ﷺ نے انہیں واپس کر دیا۔ پہلی مرتبہ غزوہ خدق میں شریک ہوئے۔

۳۷۷ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور ذی طوی نامی جگہ میں دفن ہوئے۔

ان سے ۱۲۰ احادیث مروی ہیں۔

**سوال** یہ کلمات کس نے پڑھے ہیں؟

**جواب** سیدنا فارغ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سراٹھیا تو آپ نے ”سمع الله لمن حمده“ کہا مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے پڑھا:

”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“

♦ مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوة باب ما يقال بين التكبير والحرام والقراءة رقم ۶۰۱

”اے اللہ تیرے لیے بہت زیادہ تعریف ہے جس میں برکت اور پاکیزگی رکھی گئی ہے۔“

سلام کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ کلمات کس نے پڑھے ہیں؟“ اس نے عرض کیا، میں نے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمیں سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے جو ان کلمات کا اجر لکھنے کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔“

**فائل:** لکھنے کے لیے فرشتوں کا دوزخ نا حقیقت میں تسبیح کی شان اور ثواب کی زیادتی اور اجر کے بہت بڑا ہونے پر دلالت ہے۔ نیز پاکیزہ کلام اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ بلندی عطا کرتا ہے۔ تسبیح اور ذکر جو اجر و ثواب کے حصول کا سبب بنتے ہیں ان کی حفاظت ضروری ہے۔ راوی حدیث (رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) ابو معاذ ان کی کیفیت ہے۔ زرقی النصاری مدینی مشہور ہیں۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ یا اپنے باپ کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ ان کے والد انصار میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ جنگ جمل و صفين میں حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرفداروں میں شامل تھے۔

امیر معاویہ رضی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کے شروع میں ۶۱ھ میں وفات پائی۔

## امام کی قراءت کا حکم

**سوال:** کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ پڑھا ہے؟

**جواب:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جھری نمازو سے فارغ ہوئے تو

فرمایا: ”کیا تم میں کسی نے اب میرے ساتھ پڑھا ہے؟“

ایک آدمی بولا ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!

آپ نے فرمایا: ”میں کہہ رہا تھا کہ قراءت میں الجھن کیوں پیدا ہو گئی ہے۔“

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جھری نمازوں میں قراءت

بخاری، کتاب الأذان باب فضل اللهم ربنا لك الحمد رقم الحديث: ۷۹۹؛ مسلم، ۶۰۰۔

نسائی، ۱۰۶۲؛ ابوداؤد، ۷۷۰؛ ابن ماجہ، ۸۰۲۔

کرنا چھوڑ دیا۔ ۱

**فائلہ:** جبکہ نماز میں امام کے ساتھ مقتدی کا قراءت کرنا مستحب نہیں بلکہ قراءت قرآن کے لیے خاموش ہونا واجب ہے۔

**مترجم:** قراءۃ فاتحہ ظف الامام صحیح ترین مرفوع حدیث کی روشنی میں حق اور مبنی بر صداقت مذہب یہ ہے کہ ہر نمازی کو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم میں سے جمہور عالم کا یہی مسلک ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں ہر ایک کے لیے اس کا پڑھنا واجب ہے اس میں امام اور مقتدی کا کوئی فرق نہیں اور نہ ہی جبکہ اور سری کا قراءت چھوڑنے سے مراد فاتحہ کے بعد والی سورت کی قراءت ہے۔

**دلائل:** ۲ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْ القُرْآنِ، فَهِيَ حِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرٍ  
 تَمَامٌ))

”جس نے بغیر فاتحہ نماز پڑھی تو اس کی نمازا نقص ہے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا:

”إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ“

امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت کیا کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ“

امام کے پیچھے تم سورہ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو۔ \*

۳ سیدنا عبدالہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مج اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱) ترمذی، کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی ترك القراءۃ خلف الامام للالبانی اذا جهر الامام رقم الحديث: ۳۱۲؛ نسائی، ۹۱۹؛ صحیح ترمذی، رقم الحديث: ۳۱۲۔  
 ۲) مسلم، کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحة فی كل رکعة رقم الحديث: ۳۹۵۔

((لَا صَلُوةٌ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) ①

”اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔“

② سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: ”تم اپنے امام کے پیچے کچھ پڑھتے رہتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فاتحہ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“ ③

مذکورہ تینوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ قرآن مجید میں جو آتا ہے:

((وَإِذَا أَرَيْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمْعُوهُ لَهُ وَأَنْصِطُوا)) ④

”جب قرآن پڑھا جائے تو سنوا اور خاموش رہو۔“

یادیث:

((وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانْصِتُوا)) (بشرط صحت)

”جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔“

کامطلب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں مقتدی سورہ فاتحہ کے علاوہ باقی قراءت خاموشی سے سنبھالے۔ امام کے ساتھ سورہ فاتحہ کے علاوہ قراءت قرآن نہ پڑھیں۔ اس طرح آیت قرآنی اور احادیث صحیح میں الحمد للہ کوئی تعارض نہیں رہتا۔ دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ جب کسرورہ فاتحہ کی صفائع سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاکم بدہن قرآن کریم اور احادیث صحیح میں مکارا ہے اور دونوں میں سے کسی ایک پر عمل ہو سکتا ہے۔ بیک وقت دونوں پر عمل ممکن نہیں۔

فנעوذ بالله من ذلك

اس مسئلے کی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو کتاب ”توضیح الکلام“، مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ اور حافظ زیری حفظہ اللہ کی کتاب ”نصر الباری فی تحقیق جزء القراءة لشیخ زمانی“۔

والله عالم بالصواب

(فاروقی)

④ بخاری، کتاب الأذان باب وجوب القراءة للإمام والمأمور في الصلوة رقم الحديث: ۷۵۶۔ ⑤ ابو داود، کتاب الصلوة، باب من ترك القراءة في صلوته بفاتحة الكتاب، رقم: ۸۲۳۔ ⑥ الاعراف: ۲۰۴۔ سحر:

## نمازو ترک

**سوال** تم و ترکب پڑھتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو قادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”تم نمازو ترکب پڑھتے ہو؟“

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اول شب میں۔

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”تم و ترکب پڑھتے ہو؟“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، آخر شب میں۔

تو آپ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”انہوں نے احتیاط پر عمل کیا کہ کہیں و ترہ نہ جائیں سونے کی وجہ سے۔“ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”انہوں نے قوت کو انپانیا ہے۔“ \*

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نمازو ترکب کی فضیلت اور اس کا وقت بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تعریف فرمائی۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے احتیاط کو اختیار کیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سو جاؤں اور وتر کا وقت گزر جائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قابل ہمت کام کو اختیار کیا ہے جس میں طاقت چاہیے۔

## جماعت کی خاطر نمازو دوبارہ پڑھنا

**سوال** تمہیں ہمارے ساتھ نمازو پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟

**جواب** سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازو پڑھی جب وہ جوانی کی عمر میں تھے۔

جب رسول اللہ ﷺ نمازو پڑھ چکے تو دو ایسے آدمیوں کو مسجد کے کونے میں دیکھا جنہوں نے نمازو (آپ ﷺ کے ساتھ) نہیں پڑھی۔

آپ نے دونوں کو اپنے پاس بلوایا۔ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر کیے گئے تو

\* ابو داود، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الوتر قبل النوم رقم الحدیث: ۱۴۳۴، مسلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، رقم الحدیث: ۲۵۹۶۔

(خوف کے مارے) ان کے شانے کا نپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟“ دونوں نے عرض کیا، ہم نماز پڑھ چکے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ، فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةً)

”ایسا مت کرو اگر تم نماز پڑھ چکے ہو تو اور تم امام کو دیکھو کہ اس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھو، تمہارے لیے نقل ہو جائے گی۔“ \*

فلاکا: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت کے ساتھ شامل ہونے کا موقع بھی میر آجائے تو اسے جماعت کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیے۔ جو نماز امام کے ساتھ ادا کرے گا وہ لھل اور پھر نماز فرض شمار ہو گی۔

راوی حدیث (یزید بن اسود رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو جابر سوائی عامری ہے۔ مشہور صحابی ہیں۔ طائف میں فروکش ہوئے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث مردوی ہے۔ ان سے ان کے لڑکے جابر عبید اللہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

## عسیدین کے روز جائز کھیل کھیلنا

**سوال** یہ دو دن کیا ہیں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مالِ مدینہ کے دو روز کھیل کو دے کے لیے مقرر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ دو دن کیا ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم زمانہ جاہلیت میں بھی ان دو دنوں میں کھیل کو دیکھا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَصْلَحِي،

ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعة يصلی معہم رقم الحدیث: ۵۷۵؛ ترمذی، ۲۱۹؛ نسائی، ۱۸۵۸؛ صحیح سنن ابی داود لللبانی، رقم الحدیث: ۵۷۵۔

وَيَوْمَ الْفِطْرِ (وَيَوْمَ الْفِطْرِ)

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں کے بد لے میں ان سے بہتر دو دن

عنایت فرمادیے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ کا اور دوسرا عید الفطر کا۔“

فی الجبلیۃ: یعنی اسلام سے پہلے کا زمانہ، اہل مدینہ جو دو دن کھلیل کو دے کے مناتے تھے وہ یہ ہیں:

۱) یوم نیروز: یہ ششی سال کا پہلا دن ہوتا ہے (پہلا دن وہ ہے جس روز سورج برجن حمل میں منتقل ہوتا ہے۔ نیز نیروز دراصل پہلاؤ روز یعنی نیا اور جدید دن)

۲) یوم مہرجان: اس سے مراد وہ دن ہے جب سورج میزان میں منتقل ہوتا ہے۔ یہ دونوں دن نہایت معتدل ہوتے ہیں، نہ ان میں گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ شب

وروز بھی ان دونوں میں مساوی ہوتے ہیں۔

فائزہ: اب شریعت اسلامیہ میں فقط دو عید ہیں ایک رمضان کے اختتام پر دوسرا ذوالحجہ کی دس تاریخ کو۔ اسلام میں زمانہ جاہلیت کی عیدوں پر خوشی اور سرت کا اظہار کرنا منع ہے بلکہ مشارکت بھی حرام ہے۔

ابوداؤد، کتاب الصلة باب صلوٰۃ العبدین رقم الحدیث: ۱۱۳۴؛ نسائی، ۱۵۵۶؛ صحيح سنن ابی داؤد لللبانی، رقم الحدیث: ۱۱۳۴۔

## پانچواں باب

### زکوٰۃ کے مسائل

**زیورات کی زکوٰۃ**

**سوال** کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟

**جواب** سیدنا عمر و بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہمراہ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جس کے ہاتھ میں سونے کے دلگن ہتھ تھے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“ اس نے عرض کیا، نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے یہ پسند ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے بد لے آگ کے دلگن پہنائے؟“

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ (یعنی کر) خاتون نے دونوں دلگن اتنا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیے اور کہنے لگی ”هُمَا إِلَّهٌ وَلَا رَسُولُهٗ“ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

یہ الفاظ تو ابو داؤد کے ہیں مگر تمذی میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

نبی ﷺ نے ان کے ہاتھوں میں سونے کے دلگن دیکھے تو دریافت فرمایا: ”کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“

انہوں نے عرض کیا، نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بد لے تمہیں آگ کے دلگن پہنائے؟“

انہوں نے عرض کیا، نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔“ \*

**فائض:** زیور سے مراد سونے چاندی کی وہ اشیاء جن کو عورتیں خوبصورتی کی غرض سے پہنچتی ہیں۔

\* ابو داؤد، کتاب الزرکۃ باب الکنز ماہو وزکۃ الحلی رقم الحدیث: ۱۵۶۳، تمذی: ۶۳۷، نسائی، ۲۴۷۹؛ صحیح سنن ابن ماجہ داؤد لللبانی (حسن) رقم الحدیث: ۱۵۶۳۔

## زکوٰۃ کے مسائل

50

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیور پر زکوٰۃ ہے۔ نیز یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو زیور پر زکوٰۃ کو واجب گردانے ہیں۔

راوی حدیث (عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ) ابو ابراهیم ان کی کنیت تھی۔ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاصی سہی قرشی مدینی۔ طائف میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ نسائی رضی اللہ عنہا نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔ (شعیب) ثقہ تابعین میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد جن کا نام محمد تھا۔ ان کے زمانہ صفرتی میں وفات پانگئے تھے تو ان کی کفالت ان کے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی نے کی۔ اس سے ان کا سامع صحیح ہے۔ یہ اسناد نہ تو مرسلا ہے اور نہ منقطع بلکہ متصل ہے اور حسن کے درجے سے کم نہیں ہے۔

## سخاوت کا بیان

**سوال** اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔

آپ نے فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے لیے ذخیرہ کی ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَمَا تَحْشِي أَنْ يَكُونَ لَكَ دُخَانٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، أَنْفُقْ يَا بِكَلَالٍ أَوْ لَا تَحْشِي مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْلَالًا))

”کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ گہم یہ ڈھیر تیرے لیے جہنم کی آگ کا دھواں

بن جائے۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! سخاوت کرو اور عرش کے مالک سے تنگی کا خطرہ نہ

رکھ۔“

**فائل:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ فی سبیل اللہ مال کو خرچ کرنے کا شوق دلار ہے ہیں۔

آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں جلدی کرو

••••• **بزار:** ۳۴۸/۵؛ طبرانی المجمعجم الکبیر: ۱/۳۴۱؛ سلسلة الاحادیث الصحيحة رقم الحدیث: ۲۶۶۱

زکوٰۃ کے مسائل

51

کیونکہ موت کا علم نہیں، کہیں پہنچہ ہو کہ تم کو موت آجائے اور مالِ جو اللہ کی اطاعت میں خرچ کرنا تھا وہ اسی طرح رہ جائے اور تجھے قیامت کے دن جمع شدہ مال کا حساب دینا پڑے اور یہ جمع شدہ مال خرچ نہ کرنے کی صورت میں تیرے لیے جہنم کی آگ کا دھواں اور تیرے لیے ذریعہ عذاب بن جائے۔

مزید آپ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل کی طرف سے قلت مال کی وجہ سے نہ ڈرو کیونکہ وہی دینے والا ہے جو ذوالجلال والا کرام ہے۔

**سوال** اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے کھبوروں کا ایک ڈھیر لا کر کھدا دیا۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ! یہ کیا ہے؟“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ آپ کے لیے ذخیرہ کی ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں یہ ڈھیر تیرے لیے جہنم کی آگ کا بخار بنا دیا جائے۔ اے بلال! سخاوت کیا کرو اور عرش کے مالک سے تنگی کا خطرہ نہ رکھ۔“ \*

**فائدة:** گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

**سوال** تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا تو کوئی نہیں بلکہ ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدِمَ، وَمَالَ وَارِثُهُ مَا أَخْرَى))

”آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا جو وہ چھوڑ گیا اس کے وارثوں کا

\* طبرانی، المعجم الكبير: ۳۴۱ / ۱؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی، رقم الجدید: ۴۶۶۱

ہے۔\*

**فلاط:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ واضح فرمادیا: مسلمان کا حقیقت میں مال وہ ہے جو اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت میں خرچ کر دیا، تیکی اور احسان والے کام کیے اور نیک اعمال کی بنیاد پر جن کی جزو باقی رہنے والی ہے۔

اور فوت شدہ کامال تو رثاء کے مابین تقسیم ہو جاتا ہے لہذا انسان کو دنیا میں رہ کر اس مال کی حرص کرنی چاہیے جو جنت کے دائلے کا سبب بنے اور اس مال کی حرص نہیں کرنی چاہیے جو وارثوں میں چھوڑ جائے، جس کا حساب دیتے ہوئے بجائے فائدہ کے شرمندگی انھانی پڑے۔

## گھروالوں اور قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان

**سوال** کیا تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنا غلام اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟“ اس نے عرض کیا نہیں۔

تب آپ نے فرمایا: ”کون شخص مجھ سے یہ غلام خریدتا ہے؟“

چنانچہ نعیم بن عبد اللہ عدوی نے اس غلام کو آٹھ سو درهم میں خرید لیا اور درہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، آپ نے وہ رقم اس غلام کے مالک کو دیدی اور فرمایا: ”پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، اگر نچھ جائے تو اپنے گھروالوں پر، پھر نچھ جائے تو قربی رشتہ داروں پر، پھر نچھ جائے تو ایسے خرچ کر دیں یعنی اپنے سامنے، دامیں اور بائیں۔“<sup>2</sup>

**فلاط:** اس غلام کا نام یعقوب تھا، اور مالک کا نام ابو مذکور، ابو مذکور نے اپنا غلام اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس طریقہ پر جو غلام آزاد ہوا س کو مدد بر کہتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کو

\* بخاری، کتاب الرفاقت باب ماقدم من ماله فهو له رقم الحدیث: ۶۴۴۲؛ نسائی، ۳۶۱۲۔

<sup>2</sup> مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الابتداء فی النفعة بالنفس ثم اهلہ ثم القرابة رقم الحدیث: ۹۹۷؛ بخاری ، ۲۴۰۴؛ نسائی ، ۲۵۶۶؛ ترمذی ، ۱۱۴۰؛ ابو داود ، ۳۹۵۷؛ ابن ماجہ ،

## زکوٰۃ کے مسائل

53

علم ہوا کہ ابو منذر کو رکے پاس اس کے غلام کے سوا کچھ نہیں تو آپ ﷺ نے وہ غلام آٹھ سو روپمیں فروخت کر کے وہ رقم مالک کو دے دی اور فرمایا: اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قربتی رشتہ داروں پر، پھر جہاں تیری چاہت ہو۔ یہ ہے صدقہ کا بنوی طریقہ جو شخص اس طریقے کو اپنانے کا اس کے لیے اللہ عز وجل کی طرف سے نیکی، خیر، ثواب اور قبولیت ہے۔

راوی حدیث (جاہر بن عبد اللہ ؓ) ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصار کے قبیلہ "مسلم" سے تعلق کی بنا پر انصاری سلیمانی کہلانے۔ مشہور اور کبار صحابہؓ میں شمار ہوتے ہیں۔ آخر عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ ۷۸ھ میں ۹۲ برس کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابیؓ ہیں۔

ان سے ۱۵۳۰ احادیث مروری ہیں۔

**سوال** آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟" سیدنا ابو بکرؓ بیان کرے: میں نے۔

پھر آپ نے فرمایا: "آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟" سیدنا ابو بکرؓ بیان کرے: میں نے۔

پھر آپ نے پوچھا: "آج تم میں سے جنازہ کس نے پڑھا ہے؟" سیدنا ابو بکرؓ بیان کرے: میں نے۔

پھر آپ نے فرمایا: "آج تم میں سے بیمار پر سُن نے کی ہے؟" سیدنا ابو بکرؓ بیان کرے: میں نے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخَصَائِصُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) "یہ تمام کامِ حس آدمی میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔" ۴ فائدۃ اس حدیث میں نبی ﷺ نے ان بعض اعمال کا ذکر فرمایا جو جنت کے داخلہ اور اللہ کی رضا

۱ ابن خزیمة: ۳۰۴ / ۳؛ سلسلۃ الأحادیث الصحیحة ملأ البانی، رقم الحدیث: ۸۸۔

## زکوٰۃ کے مسائل

54

کا سبب بنتے ہیں۔ ان میں سے نفلی روزہ، کھانا کھلانا، جنازہ پڑھنا اور بیدار پر سی کرنا شامل ہیں۔

## جن پر صدقہ حرام ہے

**سوال** کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟

**جواب** سیدنا ام عطیہ انصاریہ غنیمتا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ سیدہ عائشہ غنیمتا کے پاس تشریف لائے تو پوچھا: ”کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟“ سیدہ عائشہ غنیمتا نے عرض کیا، کچھ نہیں، مگر اس بکری کا گوشت جو آپ نے نسیہ کو بطور صدقہ دی تھی اور نسیہ نے ہم کو بطور بدیدیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّهَا قُدْ بَلَغَتْ مَحْلَهَا))

”(لاؤ) وہ تو اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔“ \*

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ صدقہ کامال نبی ﷺ اور اہل بیت علیہ السلام کے لیے حلال نہیں ہے۔ اس لیے آپ کھانے سے پہلے پوچھ لیا کرتے تھے جبکہ بدید (تحفہ) جائز ہے۔

راوی حدیث (ام عطیہ غنیمتا) ان کا اسم گرامی نسبیہ تھا۔ کعب کی بیٹی تھیں یہ بزرگ ترین صحابیات میں سے تھیں۔ غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں۔ مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پی کرتی تھیں۔ غزوہ احد میں بہادر مردوں کی طرح لڑیں۔ نبی ﷺ کی صاحبزادی کے غسل کے وقت موجود تھیں۔ انہوں نے بڑی صفائی سے ان کو نہلایا۔ بصرہ کے ایام قیام میں ان سے علماء تابعین کی کثیر تعداد نے احادیث اخذ کیں۔ ان کی اصل حدیث غسل میت کے بارے میں ہے اور ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔

## غُنْفی ہونے کے باوجود فقیری کا اظہار کرنا اچھا نہیں

**سوال** کیا یہ مقروض تو نہیں؟

**جواب** سیدنا سلمہ بن اکوع غنیمتا بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے

\* بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب اذا تحولت الصدقة رقم الحدیث: ۱۴۹۴۔

## زکوٰۃ کے مسائل

55

میں ایک جنائزہ لایا گیا، پھر دوسرا جنائزہ لایا گیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہ مقروظ تو نہیں؟“  
لوگوں نے عرض کیا، نہیں۔

پھر آپ نے پوچھا: ”کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟“  
لوگوں نے عرض کیا، جی ہاں تین دینار۔

تو آپ نے فرمایا: ”اس کی الگیوں میں تین داغ ہیں۔“ \*

فائلہ: محض تین دینار ذخیرہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے میت کوڑے نے اور آگ کا عذاب دیا۔ نیز  
نبی ﷺ نے انہیاً کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیک اعمال کرتے رہنا چاہیے تاکہ ان بھلائیوں تک پہنچا  
جائسکے جن کے بارے میں نبی ﷺ نے خبر دی ہے۔  
اور وہ بھلائیاں یہ ہیں۔

صدقہ کرنے سے فرشتوں کی دعا حاصل ہوتی ہے، انسان مصائب سے بچا رہتا ہے اور  
اولاد میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

مال کمانے کا اصل مقصد ضروریات زندگی اور خدمت دین ہے۔

راوی حدیث (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) ابو مسلم ان کی کنیت ہے۔ سلمہ بن عمرو بن  
اکوع اور اکوع کا نام سنان بن عبد اللہ سالمی مدنی ہے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم میں نہایت بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ اتنے تیز رفتار تھے کہ دوڑنے میں  
گھوڑے سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔ بہت تگی، فاضل، تیرانداز اور بھلائی کا پتلا تھے۔ مدینہ  
منورہ میں ۲۷ھ میں وفات پائی۔ ان سے ۷۷ احادیث مرودی ہیں۔

\* مسند احمد: ۴/۴۷؛ بخاری: ۲۲۸۹؛ ابن حبان: ۸/۵۴۔

## چھٹا باب

### روزول کابیان

**صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا (کیسا ہے)**

**سوال** کیا تو نے گرشنے کل بھی روزہ رکھا تھا؟

**جواب** ام المؤمنین جویریہ بنت حارث رض بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ والے دن میرے پاس تشریف لائے میں روزہ سے تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے گرشنے کل بھی روزہ رکھا تھا؟“

سیدہ جویریہ رض بیان بیان نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے آئندہ کل روزہ رکھنا ہے؟“  
سیدہ جویریہ رض بیان نے جواب دیا، نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”پھر یہ روزہ توڑدے۔“ \*

**فلاٹا:** صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں اکیلے ہفتے کے دن یہود کے روزہ رکھنے سے مشاہد ہوتی ہے  
یا آپ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ کہیں کام کا ج کرنے کی صورت میں روزہ رکھ کر ضعف و کمزوری لاحق شہ ہو جائے۔

یا آپ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور عید کے دن روزہ نہیں ہوتا۔ بعض صحابہ کرام رض، تابعین کرام رض اور ائمہ شافعی، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رض کے نزدیک اگر جمعہ سے پہلے یا بعد والے دن بھی روزہ رکھ کر تو پھر مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے۔

بعض فقهاء کے نزدیک یہ ممانعت تحریکی ہے۔ امام مالک رض اور دیگر علمائے کرام کے نزدیک صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ واللہ اعلم

\* بخاری ، کتاب الصوم باب الصوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائم يوم الجمعة فعلية .....  
رقم الحديث: ۱۹۸۶؛ أبو داود ، ۲۴۲۲۔

راوی حدیث (جو یویہ بنت حارث رضی اللہ عنہا) امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھی۔ غزوہ مرسیع میں قید ہوئیں۔ ثابت بن قیس بن شناس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ان سے مکاتبت کر لی۔ مکاتبت کی رقم رسول اللہ ﷺ نے ادا فرم کر ان کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اس پر لوگوں نے ان تمام (معاہدہ آزادی بمقابل مال) قید پوں کو رہا کر دیا کہ یہا رسول اللہ ﷺ کی سر ای رشته دار بن گئے ہیں۔ یہ خاتون ان کے قبیلے اور قوم کے لیے سب سے زیادہ باعث برکت ثابت ہوئی۔ ۵۶ھ میں وفات پائی۔

## روزہ کی فضیلت

**سوال** کیا میں تم کو بھائی کے دروازے نہ تاؤں؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تم کو بھائی کے دروازے نہ تاؤں؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الصُّومُ جُنَاحٌ، وَالصَّدَقَةُ طُفْفٌ الْخَطِيْعَةُ كَمَا يُطْفَفِي الْمَاءُ النَّارَ))

”روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو منادیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجا دیتا ہے۔“

فلانک نبی ﷺ نے نفی رووزہ، نفلی صدقہ اور تجد کا ذکر کر کے خیر عظیم کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔

## مسافر کے روزے کا بیان

**سوال** اس کو کیا ہو گیا ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ وہ ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیا ہو گیا ہے؟“

•••••  
١- تمذی، کتاب الایمان عن رسول الله ﷺ باب ما جاء في حرمة الصلوة رقم الحديث: ۲۶۱۶، صصحیح الترغیب والترہیب لللبانی: ۲۳۸ / ۱، رقم ۹۸۳ العجیدیث.

لوگوں نے عرض کیا، روزہ دار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الْيَسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ)  
”دوران سفر روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

ایک اور حدیث میں اس طرح الفاظ ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرو۔“

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”دوران سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔“

نسائی شریف میں یہ لفظ ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو درخت کے سامنے میں لیٹا ہوا تھا اور پانی اس پر چڑھ کا جا رہا تھا۔

آپ نے پوچھا ”تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟“

لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ اروزہ دار ہے۔

آپ نے فرمایا: ”دوران سفر روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔ اللہ عز وجل کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرو جو اس نے دی ہے۔“ \*

فائدः: نبی ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو ایک ایسے آدمی کے ارد گرد اکٹھے تھے جو صرف، شدت بھوک اور اعضاء کے کمزور پڑ جانے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ صحابہؓ بولے یہ قیس بن عامریؓ ہے جو ابو اسرائیل کیتیت سے جانا جاتا ہے۔

اس نے دوران سفر روزہ رکھ لیا ہے اب گرمی کے باعث بے ہوش ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے نہ یہ کوئی اچھا کام ہے جو باعث اجر ہو کہ آدمی طاقت کے نہ ہوتے ہوئے سفر میں روزہ رکھے۔ بلکہ دوران سفر روزہ رکھنا کمزور ہے اور افضل یہ ہے کہ انسان روزہ نہ رکھ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے یہ حکمت جلیلہ ہے اس میں ثواب کے ساتھ ساتھ قوت اور صحت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اگر بالفرض مسافر روزہ رکھ لیتا ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

\* بخاری، کتاب الصوم باب قول النبي ﷺ ظلل علیہ رقم العدیث: ۱۹۴۶، مسلم، ۱۱۱۵ انسانی، ۲۲۵۸۔

## روزہ کی نیت اور جو روزے دار کے لیے مستحب ہے

**سوال** کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہؓ نے بتھا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ ہم نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اچھا میں روزہ سے ہوں“ اس کے بعد پھر ایک روز تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ طوفہ کا تخفہ ہمیں (کہیں سے) دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”زر امحجہ تو دھاؤ صح سے میں روزے سے تھا۔“ (پر فرمाकر) آپ نے طوفہ تناول فرمایا۔

**فائض** جب نبی ﷺ نے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ پائی تو آپ نے نفلی روزے کی نیت کر لی۔ یہ حدیث جہور علماء کی دلیل ہے کہ نفلی روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے لازمی نہیں بلکہ طلوع آفتاب کے بعد بھی کی جاسکتی ہے۔ دوسرے روز نبی ﷺ نے (روزے کی حالت میں) چیس تناول فرمایا۔ چیس سے مراد وہ کھانا جو بھجو، بخن، بھی اور پیغیر شامل کر کے تیار کیا گیا ہو۔

جہوں معتقد میں اور متاخرین اور امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے یہ دلیل پکڑی ہے نفلی روزہ رکھنے والا خود مختار ہے اگر چاہے تو روزہ پورا کرے اور اگر چاہے تو توڑے البتہ توڑنے کی صورت میں قضا مستحب ہے۔

باقی علماء کے نزدیک نفلی روزہ توڑنا حرام ہے اور اگر توڑ دیا تو قضا واجب ہے کیونکہ شروع کرنے کے بعد یہ روزہ قرار پا گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُطْلُو أَعْمَالَكُمْ﴾

”اپنے عملوں کو بر بادست کرو۔“

لیکن جہوں علماء کے نزدیک اس آیت کا مطلب ہے کہ اپنے اعمال کو ریا کاری اور

مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز۔ رقم ۱۲۵۴، نساني، ۲۳۲۶؛ ترمذی، ۷۳۴، ابو داؤد، ۲۴۵۵۔ ۴۷ / محمد: ۳۲

ارٹکاپ کیرہ کی وجہ سے ضائع مت کرو۔ واللہ اعلم

## شعبان کے روزوف کابیان

**سوال** کیا تم اس ماہ کے درمیان (۱۵، ۱۴، ۱۳) کے روزے رکھتے تھے؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا:

”کیا تو نے اس ماہ کے درمیان کے روزے رکھتے تھے؟“

وہ بولا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”جب تو رمضان کے روزے پورے کر لے تو دو روزے اور رکھنا۔“

**فائلہ:** ماہ شعبان کے روزے آپ ﷺ کو پسند تھے۔ کیونکہ اس ماہ میں اعمال رب العالمین کے ہاں پیش ہوتے ہیں اور نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ اس شخص کے اعمال جب رب کے ہاں پیش ہوں تو یہ شخص حالت روزہ میں ہو۔

## مسلسل روزے رکھنا

**سوال** اے عثمان رضی اللہ عنہ! کیا تو میری سنت سے اعراض کرنا چاہتا ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو طلب کیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے عثمان رضی اللہ عنہ! کیا تو میری سنت سے اعراض کرنا چاہتا ہے؟“

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُنْكِرٌ لِّمَا أَطْلَبْ“ ”نهیں اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول ﷺ میں تو آپ کی سنت کا مثالی ہوں۔“

آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں (رات کو) سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور (کئی دن) چھوڑ بھی دیتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے (ان کے حقوق پورے کرتا ہوں)۔“

♦ مسلم کتاب الصوم باب استحباب صیام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم ..... رقم الحديث: ۱۱۶۱، بخاری: ۱۹۸۳

لہذا عثمان رضی اللہ عنہ! اللہ سے ذرو، کیونکہ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے اپنے نفس کا تم پر حق ہے روزہ رکھنی بھی اور ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور نیند بھی پوری کرو۔<sup>1</sup>

فائلہ: سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔ بڑے عابد و زاہد صحابی تھے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ نے انہیں میانہ روی کی تلقین فرمائی۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا حرام ہے۔

لیکن جمہور اہل علم کے نزدیک بعض احادیث کی بنا پر ہمیشہ روزہ رکھنا مستحب ہے۔

واللہ اعلم



<sup>1</sup> ابو داود کتاب الصلوة باب ما يؤمر به من القصد في الصلوة رقم الحديث: ۱۳۶۹؛ صحيح سنن ابی داود لللبانی، رقم الحديث: ۱۳۶۹۔

## ساتواں باب

### حج کابیان

**کعبہ کا گرنا اور اس کی تعمیر**

**سوال** اے عائشہؓ کیا تم کو معلوم ہے کہ جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر نو کی تو انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کی کردی؟

**جواب** سیدنا عائشہؓ کیا تم کرتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: "اے عائشہؓ کیا تم کو معلوم ہے کہ جب تمہاری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کی کردی؟"

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول علیہ السلام! پھر ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ((لَوْلَا حِدُّثَنَّا قَوْمٌ كَيْفَ لَفَعَلُوا)) "اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گز را ہوتا تو بے شک میں ایسا ہی کرتا۔"

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر سیدہ عائشہؓ نے یہ حدیث رسول اللہ علیہ السلام سے سنی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ علیہ السلام حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے پیس ان کو نہیں چوتے تھے کیونکہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر پورا نہیں ہے۔ \*

**فالاثل:** نبی علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر تعمیر کیا کیونکہ قوم عائشہؓ کیا کم کے لوگ) کے کفر کا زمانہ ابھی قریب کا تھا اور اس عرصہ میں ضعف قلوب کی وجہ سے مزید خدشات جنم لے سکتے تھے۔

### نبی علیہ السلام کا ملبیہ اور قربانی

**سوال** تو نے کس طرح کا احرام باندھا تھا؟

**جواب** سیدنا انس بن مالکؓ کیا کرتے ہیں سیدنا علیؓ جب یمن سے واپس آئے

\* بخاری کتاب الحج باب فضل مکہ و بنیانها رقم الحدیث: ۱۵۸۳۔

## حج کا بیان

63

اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا:  
 ”تو نے کس طرح کا احرام پاندھا تھا (حج قرآن، حج افراد یا حج تمتّع کا)؟“  
 سیدنا علیؑ نے عرض کیا، جس کی نیت آپ نے کی ہے۔  
 آپ نے فرمایا: ”اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو میں حلال ہو جاتا (احرام کھول دیتا) اور  
 اس کو عمرہ بنتا۔“

**فائدہ:** اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ”اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو میں احرام کھول  
 کر حلال ہو جاتا اور اس کو عمرہ بنتا (یعنی حج تمتّع کرتا)۔“

راوی حدیث (أنس بن مالک ؓ) نبی ﷺ کے خادم خاص ہیں ان کی والدہ ام سلیم ؓ  
 نے آپ کی خدمت کے لیے خدمت گار کے طور پر پیش کر کے سعادت حاصل کی۔  
 مدنی زندگی میں آخری سانس تک خدمت کرتے رہے ابو حزرة ان کی کیتی تھی۔ خزر ج  
 کے قبیلہ بخار سے ہونے کی وجہ سے بخاری خزری کہلاتے۔  
 ۹۳ھ کوفت ہوئے اور بصرہ میں ہی دفن ہوئے۔

کہا گیا ہے کہ بصرہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ؓ ہیں۔  
 ان سے ۱۲۸۶ حدیث مروی ہیں۔

## فديے کے اسباب اور ادائیگی کا بیان

**سوال:** کیا سرکی جو میں تم کو تکلیف پہنچاہی ہیں؟

**جواب:** سیدنا کعب بن عجرہ ؓ پیان کرتے ہیں کہ حدیثیہ والے سال رسول اللہ ﷺ  
 میرے پاس سے گزرے اور میں ہٹنیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو میں میرے چہرے پر گر  
 رہی تھیں، آپ نے میرے لیے ارشاد فرمایا: ”کیا سرکی جو میں تم کو تکلیف پہنچاہی ہیں؟“  
 میں نے عرض کیا، بھی ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”سر منڈا لو، پھر ایک بکری (بطور فدیہ) ذبح کرو جو قربانی کے لاک ہو،  
 یا تین دن کے روزے رکھ لینا، یا تین صاع (گندم یا بھجور) پچھنیوں کو کھلادیں۔“  
 بخاری، کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم العدیث: ۴۳۵۲۔

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت:

**﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُّرِيضاً﴾**

”البیتہ تم میں سے جو بپار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سرمنڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے۔“

خاص طور پر میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

الاصح (صاع) غلہ ناپنے کا ایک پیانہ ہے جدید حساب کے مطابق ایک صاع کا وزن اختیاطاً اڑھائی کلو کے قریب ہے۔

فالان: حالت احرام میں جن اسباب کی بنا پر فدیہ واجب آتا ہے ان میں سے ایک سر کا منڈ وانا ہے۔ اس کا فدیہ ضروری ہے یا تو ایک بکری ذبح کر کے فقراء کو کھلانے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اور کھانے کی مقدار علاقے میں عام طور پر کھائی جانے والی غذا کے برابر ہے یا دس روزے رکھتے ہیں ایام حج میں اور سات حج کے بعد۔

آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے اسباب فدیہ درج ذیل ہیں:

حج قران اور حج تمیت دونوں میں ایک ہدی (ایک بکری یا پھراونٹ یا گائے کے ساتوں حصے) کی بھی قربانی دینی پڑتی ہے۔

الاحصار محصور ہو جانے کی صورت میں، مثلاً: ایک شخص نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تو اب اسے پورا کرنا لازم ہے اور کسی مجبوری سے وہ حج نہیں کر سکا، تو بھی اس کو قربانی دینا ہوگی وہ کسی دوسرے کے ہاتھ قربانی بھیج دے یا اسے تاکید کر دے کہ وہ مناسب وقت پر اس کی طرف سے قربانی کر دے اور جس وقت تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کی قربانی ہو چکی ہوگی تو اس وقت تک سرمنڈا رکھے۔ ایسی قربانی کو دم احصار کہتے ہیں جو حج و عمرہ سے رکنے کی وجہ سے لازمی ہوتی ہے۔

بخاری، کتاب الحج باب الأطعما في الفدية نصف صاع رقم الحديث: ۱۸۱۶؛ مسلم، ۱۲۰۱؛ ترمذی، ۹۵۳؛ نسائی، ۲۸۵۱؛ ابن ماجہ، ۳۰۷۹۔ ۲/ بقرۃ: ۱۹۶۔

3 جماع کرنا

4 دوف عرف نوت ہو جائے۔

5 خوشبو کا استعمال

6 سلا ہوا بس پکن لینا۔

7 سر منڈ اتاریہ دونوں امور خواہ غدر کی بنا پر ہی کیوں نہ ہوں۔

8 شکار کا قتل

9 میقات سے احرام نہ باندھنا

10 مزدلفہ اور منیٰ میں رات بسر نہ کرنا

11 کنکریاں نہ مارنا

حج کے وہ مناسک جو واجب ہیں ان میں سے کوئی ایک کا ارتکاب فدیہ کو واجب کر دیتا ہے۔  
جو کام منع ہیں ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب فدیہ کو واجب کر دیتا ہے۔

راوی حدیث (کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو محمد تھی یہ جلیل القدر صحابی قبیلہ "المیں"  
سے تعلق رکھتے تھے جو انصار کا حلیف تھا۔ کوفہ چلے گئے تھے بالآخر مدینہ طیبہ میں ۵۳ھ میں  
5 سال کی عمر میں وفات پائی۔

ان سے 77 احادیث مروری ہیں۔ (والله علیہ بالصواب)

## حالضہ اور نفساء کو حج کے تمام کام سوارے طواف کے روایتیں

**سوال** کس سبب کی بنا پر تم رورہی ہو؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے (مدینہ سے مکہ کی طرف) ہمارا مقصد صرف حج تھا، پھر جب ہم سرف میں پہنچ تو مجھے ایام ماہواری شروع ہو گئے رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو میں رورہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا:  
”تم کیوں رورہی ہو؟“

میں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میرے لیے یا چھا ہوتا کہ اس سال میں حج کے لیے نہ آتی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید تیرے ایام ماہواری شروع ہو گئے میں؟“ میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (هَذَا شَيْءٌ كَجَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ مَلِكُ الْجَنَّاتِ، افْعُلُنِي مَا يَقْعُلُ الْحَاجُ غَيْرُ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبُيُّوتِ حَتَّى تَطْهَرِي) ”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر رکھا ہے، بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ بھی حاجی لوگ کریں تم بھی کرتی جاؤ۔“

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں، پھر جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ” عمرہ کی نیت کرو۔ چنانچہ سب لوگوں نے احرام کھول دیا سو اس کے جس کے ساتھ ہدی (قریبی کا جانور) تھی۔“

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں، نبی ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان اور دیگر صاحب حیثیت لوگوں کے ساتھ ہدی (قریبی کا جانور) تھی پھر ان لوگوں نے مدینہ سے روانگی کے وقت احرام باندھا (جنہوں نے کھول ڈالا تھا)

پھر جب قربانی کا دون آیا تو میں ماہواری سے پاک ہو گئی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے طواف افاغہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔

لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے پھر جب شب مصب (ایام تشریق کے بعد والی رات) آئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ تو حج اور عمرہ دونوں ادا کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے؟

آپ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا تو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھایا اور ہم دونوں مقام تعمیم پہنچ اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا یہ اس عمرہ کے بد لے جو اور لوگوں نے کیا تھا۔

مسلم کتاب الحج باب بیان وجوه الاحرام وانہ یجوز افراد الحج والتمتع رقم الحدیث: ۱۲۱؛ بخاری، ۳۰۵؛ نسائی، ۲۹۰؛ ابو داود، ۱۷۸۵؛ ابن ماجہ ۲۹۶۳؛ ترمذی، ۹۴۵۔

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ حیض اور نفاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورتوں کے لیے ہیں اور ان کی وجہ سے عورت قابل ملامت بھی نہیں۔ حیض کی صورت میں سوائے طواف بیت اللہ کے باقی تمام افعال حج کرنے جائز ہیں اور طواف بیت اللہ حالت طہر میں ادا کیا جائے گا۔

## ضرورت کے وقت قربانی کے اونٹ پر سواری کی جاسکتی ہے

**سوال** اس پر سوار ہو جا۔

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کی اونٹی کو ہائک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا، یہ قربانی کی اونٹی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔“ یہ آپ نے دوسری یا تیسرا مرتبہ فرمایا۔ \*

**فائلہ:** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سواری کی جاسکتی ہے۔

## قربانی کے دن خطبہ

**سوال** اے لوگو! یہ کون سادن ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قربانی کے دن خطبہ دیا، اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! یہ کون سادن ہے؟“ لوگ بولے: حرمت والا دن ہے۔

آپ نے پھر پوچھا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: حرمت والا شہر ہے۔

پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ کون سامنہ ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، حرمت والا مہینہ ہے؟

تب آپ نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزیزیں اسی طرح ایک

\* بخاری، کتاب الحج باب رکوب البدن رقم الحدیث: ۱۶۸۹۔

دوسرے پڑام ہیں جس طرح اس شہر (مکہ) میں، اس (حج کے) مہینہ میں تمہارے خون، مال عزتیں ایک دوسرے پڑام ہیں، یہی الفاظ آپ نے کئی بار دہرانے، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرمبارک اوپر اٹھا کر فرمایا: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ)) "اے اللہ! میں نے (آپ کا پیغام آپ کے بندوں تک) پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے (آپ کا پیغام آپ کے بندوں تک) پہنچا دیا۔"

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ (خطبہ جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے) آپ نے اپنی امت کو وصیت کی تھی، اسی وجہ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلِيُكُلِّيَ الشَّاهِدُونَ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) "جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (دین کا پیغام) پہنچا دیں، خبردار! میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گرد نہیں کاٹئے گو۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

حجۃ الوداع میں قربانی والے دن نبی ﷺ نے مجرمات (جهان شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں) کے درمیان تشریف فرماتے اور فرمایا: ((هَذَا يَوْمُ الْحَجَّ الْأَكْبَرِ)) "یہ دن حج اکبر ہے۔" مزید فرمایا: ((اللَّهُمَّ اشْهَدُ)) "اے اللہ! گواہ رہنا۔"

اس خطبہ کے بعد آپ ﷺ لوگوں سے الوداع ہو گئے، اسی وجہ سے لوگ اس خطبہ کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ \*

فائلہ: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ واضح فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خون، مال اور آبرو کا خاص خیال کریں۔

مزید آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کافر نہیں ہو جانا، نہ ان چیزوں کو حلال جانا جن کو میں نے حرام کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تاشکری بھی نہیں کرنی اور نہ دنیا کی لائج میں ایک دوسرے کو قتل کرنا ہے۔

آپ ﷺ نے یہ خطبہ مسلمانوں کے ایک جمع غیرہ کے سامنے ارشاد فرمایا جن کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی۔ \*

\* بخاری، کتاب الحج باب الخطبة أيام منى رقم الحديث: ۱۷۳۹؛ مسنداً حمداً: ۱/ ۲۳۰۔

## آئھواں باب

## جہاد کا بیان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پڑنے والی گرد و غبار

**سوال** راستے سے ہٹ کر کیوں چلتے ہو؟

**جواب** سیدنا رجع بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جاری ہے تھے تو دیکھا کہ ایک قریشی نوجوان راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہ فلاں نہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، یعنی وہی ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اس کو بلاو۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بلایا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”راستے سے ہٹ کر کیوں چلتے ہو؟“

اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! گرد و غبار سے بچنے کے لیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلَا تَعْتَزُ لِهُ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدَهَا إِنَّهُ لَذِرْبُرَةُ الْجَنَّةِ)) ”اس گرد و غبار سے مت پکو اس ذات کی قسم جس کے قدرت قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ای گرد و غبار تو جنت کی ایک خاص خوبی ہے۔“

فائلک اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے جہاد میں جاتے ہوئے گرد و غبار سے بچنا اور عام لوگوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے کو منع فرمایا۔ کیونکہ جہاد میں پڑنے والی گرد و غبار قیامت کے دن اعلیٰ درجہ کی خوبیوں اور جنت کی نعمتوں کے حصول کا سبب ہے۔

## اقسام شہداء

**سوال** تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پس وہ شہید ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم ہوگی۔“  
 صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کن لوگوں کو شہید شمار کیا جائے۔  
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں مرے وہ بھی شہید (مطلوب طبعی موت مرے) اور جو شخص طاعون (دبا) کا شکار ہو کر مرے وہ بھی شہید، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔“  
 ابن مقصود رضی اللہ عنہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب میں نے یہ حدیث اپنے باپ ابوصالح رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی تو انہوں نے (اضافہ کر کے) فرمایا: ”جو ذوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔“

**فائزہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے اسلامی شہداء کی اقسام کو بیان فرمایا ہے، اور وہ یہ ہیں۔

- ❶ جو اللہ کے دشمنوں سے لڑا تیر و تلوار کے زخم کھا کر قتل ہو جائے۔
- ❷ جو میدان جنگ میں طبعی موت مر جاتا ہے۔
- ❸ جو شخص طاعون کا شکار ہو کر مرے۔
- ❹ جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔
- ❺ جو ذوب کر مرے۔

یہ شہداء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا ثواب اور بندو بالا درجات پائیں گے جو کہ

• مسلم کتاب الامارة باب بیان الشہداء رقم الحدیث: ۱۹۱۵۔

جہاد کا بیان

71

مصیبتوں کا بدلہ ہوگا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں صبر کرتے ہوئے جھیلی ہوں گی۔

## محبور سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے

**سوال** کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

**جواب** سیدنا انس صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ جہاد میں شرکت کی اجازت لینا چاہتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے دریافت فرمایا: ((اللَّهُ وَالَّذِينَ) ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“ وہ بولا: ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے فرمایا: ”جاؤ والدین کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو۔“ (مطلوب یہ ہے کہ ان کی خدمت ہی میں تمہیں جہاد کا ثواب مل جائے گا) فائدः مجبور آدمی اگر جہاد فی سعیل اللہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کا اس آدمی کو یہ حکم دینا کہ اپنے والدین کی خدمت کر شاید اس لیے ہو کہ والدین کی خدمت کے لیے اس کے سوا اور کوئی نہ ہو۔

**سوال** یمن میں تیرا کوئی (رشتہ دار) ہے؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ یمن سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کے ہمراہ جہاد کرنے کے لیے آیا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”یمن میں تیرا کوئی (رشتہ دار) ہے؟“ وہ بولا: والدین ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں نے آپ کو اجازت دی ہے؟“ عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ ان سے اجازت طلب کرو۔ اگر وہ دونوں تجھے اجازت دے دیں تو جہاد کرو ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرو۔“

● بخاری کتاب الجهاد والسریاب الجهاد باذن الأبوین رقم الحديث: ۳۰۰۴، مسطوح، ۲۵۴۹، ترمذی، ۱۶۷۱، نسائی، ۳۱۰۳؛ ابو داود، ۲۵۲۹

نبائی شریف میں یہ الفاظ ہیں کہ سیدنا جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ نے غزوہ میں شریک ہونے کے لیے نبی ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ اس نے عرض کیا: ماں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَالْزَّمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا))

”پھر اس کی خدمت کر جنت اس کے قدموں کے پیچے ہے۔“ \*

فائلان: نبی ﷺ نے اس آدمی کو جہاد میں جانے کے لیے والدین کی اجازت کا پابند بنایا۔ اجازت دے دیں تو تمہیک ورنہ ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کر، ان کا احترام کرو اور ان پر شفقت و مہربانی کر۔

جہاد کے فرض میں ہونے کی صورت میں والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس صورت میں جب والدین کو اس کی ضرورت ہو اور اس کے علاوہ ان کی خدمت کے لیے کوئی نہ ہو۔

## تالیف قلب کے لیے عطیہ دینا

**سوال** کیا تم میں کوئی غیر بھی موجود ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور دریافت فرمایا: ”کیا تم میں کوئی غیر بھی موجود ہے؟“

انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں سوائے ہمارے ایک بھانجے کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھانجتاً تو اپنوں میں ہے۔“

پھر فرمایا: ”قریش جاہلیت اور مصیبت کے زمانے سے نئے نئے لکلے ہیں اور میری چاہت ہے کہ میں حالات کی بہتری اور تالیف قلب کے لیے کچھ ان کو دوں، کیا تم اس بات پر رمضان مذہب کر باقی لوگ مال و متاع لے کر گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ، اگر لوگ کشادہ وادی میں داخل ہوں اور انصار تیک گھٹائی میں تو میں انصار کی گھٹائی میں

\* ابو داود کتاب الجناد باب فی الرجول بغزو و ابواه کارہان رقم الحدیث: ۲۵۳۰؛ سائی۔

جاوں گا۔“ \*

**فائل:** نبی ﷺ نے انصار ہی رض کے ساتھ کمال محبت کا اظہار فرمایا اور قریش کی تالیف قلبی کے لیے مال کا عطیہ دینے پر اجازت چاہی تاکہ ان مصائب کا ازالہ ہو جائے کیونکہ قریش کو اقارب کے قتل اور ترک وطن سے دوچار ہونا پڑا۔

## نواں باب

## نکاح کے مسائل

منیگیرت کو دیکھنے کے مسائل

سوال کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میری موجودگی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ وہ انصار کی ایک عورت سے نکاح (کرنا چاہتا) ہے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ((أَنْظُرْتُ إِلَيْهَا))

”کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟“

وہ بولا: نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”جاوہ اور اسے دیکھ لو، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے۔“ \*

**فائلہ:** اس آدمی نے انصاری عورت کو ابھی نکاح کا پیغام دیا تھا تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ آپ اس کو دیکھ لیں۔ کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں یا ان میں نیلا پن ہوتا ہے اس حدیث کی رو سے بطور بھلانی ایسے اوصاف بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

## مہر کا بیان

سوال کیا تو فلاں عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟

**جواب** سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”کیا تو فلاں عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟“ اس نے عرض کیا، ہاں۔

\* مسلم کتاب النکاح باب ندب النظر الی وجہ المرأة وكفیها المن یوید تزویجها رقم ۲۲۳۴، نسائی، ۱۴۲۴۔

## نکاح کے مسائل

75

پھر آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا ”کیا تو فلاں شخص سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟“ وہ بولی، ہاں۔

آپ ﷺ نے دونوں کی خواہش پر نکاح کر دیا پھر اس شخص نے اس عورت کے ساتھ ہم بستری کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ کوئی چیز تھنڈی۔ لیکن صلح حدیبیہ میں شریک ہونے کی وجہ سے اس کا حصہ خبر سے بنتا تھا جب وہ مرنے لگا تو بولا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فلاں عورت سے کر دیا تھا اور میں نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ اس عورت کو کوئی چیز تھنڈی دی، اب میں تم سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کو وہ حصہ جو خبر میں مجھے ملنے والا ہے دے دیا، چنانچہ اس عورت نے وہ حصہ لے کر ایک لاکھ درهم میں فروخت کر دیا۔

**فاثلۃ:** اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حق مہر کے بدله دوسری چیز بھی دینا جائز ہے اس کی دلیل واقعہ نکور ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحت نکاح کے لیے حق مہر کا ذکر واجب نہیں، لیکن جھٹکے سے بچتے ہوئے اور خادمہ اور بیوی کی تسلی دل کے لیے معین کر لینا مستحب ہے اسی طرح ہم بستری سے پہلے بیوی اور اس کے گھر والوں کو بطور خوشی کوئی چیز دے دینا مستحب ہے۔

راوی حدیث (عقبہ بن عامر ؓ) مشہور قول کے مطابق ان کی کنیت ابو حماد ہے۔  
کتاب اللہ کے قاری اور علم میراث اور فقہ کے مشہور عالم تھے۔ فقیہ ہونے کے ساتھ شاعر بھی تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ معرکہ صفين میں سیدنا امیر معاویہ ؓ کے ساتھ تھے تین سال مصر کے والی رہے۔ نیز غرودہ البحر کے امیر رہے۔

مصر میں ۵۵ھ میں وفات پائی اور مقفلہ میں دفن ہوئے۔  
ان سے ۵۵ احادیث مروی ہیں۔

## کنوواری سے نکاح کرنا اچھا ہے

**سوال:** اے جابر ؓ! کیا تو نے نکاح کیا ہے؟

**جواب:** سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم عبد اللہ ؓ (جنگ

ابوداؤد کتاب النکاح باب فیمن تروج ولم یسم صداقاً حتی مات رقہ الحديث: ۲۱۱۷  
صحیح سنن ابی داؤد لللبانی، رقم الحديث: ۲۱۱۷

احد میں) شہید ہو گئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بیٹیں) چھوڑ گئے میں نے ایک یوہ عورت سے شادی کر لی۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ”اے جابر ! کیا تو نے نکاح کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، بھی بہا۔

آپ نے پوچھا: ”کنواری سے یا یوہ سے؟“ میں نے عرض کیا، بیوہ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَهَلَّا جَسَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟)) ”کنواری سے شادی کیوں نہیں کی وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے وہ تم دل لگی کرتی تم اس سے دل لگی کرتے؟“

میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا، میرے والد محترم عبد اللہ بن عثیمین (جنگ احمد میں) شہید ہو گئے ہیں اور وہ چھوٹی عمر کی بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں میں نے ایک اور اڑکی انہی کی طرح لانا بہتر نہ سمجھا اس لیے میں نے ایسی عورت سے شادی کی جوان کی خبر گیری کرے اور ان کو ادب سکھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تم میں برکت یا آپ نے فرمایا اللہ آپ میں بھلانی فرمائے۔\*

**فائلہ:** کنواری سے نکاح کرنا اچھا ہے لیکن اگر کوئی ضرورت اور حکمت پیش نظر ہو تو اس وقت یوہ سے نکاح کرنا بھی بہتر ہے۔

## پسندیدہ بیوی

**سوال** کیسی عورت سے نکاح کیا ہے؟

**جواب** سیدنا جابر  بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ”کیسی عورت سے نکاح کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، بیوہ سے۔

\* بخاری کتاب النفقات باب عون المرأة زوجها في ولده رقم الحديث: ٥٣٦٧۔

## نکاح کے مسائل

77

آپ نے فرمایا: ”کنواری سے شادی کیوں نہ کی، اُس کے ساتھ کھلیتا رہتا؟“  
میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد محترم عبداللہ ؓ وفات  
پا گئے ہیں اور اپنے بیچھے سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں تو میں ایسی عورت کو پیاہ لایا جو کہ ان کی  
نگہداشت اور تربیت کرے۔

سیدنا جابر ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ \*

**فائل ۳:** سیدنا جابر ؓ نے ایسی عورت سے شادی کی جو گھر کے ساتھ ساتھ ان کی بہنوں کی بھی  
پرورش کر سکے۔ (کیونکہ لڑکوں کی پرورش جس طرح یہودہ کر سکتی ہے کنواری کہاں کر سکتی ہے؟)  
نبی ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنی خواہش پر بہنوں کی تربیت کو  
مقدم رکھا۔

**سوال:** اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

**جواب:** سیدنا اہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک  
آدمی گزرا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“  
صحابہ ؓ بولے: یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا  
پیغام قبول ہو جائے اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اور اگر کوئی بات کرے تو لوگ  
خاموش ہو کر سینیں۔

آپ خاموش رہے، پھر ایک غریب مسلمان (جمیل بن سراۃ ؓ) وہاں سے  
گزرے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“  
صحابہ ؓ بولے: یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا  
پیغام قبول نہ ہو اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ نہ مانیں اور اگر کوئی بات کرے لوگ دل گا کر  
سینیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا

\* بخاری کتاب النکاح باب تزویج الثبات رقم الحدیث: ۵۰۸۰، مسلم: ۷۱۵، ترمذی: ۴۴۰۰،  
انتسابی: ۳۲۲۶؛ ابو داود: ۴۸۰۴؛ ابن ماجہ: ۱۵۰۰۔

بھر جائے تو اکیلا یہ متاج شخص ان سب سے بہتر ہے۔” \*

**فائلہ:** پہلے شخص کی بات سنی اور مانی جاتی ہے صرف مالداری کی وجہ سے اور دوسرا شخص جو کہ جمیل بن سراقدہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کی بات غربت کی وجہ سے سنی جاتی ہے اور نہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس مالدار کی طرح کے لوگوں سے اگر زمین بھر جائے ان سب سے یہ اکیلا غریب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برتری کا معیار دولت نہیں بلکہ برتری کا معیار رقائقی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَ مَكْمُومٍ عِنْدَ اللَّهِ أَشْكُمُ﴾

”اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متلقی ہے۔“

## بیوی کے لیے خاوند کی رضا مندی اور اطاعت کا بیان

**سوال:** کیا تیرا خاوند زندہ ہے؟

**جواب:** حسین بن حصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارا خاوند زندہ ہے؟“ وہ بولی: نہاں۔

آپ نے فرمایا: ”خاوند کے ساتھ تمہارا برتاؤ کیسا ہے؟“ وہ بولی: حسب توفیق خدمت کرتی ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”خاوند کی نظر میں تم کیسی ہو؟ ((فَإِنَّهُ جَنَّتٌ وَّ نَارُكٌ)) کیونکہ اس کی خدمت میں جنت ہے اور اس کی نار اضکلی میں جہنم ہے۔“ \*

**فائلہ:** ارشاد نبوی ﷺ سے واضح ہوا کہ اطاعت خاوند واجب ہے۔ آپ ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کی خالہ سے جب یہ دریافت فرمایا کہ خاوند کے ساتھ تیرا برتاؤ کیسا ہے تو انہوں

\* بخاری کتاب النکاح باب الإکفاء فی الدین رقم الحديث: ۵۰۹۱۔

\*\* حجرات: ۱۳۔ مسند احمد: ۴/۳۴۱؛ حاکم: ۲۰۶/۲؛ مسلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني، رقم الحديث: ۲۶۱۴؛ صحيح الترغيب والترہیب لللباني: ۲/۱۹۶ رقم الحديث: ۱۹۳۳۔

نکاح کے مسائل

نے عرض کیا حسب توفیق خدمت کرتی ہوں، البتہ جس سے خود کو عاجز پاتی ہوں تو نہیں کرتی۔ اس حدیث شریف میں خاوند کو راضی رکھنے، اس کی اطاعت اور وفادار رہنے کی تغییر دی گئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رضامندی کی امید رہے۔ کیونکہ اطاعت خاوند میں جنت ہے اور نافرمانی دخول جہنم کا سبب ہے۔

راوی حدیث (حصین بن محسن رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ انصار حلطی تھے مدینہ میں سکونت اختیار کی۔

## باندیوں کے ساتھ ہم بستری نہ کی جائے جب تک رحم حمل سے خالی ثابت نہ ہو جائے

**سوال** شاید اس کے مالک نے اس عورت کے ساتھ زیادتی (ہمبستری) کی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ میان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر نبی ﷺ نے گزرتے ہوئے خیمر کے دروازے پر کھڑی ایسی عورت کو دیکھا جس کے ہاں بچہ کی ولادت کا وقت قریب تھا، آپ نے فرمایا: ”شاید اس کے مالک نے اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَقَدْ هَمِمْتُ أَنْ أَعْنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ  
يُورِثُهُ وَهُوَ لَا يَحْلُلُ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحْلُلُ لَهُ؟))

”میر الارادہ ہوا کہ اس پر ایکی لمحت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے بھلا پیٹ میں موجود نہ چکے کیسے یہ وارث بنائے گا جو اس کے لیے حلال نہیں (کیونکہ یہ غیر کا بچہ ہے) اور کیسے یہ اس سے خدمت لے گا جو اس کے لیے حلال نہیں۔“

**فائزہ:** باندی کے ساتھ ہم بستری کرنا حرام ہے جب تک رحم حمل سے خالی ثابت نہ ہو جائے۔

راوی حدیث (ابو درداء رضی اللہ عنہ) ان کا نام عوییر بن زید یا ابن عامر بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ تھا۔ بڑے حلیل القدر اور نہایت عابد و زاہد صحابی تھے۔ بدرا کے روز اسلام قبول کیا احمد میں

• ابو داؤد کتاب النکاح باب فی وطء السبابیا رقم الحدیث: ۱۵۶، مسلم: ۱۴۴۱۔

شریک ہوئے۔ انہوں نے جمع قرآن کی خدمت انجام دی۔ دمشق کے والی رہے۔ ان کے اقوال زریں میں سے ایک قول یہ ہے کہ ”ایک لمحہ کی شہرت طویل حزن و ملال سے دوچار کردیتی ہے۔“ ۳۲۵ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۱۷۹ احادیث مردی ہیں۔

## رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے

**سوال** اے عائشہ ! یا آدمی کون ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ ! یا آدمی کون ہے؟ کہ نبی ﷺ اس وقت میرے پاس تشریف لائے جب ایک آدمی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

آپ نے پوچھا: ”اے عائشہ ! یا آدمی کون ہے؟“  
میں نے عرض کیا، میرا دودھ شریک بھائی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِخْوَانُنَا، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ))  
”اے عائشہ ! غور کرو تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاوت اس وقت  
معتبر ہے جب دودھ بھوک کے وقت پیا جائے۔“ \*

فائدः حاضر دودھ پی لینے سے رضاۓ بھائی نہیں بن جاتا بلکہ دودھ اس بچے کی بھوک کو ختم کر دے تب حرمت میں شریک ہو جائے گا۔

الغرض شرعی حرمت میں وہ رضاوت معتبر ہے کہ دودھ کے ذریعے بدن کو تقویت ملے اور بھوک ختم ہو اور اس میں بچپن کا اعتبار کیا جائے گا۔

## خلع کا بیان

**سوال** کیا تو اس کا باعث واپس کر دے گی؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عباس ! یا آدمی کی الہیہ نبی ﷺ کی

\* بخاری کتاب الشہادات باب الظہادۃ علی الانساب والرضاع المستفیض والموت رقم  
الحدیث: ۲۶۴۷۔

خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اسے اللہ کے رسول ﷺ میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور دین میں کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟“ وہ بولی، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَقِيلُ الْحَدِيقَةَ وَ طَلَقُهَا تَطْلِيقَةً))  
”اے نبات (شrub) اپنا باغ واپس لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔“ فائذۃ شریعت اسلامیہ میں خلع جائز ہے۔

خلع کی تعریف: عورت سے کوئی چیز (حق مہر وغیرہ) لے کر اسے زوجت سے نکال دیا جائے اور یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ نے (امت کے لیے) واضح فرمایا ہے۔  
(مترجم) مسئلہ خلع کی عدت ایک حیض ہے۔ (فاروقی)

بخاری، کتاب الطلاق باب الخلع وكيف الطلاق فيه رقم الحديث: ٥٢٧٣  
نسانی: ٣٤٦٣۔

## دسواں باب

### وراثت، وصیت اور ہبہ کے مسائل

(بچوں کے مابین) مساویاً تلقیم ہو

**سوال** کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بھائیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! گواہ رہیے کہ میں نے نعمان رضی اللہ علیہ وسلم کو فلاں فلاں چیز اپنے مال سے ہبہ کی ہے۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟“  
میرے والد نے عرض کیا نہیں۔

تو آپ نے فرمایا ”میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنا لیجیے۔“

پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تمہی ساری اولاد تیرے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہو۔“

میرے والد بولے: کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”تو پھر ایسا مت کر۔“

ایک اور حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي الْوَالَادِ كُمْ))

”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کرو۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((أَشْهُدُ غَيْرِيْ فَإِنِّيْ لَا أَشْهُدُ عَلَى جَوْرِيْ))

”میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لیجیے کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((فَارْجُعُهُ)) ”تو پھر اسے واپس کرلو۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((فَرِّذْهُ)) ”اس کو واپس لے لے۔“ چنانچہ میرے والد

محترم نے وہ ہبہ واپس کر لیا۔ ❶

❶ مسلم کتاب الہبات باب کراہیة تفضیل بعض الولاد فی الہبة رقم الحدیث: ۱۶۲۳؛ بخاری ، ۲۵۸۷؛ نسائی ، ۳۶۷۹؛ ابو داود ، ۳۵۴۶؛ ابن ماجہ ، ۲۳۷۵۔

**فائزۃ:** اولاد کے مابین برتری اور فرق کرنا کروہ ہے دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان: ((فَأَشْهُدُ عَيْرِي )) ”میرے سو اکسی اور کو گواہ بنا۔“

لیکن یہ برتری حرام نہیں ورنہ آپ ﷺ یہ فرماتے یہ تیرافعل حرام ہے اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ محض ڈرانے کے لیے تھا کیونکہ یہ بات اصل کے اعتبار سے صرف ممانعت ہے۔  
**الجھوڑ:** جو رکا مطلب ہے حرام اور کروہ کی طرف جھک جانا۔ اور نبی ﷺ کبھی بھی ایسا نہ کرتے تھے۔

حدیث کا لب لباب یہ ہے کہ اولاد کے مابین عطیات دینے میں والدین کو مساویانہ سلوک کرنا چاہیے تاکہ اولاد بھی اپنے والدین کے ساتھ بیکی و بھلانی میں یکساں ہو۔  
راوی حدیث (نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو عبد اللہ۔ انصار میں سے تھے ہجرت کے ۱۲ اویں میں انصار میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔ شام میں سکونت اختیار کی پھر ان کو کوفہ کا والی بنایا گیا اس کے بعد حص کا۔

۲۳ ۵ رابط کے دن خالد بن خلیل کلائی نے ان کو قتل کر کے منصب شہادت پر فائز کیا۔

ان سے ۱۲۲ احادیث مروری ہیں۔

**سوال:** کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟

**جواب:** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا، میں نے یہ غلام اپنے اس بیٹے کو ہبہ کر دیا ہے۔  
آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح (غلام) ہبہ کیا ہے؟“  
وہ بولے نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَرْجِعُهُ .....)) ”تم پھر اسے (غلام) واپس کرلو۔“

**فائزۃ:** گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

1: بخاری کتاب الہبة و فضلہا والتحریض علیہم الجلتیۃ الہبة للولد رقم الحدیث: ۲۵۸۶۔

## ذوی الارحام کی میراث کا بیان

**سوال** کیا یہاں کوئی اور شخص اس کے علاقے کا ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ کا ایک غلام وفات پا گیا اور ترکہ میں کچھ مال چھوڑ گیا، لیکن نتواس کی کوئی اولاد تھی اور نہ عزیز واقارب۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہاں کوئی اور شخص اس کے علاقے کا ہے؟“  
صحابہؓ بولے: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((اعطُوا مِيرَاثَهُ)) ”وہ ترکہ اس کو دے دو۔“ \*

فائض: خادم رسول ﷺ نے جب وفات پائی تو کچھ ترکہ چھوڑا لیکن اس کا کوئی وارث نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ بطور صدقہ اس کے علاقے والے کو دے دیا، اگر ایسا نہ ہو تو اہل علم کے ہاں اپنے شخص کا ترکہ مسلمانوں کے بیت الممال میں جمع کیا جائے گا۔

راوی حدیث (عائشہؓ) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیقؓ نے ان کی کنیت ام عبد اللہ۔ مال کا نام ام رومان بنت عامر بن عوییر۔ بھرت مدینہ سے دو سال قبل ماہ شوال میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی زوجیت میں لیا اور خصتی (۱۶) میں ہوئی۔ خصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ ۲۵ھ کے ماہ رمضان کی ۷ اتارنخ کو فوت ہوئی۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بقعہ کے قبرستان میں دفن کی گئیں۔ بڑی عالمہ فاضل تھیں۔ اشعار عرب سے بخوبی واقف تھیں۔ آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی۔ جس کا قرآن مجید کی سورہ نور میں ذکر ہے۔

نبی کریم ﷺ انہی کے مجرہ میں مدفون ہیں۔

ان سے ۲۲۰ احادیث مردوی ہیں

\* ابو داود کتاب الفرائض باب فی میراث ذوی الارحام۔ رقم الحدیث: ۲۹۰۲، ترمذی، ۲۰۳۱؛ صحیح سنن ابی داؤد لللبانی، رقم الحدیث: ۲۹۰۲۔

## گیارہاں باب

### خرید و فروخت کے مسائل

دھوکہ میں زجر و توبخ

**سوال** تم نے ایسا کیوں کیا؟

**جواب** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں ہمارے پاس تشریف لائے اور غلہ کے ڈھیر کو دیکھا، آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کر کے ایسا نی لگانا ج نکلا جو بارش سے تر ہو گیا تھا۔

آپ نے صاحب انج سے دریافت فرمایا: ”تم نے ایسا کیوں کیا؟“  
صاحب انج نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبوعث فرمایا  
ہے ایک ہی قسم کا غلہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو نے نبی زدہ حصہ کو علیحدہ کیوں نہ رکھتا کہ خریدار سے دیکھ لیتا، یاد رکھو: ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَ))“ جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ ●  
فاذلہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ اس شخص کو ملامت کرتے ہیں جو نبی زدہ حصہ کو خشک انج سے علیحدہ نہیں رکھتا تاکہ خریدار آتے ہی بغیر کسی دھوکہ کے جو چاہے خرید لے۔

**سوال** اے انج کے مالک! کیا یچے والا انج ایسا ہی ہے جیسا کہ اوپر ہے؟

**جواب** سیدنا قیس بن ابی غربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو انج یچ رہا تھا، آپ نے دریافت فرمایا: ”اے انج کے مالک! کیا یچے والا انج ایسا ہی ہے جیسا کہ اوپر ہے؟“

اس نے عرض کیا، ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ عَشَ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ)) ”سن لو!

١ طبرانی المسجم الاوسط: ٤/١٢٣؛ صحيح الترغیب والترہیب لللبانی: ٢/١٥٨ رقم ١٧٦٧۔

86

خسر پر و سروخت کے مسائل

جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔\*

**فائلہ:** نبی ﷺ کے سوال کا مقصد اناج کے درمیانی حصہ کے بارے تھا کہ آیا وہ بھی اس نظر آنے والے اناج کی مانند ہے۔ تاکہ دھوکے والی کیفیت نہ ہو۔ چنانچہ نبی ﷺ نے واضح فرمایا جس نے دھوکہ دیا اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

نبی ﷺ کا یہ سخت انداز دھوکہ دینے سے روکنے کے لیے ہے۔

**سوال** اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو نی گلی۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟“  
وہ بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس پر بارش بر سر گئی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو نے نبی زدہ حصہ کو غلہ کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا، تاکہ خریدار لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“\*

**فائلہ:** یہ ڈھیر گندم کا تھا جس کو بارش نے گیلا اور پھلا کر دُز نی بنا دیا تھا جس کی وجہ سے اب وہ ذخیرے کے قابل نہ رہا۔ اس صورت میں نادقائقہ کو بتائے بغیر بچنا بھی حرام ہے۔ اس لیے تو نبی ﷺ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ”جس نے دھوکہ دیا اس کا جنم سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی جس نے میری امت کو دھوکہ دیا گویا کہ اس نے میرے عمدہ طریقے کی ہمروں نہیں کی۔“

## قرض لینا کیسا ہے

**سوال** کیا اس پر قرض ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر قرض دار شخص مر جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ چنانچہ آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت

\* طبرانی المعجم الكبير: ۱۸/ ۳۵۹۔

\* مسلم کتاب الانسان باب قول النبی ﷺ من عشنا فليس منار قم الحديث: ۱۰۲۔

فرمایا: "کیا اس پر قرض ہے؟"  
لوگوں نے عرض کیا "ہاں دو دینار ہیں"

آپ نے فرمایا: "تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھلو۔"

سیدنا ابو قتادہ رض نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ اور مجھ پر ہیں (یعنی اس کو میں ادا کروں گا) چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے فتوحات کا دروازہ کھول دیا (یعنی فتوحات اور غیر میں حاصل ہوئیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ حقدار ہوں، لہذا جو کوئی قرض دار فوت ہو جائے اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کوئی بالدار مر جائے تو اس کے مال کو اس کے وارث لیں گے۔" (سبحان اللہ! کیا مشق رسول ﷺ)

**فائلہ:** نبی ﷺ ایسے آدمی کا نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرضہ ہوتا اور اس کی ادائیگی کے لیے کوئی ذریعہ نہ ہوتا، اس میں قرض کے گناہ کو جاگر کرنا ہے۔ لیکن جب غنیمت کا مال کثرت سے آنے لگا تو نبی ﷺ مسلمان قرضدار کا قرضہ خود ادا کرتے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ادائیگی کی نیت سے قرض لینا جائز ہے اور قرض دینے والے کے دل میں کوئی اندریشہ ہو تو اس کی دلجوئی بھی جائز ہے۔ اموال اور عمل میں بڑھوڑی کے لیے ان کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں لوگوں کے مابین خیر کی چاپیاں ہیں۔

## سردہ بوجہ اپنے قرض کے گروئی رہتا ہے

**سوال:** کیا اس پر کوئی قرض ہے؟

**جواب:** سیدنا انس رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "کیا اس پر کوئی قرض ہے؟"

صحابہ رض نے عرض کیا، ہاں۔

ابو داود کتاب الیسع باب فی التشذید فی الدین رقم الحدیث: ۳۲۴۳؛ بخاری: ۵۳۷۱؛ مسلم: ۱۶۱۹؛ ترمذی: ۱۰۷۰؛ نسائی: ۱۹۶۲؛ ابن ماجہ: ۲۴۱۵۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ جِرِيْلَ عَلِيِّهِ) نَهَايَى أَنْ اُصْلِيَ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دِيْنٌ)

”مقرض کا نماز جنازہ پڑھانے سے جبراً میل علیہ السلام نے مجھے روک دیا ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (إِنَّ صَاحِبَ الدَّيْنِ مُرْتَهَنٌ فِي قَبْرِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دِيْنُهُ)

”مقرض قبر میں بھی گروئی رہتا ہے جب تک اس کی طرف سے قرض ادا کیا جائے۔“

طبرانی میں یہ الفاظ ہیں:

ہم صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک شخص کی میت جنازہ کے لیے لائی گئی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارا ساتھی مقرض تو نہیں؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے (مقرض) شخص کے لیے میرا نماز جنازہ پڑھانا سو ممند نہیں، جس کی روح ہی قبر میں گروئی رہتی ہے، آسمان کی طرف چڑھتی ہی نہیں، ہاں اگر کوئی شخص اس کے قرض کی ادائیگی کا ضامن نہتا ہے تو میں اس کا جنازہ پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھانا مفید کھی ہوگا۔“ ﴿

فائلہ: ابتدائے اسلام میں نبی ﷺ مقرض کا جنازہ پڑھانے سے جو پرہیز کرتے تھے اس سے محض ڈرانا مقصود تھا کہ قرض لینے اور ادائیگی میں بعض دفعہ کوتا ہی ہوتی ہے۔

بعد میں خود آپ ﷺ بیت المال سے مقرض کا قرض ادا کرتے تھے۔

## ادائیگی قرض کی دعا

**سوال** اے ابو امامہ بن شیعہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)?

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں

خسریہ فسروخت کے مسائل

89

تشریف لائے تو وہاں ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بیٹھے دیکھ کر دریافت فرمایا: ”اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟“ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فکروں اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھلا میں تم کو چند کلمات نہ سکھا دوں اگر تم ان کو پڑھو گے تو اللہ عز وجل تیرے غم دور فرمائے گا اور قرض ادا کر دے گا؟“ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صح و شام یہ پڑھا کرو۔“

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهُمَّ وَالْحَرَثِ، وَأَعُوذُ بِكَ، مِنَ الْجُنُزِ  
وَالْكَسْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنُونِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ  
الَّذِينَ وَقَهَرُ الرِّجَالَ))

”یا اللہ! میں فکر اور غم سے بھتا جی اور سستی سے بخیل اور بزدی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ عز وجل نے میرا غم اور قرض دور کر دیا۔ \*

فائلا: مذکورہ دعا ادائیگی قرض کی ہے جس کے پڑھنے سے اللہ عز وجل قرض دور کر دیتے ہیں۔

## غم اور بے چینی دور کرنے کی دعا

**سوال** کیا میں تم کو وہ دعا نہ بتاؤں جو موکی غایبت نے نبی اسرائیل کے ہمراہ سمندر عبور کرتے وقت مانگی تھی۔

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم کو وہ دعا نہ بتاؤں جو موکی غایبت نے نبی اسرائیل کے ہمراہ سمندر عبور کرتے وقت مانگی تھی؟“

\* ابو داود کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستعاۃ رقم الحدیث: ۱۵۵۵؛ ضعیف سنن ابی داود للالبانی رقم الحدیث: ۱۵۵۵۔

ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!

فرمایا پڑھو:

((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ))

”یا اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے تجھے ہی سے مشکلات دور کرنے  
کی درخواست کرتا ہوں اور تجھے ہی سے مدد مانگتا ہوں، نیکی کرنے اور برائی سے  
بچنے کی طاقت اللہ بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نہیں۔“

فائلہ: غمتوں اور پریشانیوں کا شکار زدہ شخص اگر ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے تو اللہ عزوجل اس  
کے غم اور پریشانیاں دور فرمادیں گے۔

## شراءکت کا بیان

**سوال** کیا خیر کی تمام کھجور اسی طرح ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیر کا عامل  
مقرر کیا وہ شخص ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا خیر کی تمام کھجور اسی طرح ہے؟“  
اس نے عرض کیا، ہم اس کھجور کا ایک صارع لیتے ہیں دو صارع دے کر اور دو صارع دوسری کھجور  
کے بدلتے تین صارع لیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”ایامت کریں، روپی کھجور کو پہلے نقد قیمت پر بیچ دیں پھر نقدر قسم کے  
بدلتے عمدہ کھجور خرید لیں۔“

**صارع:** احتیاطاً اڑھائی کلوگا ہوتا ہے

فائلہ: نبی ﷺ کے خیر میں مقرر کردہ عامل نے جب عمدہ قسم کی کھجور میں خدمت نبوی ﷺ

\* طبرانی المعجم الأوسط: ٣٥٦/٢

\* بخاری کتاب البیوی اذا أراد بیع تم بتمر خیر منه رقم الحديث: ۲۲۰۲۔

میں پیش کیں تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ”کیا خیر کی تمام کھجور ایسی ہیں؟“ تو اس نے عرض کیا، ہم اس کھجور کا ایک صاع و صاع دوسری کھجور کے دے کر لیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کریں کیونکہ اس طرح کھجور کا تبادلہ سود ہے ہاں وزن برابر ہوتا پھر سود نہیں۔ یا ردی کھجور کو نقدر قم پر تج ریا جائے پھر نقدر قم کے بد لے عمدہ کھجور خرید لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

## ضمانات کا بیان

**سوال** تم نے یہ سونا کہاں سے پایا ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے قرض دار کو پکڑا جس پر وہ دینار قرضہ تھا، قرض خواہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے کہیں نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا قرض یا ضامن نہیں دو گے۔

نبی ﷺ نے مقروض کی ضمانت دے دی، پھر وہ اپنے وعدے کے مطابق رقم لے آیا  
نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے؟“  
اس نے عرض کیا، کان سے۔

آپ نے فرمایا: ”ہم کو اس کی نہ حاجت ہے اور نہ اس میں بھلائی ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا۔

فائلہ: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ مقروض سے ضامن طلب کرنا جائز ہے اگر مقروض قرض دینے سے عاجز ہو جائے تو ضامن ادا میگی کرے گا اور ضامن بعد میں مقروض سے ادا شدہ رقم وصول کر لے گا۔

ابوداؤد کتاب البيوع باب فی استخراج المعادن رقم الحديث: ۳۲۲۸؛ ابن ماجہ: ۲۴۰۶؛ سنن ابو داؤد لللبانی رقم الحديث: ۳۲۲۸۔

## بلند و بالاعمارت بنانا

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی رضی اللہ علیہ کے گنبد نما مکان کے دروازے پر سے گزرے تو دیکھ کر دیافت فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“  
صحابہ کرام رضی اللہ علیہ نے عرض کیا، فلاں شخص نے بنگلہ بنایا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ  
**یوْمُ الْقِيَامَةِ**)

”جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک پر وصال ہو گا۔“

یہ خبر انصاری صحابی رضی اللہ علیہ کو پہنچی تو اس نے عمارت کو گردادیا، کچھ عرصہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے تو اس بنگلے کو نہ دیکھا تو پوچھا (اس کو کیا ہوا) بتایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی خبر مالک مکان کو پہنچی تو اس نے اس کو گڑا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بَرَحْمَةُ اللَّهِ، بَرَحْمَةُ اللَّهِ)

”اللہ اس پر رحم کرے، اللہ اس پر رحم کرے۔“

الانصار: مدینہ منورہ کے وہ حضرات جنہوں نے اسلام قبول کیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

فائدہ: بلند و بالاعمارتیں قیامت کے روز اپنے مالک کے لیے وصال، حسرت اور نداشت کا باعث ہوں گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری صحابی رضی اللہ علیہ کے لیے رحمت کی جو دعا فرمائی وہ اس لیے کہ انصاری صحابی نے حسب ضرورت عمارت بنانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا۔

ابن ماجہ کتاب الزهد باب فی البناء والخراب رقم الحديث: ۴۱۶۱، سلسلة الاحاديث الصحيحة لللبانی رقم الحديث: ۲۸۳۰۔

## بازہوائی باب

### حدود کے مسائل

حدام کو عسال نیہ اپنا نے پر سزا ہوئی چاہیے

**سوال** اس کا کیا حال ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مخت کو لا یا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ عورتوں کی مشابہت کرتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے حکم صادر فرمایا پس وہ نقع کی طرف جلاوطن کیا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّمَا نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ)

”بمحظی نمازیوں کے قتل سے روکا گیا ہے۔“ \*

**فائزہ:** جو آدمی عورتوں کی مشابہت کرتا ہے اس کو قتل کرنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا لیکن جلاوطنی کا حکم دیا ہے۔

اب واضح ہوا کہ ہر مسلمان حکمران اور اس کے معاونین کے لیے ضروری ہے کہ بدکدرار اشخاص کو سزا دیں، قید کی صورت میں، جلاوطنی کی صورت میں یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہوئے تاکہ وہ درست ہو جائیں۔

### سردا اور عورت کا قتل

**سوال** تجھے کس نے مارا ہے، فلاں شخص نے؟

**جواب** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک

\* ابو داود کتاب الأدب باب فی الحکم فی المختین رقم الحديث: ٤٩٢٨؛ صحيح سنن ابی داود لللبانی، رقم الحديث: ٤٩٢٨۔

### حدود کے مسائل

یہودی مرد نے ایک لڑکی پر زیادتی کی۔ لڑکی کے تمام زیور بھی اتار لیے اور اس کا سر (پھر سے) پچل ڈالا۔ لڑکی کے رشتہ دار اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی اور زبان بھی بند ہو گئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ”تجھے کس نے مارا ہے، فلاں شخص نے؟“ آپ نے قاتل کے علاوہ کسی اور کا نام لیا۔ لڑکی نے اشارے سے جواب دیا، نہیں۔

پھر آپ نے ایک اور شخص کا نام لیا جو قاتل نہیں تھا۔ لڑکی نے پھر اشارہ سے جواب دیا، نہیں۔

پھر آپ نے اصل قاتل کا نام لے کر دریافت فرمایا، تو لڑکی نے اشارے سے جواب دیا، جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس یہودی کا سر دپھروں کے درمیان چکلا گیا۔  
فائزؑ: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ حدود شرعیہ میں مرد کو عورت کے بد لے قتل کیا جائے گا۔

### درجات کی بلندی کا بیان

**سوال** کیا میں تم کو وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟

**جواب** سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس سے برباری اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برداشت کرتا ہے، اسے معاف کرو جو ظلم کرے، جو تم کونہ دے تم اس کو دو، جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے اس سے رشتہ داری کو جوڑو۔“<sup>21</sup>

<sup>21</sup> بخاری کتاب الطلاق باب الإشارة في الطلاق والأمور۔ ۵۲۹۵۔

<sup>22</sup> طبرانی المعجم الكبير: ۱۷/۳۶۹۔

**فائلہ:** نبی ﷺ نے چند امور جلیل کی نصیحت فرمائی ہے جن کا اجر اور درجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

- ۱۔ تم اس پر بردباری اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برداشت کرتا ہے۔
- ۲۔ اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرے۔
- ۳۔ جو تم کونہ دے تم اس کو دو۔
- ۴۔ جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے تم اس نے رستہ داری کو جوڑو۔

راوی حدیث (عبدالله بن سنت رضي الله عنه) انصار کے قبیلہ خزرج کے فرد تھے۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی۔ بیعت عقبہ اویٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک تھے۔ غزوہ بدر کے ساتھ دوسرے معزکوں میں بھی شریک ہوئے۔ سیدنا عمر رضي الله عنه نے ان کو شام کی طرف قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔ پہلے حص میں قیام پذیر ہوئے بعد ازاں فلسطین کی طرف منتقل ہو گئے اور ”رملہ“ میں وفات پائی اور بقول بعض رضي الله عنه میں ۲۷ برس کی عمر میں بیت المقدس میں فوت ہوئے۔

ان سے ۱۸۱ احادیث مردوی ہیں۔

## تیرہواں باب

### امارة اور قضاۓ کے مسائل

#### اجتہاد کا بیان

**سوال** فیصلہ کس طرح کرو گے؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہن کا (قاضی بنکر) بھیجا۔ تو ان سے دریافت فرمایا ”فیصلہ کس طرح کرو گے؟“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا۔

آپ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حکم نہ ہو (تو پھر کیا کرو گے)؟“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق۔

آپ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں حکم نہ ہو (تو پھر کیا کرو گے)؟“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَقَ رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ))

”سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو

توفیق بخشی۔“ \*

**فائز:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کرنے کے ایسے انداز پر اطمینان کا اظہار کیا اور وہ انداز یہ ہے کہ اولاً کتاب اللہ سے پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اپنی رائے سے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بتائے گئے اصولوں کے مطابق مسائل کا حل پیش کرنا تیاس کے ذریعے اجتہاد کہلاتا ہے۔

\* ترمذی کتاب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء في القاضى كيف يقضى رقم ۳۵۹۲، ابو داود، ۱۳۲۷

## محمد ﷺ کی امت کا مفلس شخص

**سوال** کیا تم جانتے ہو مفلس کے کہتے ہیں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہؓ سے) دریافت فرمایا ”کیا تم جانتے ہو مفلس کے کہتے ہیں؟“ صحابہؓ بولے مفلس تو وہ ہے جس کے پاس درہم ہوں، نہ کوئی سامان ہو۔

آپ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ بصیری نیکیاں لے کر حاضر ہوگا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تھمت لگائی ہوگی، کسی کامال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا، لہذا اس کی نیکیاں مختلف لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ختم ہوں گی اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر حقداروں کے گناہ اس کے حساب میں ڈال کر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔\*

**فائد़ا:** اس حدیث میں نبی ﷺ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس مال و متناء نہ ہو بلکہ حقیقت میں مفلس وہ ہے جو روزہ رکھتا رہا، نماز بھی پڑھتا رہا، زکوٰۃ بھی دیتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو گالیاں، تھمت، حرام طریقے سے مال بھی ہڑپ کرتا رہا، ناقل قتل، لوگوں کو بے گناہ مارتا بھی رہا۔

اب اس کی نیکیاں ان کو دی جائیں گی یہاں تک کہ حقوق باقی ہوں گے نیکیاں ختم ہو جائیں گی پھر اس کو آگ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

## جانوروں کی خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے

**سوال** اس اونٹ کاما لک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟

**جواب** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مجھے اپنے ساتھ سوار کیا، اور چکپے سے مجھے ایک بات کی اور فرمایا: ”کسی کو نہ بتانا۔“ اور رسول اللہ ﷺ

\* مسلم کتاب البر والصلة والادب باب تحريم الظلم رقم الحديث: ۲۵۸۱؛ ترمذی ،

قضائے حاجت کے لیے کسی آڑیا کوئی درخت وغیرہ کا نہ سارا اٹلاش کرنے لگے۔ چنانچہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ موجود تھا، جب اس اونٹ نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آوازیں نکالنے لگا اور آنکھوں سے آنسو بھانا شروع کیے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے قریب گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو گیا۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟“

ایک انصاری جوان آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ امیرا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (أَفَلَا تَعْقِي اللَّهُ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ شَكَّا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجْعِي وَتُدْبِيْهُ)

”تو اللہ سے نہیں ڈرتا اس جانور کے معاملے میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے

مالک بتایا ہے اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی ہے کہ تو اس کو چارہ کم دیتا

ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔“

فائدة: اللہ عزوجل کے حکم سے اونٹ کا آپ ﷺ سے بات کرنا ایک مجذہ ہے ان مجرزوں میں سے جو اللہ نے آپ ﷺ کو عطا کیے تھے۔ گویا کہ وہ اپنے مالک کی شکایت کر رہا تھا کہ چارہ کم دیتا ہے جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کرنا خوف الہی کی علامت ہے اسی لیے نبی ﷺ نے اس کے ساتھ زری اور کامل خوارک دینے کا حکم صادر فرمایا۔

راوی حدیث (عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ) ابو جعفران کی کنیت ہے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نام ہے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ بھرت جشید کے دوران اسلام میں سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے تھے۔ ۷۵ کے اوائل میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں واپس آئے۔ بڑے بھی، بہادر، پاک دامن اور خوش مزاج تھے۔ کثرت سے سخاوت کرنے کی وجہ سے بخار الجود (سخاوت کے سمندر) کہلاتے تھے۔

مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں اسی برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابودلود کتاب الجهاد بباب حما یؤمر به من القیام على الدواب والبهائم رقم الحديث: ۲۵۴۹؛ مستند احمد: ۶/۸؛ صحيح سنن ابی داؤد لللبانی، رقم الحديث: ۲۵۴۹۔

## چودھوں باب

### قسم اور نذر کے مسائل

اس نذر کا کوئی اعتبار نہیں جو طاقت سے بڑھ کر ہو

**سوال** اس کو کیا ہوا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے (کندھوں پر) ٹیک لگائے پیدل چل رہا تھا، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اس کو کیا ہوا ہے؟“

دونوں بیٹے بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے بیت اللہ تک پیدل چل کر (ج پرجانے کی) نذر مانی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّمَا يُكْبِطُ أَيْهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ عَغِيْرُ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ))  
”اے بوڑھے! سوار ہو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ تیر اور تیری نذر کا محتاج نہیں۔“ \*

فاثلہ: اس نذر کا کوئی اعتبار نہیں جو انسان کی استطاعت سے بڑھ کر ہو، اللہ تعالیٰ لوگوں کا محتاج نہیں۔

---

\* مسلم کتاب النذر من نذر أن يمشي الى الكعبه رقم الحديث: ۱۶۴۳؛ ابردوارہ، ۲۲۰۱۔

## پندرہواں باب

### شکار کابیان

**گھر بیوگدھے کا گوشت کھانا حرام ہے**

**سوال** یہ آگ کیوں جل رہی ہے؟

**جواب** سیدنا سلمہ بن اکوئی اللہ عز وجل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح خیر کے دن وہاں آگ جلتے دیکھی تو آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ آگ کیوں جل رہی ہے؟“ صحابہ ﷺ نے عرض کیا، گھر بیوگدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت پھینک دو۔“

صحابہ ﷺ نے عرض کیا، کیا ہم ایسا نہ کر لیں کہ گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھوڈالیں؟ آپ نے فرمایا: ”اچھا دھوڈا لو۔“ ﴿

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے گھر بیوگدھوں کے گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے اور جن ہانڈیوں میں یہ کپک رہا تھا ان کو اچھی طرح دھو کر دوبارہ استعمال کی اجازت مجھی دے دی۔

-----  
\* بخاری کتاب المظالم والغصب باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزفاف۔ رقم الحديث: ۲۴۷۷۔

## سولھواں باب

### لباس اور زینت کا بیان

#### کھریلو سامان

**سوال** [کیا تم نے قلین استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟]

**جواب** [سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ”کیا تم نے قلین استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟“  
میں نے عرض کیا، ہمارے پاس قلین کہاں سے؟  
آپ نے فرمایا: ”عقریب یہ قلین ہوں گے۔“]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے میں نے شادی کی اس کے پاس قلین تھا، میں نے اسے کہاں سے مجھ سے دور کر لے، وہ بطور دلیل جواب دیتی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ((إِنَّهَا سَتَكُونُ)) (عقریب آجائے گا) \*

فاثلہ: دور نبوی ﷺ میں قلین کم تھے، جب فتوحات ہونے لگیں تو مسلمانوں کے ہاں ان کی کثرت ہو گئی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو بچانا ناپسند فرمایا کہ کہیں دنیا کی زینت میں شمارہ ہو جائے لیکن ان کی بیوی اس قلین کا بچانا جائز بمحض تھیں اور دلیل یہ ذی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ((أَمَّا إِنَّهَا سَتَكُونُ)) (عقریب آجائے گا)

**سوال** [کیا تمیرے پاس مال ہے؟]

**جواب** [ابوالاخص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پرانے کپڑوں میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمیرے پاس مال ہے؟“  
میں بولا، ہاں۔]

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس قسم کا مال ہے؟“

\* مسلم کتاب اللباس والزينة باب جواز اتخاذ الأنماط رقم الحديث: ۲۰۸۳؛ ابو داود،

- ۲۷۷۴ - ۱۴۵

میں نے عرض کیا، اوٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فِإِذَا آتَكَ اللَّهُ مَا لَا فَلَيْلَ أَتُرُّ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَّأَمَتِهِ))  
”جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اس کی نعمت اور اس کے کرم کا اثر تجھ پر دیکھا جائے۔“ \*

فائزؑ: اللہ جل شاء کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار ہو انسان اپنی وسعت کے مطابق عمدہ انداز اختیار کرے، اپنے جسم کو صاف رکھے، دل کو، کپڑوں کو یہاں تک کہ گھر کو اندر اور باہر صاف رکھے۔ واللہ عالم

راوی حدیث (مالک بن نہلہ رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ جب شی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے کوئہ میں سکونت اختیار کی۔

## کپڑوں کا رنگ

**اسوال** کیا تیری ماں نے ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟

**اجواب** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ پر دوز رو رنگ کے کپڑے دیکھ کر فرمایا: ”یہ تو کفار کا لباس ہے۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیری ماں نے ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟“

میں نے عرض کیا، کیا ان کو دھوڑا لوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو جلا دے۔“ \*

فائزؑ: نبی ﷺ نے زعفران اور زرد رنگ کے کپڑے مرد حضرات کے لیے منع قرار دیے ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ یہ رنگ کفار کے لباس کا ہے۔

\* نسائي كتاب الزينة باب الجلاجل رقم الحديث: ۵۲۲۵؛ أبو داود: ۴۰۶۳؛ صحيح سنن نسائي لللباني رقم الحديث: ۴۸۲۰۔ ۲ مسلم كتاب اللباس والزيه باب النهي عن لبس الرجل الشوب المعصفر رقم الحديث: ۲۰۷۷؛ نسائي: ۵۳۱۶۔

- ۲۔ یا لوگوں کی نظر میں ان کپڑوں کی طرف متوجہ ہوں گی الہذا یہ شہرت کالباس قرار پائے گا۔  
 ۳۔ یا ان رنگوں کی خوشبوکی وجہ سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔  
 ۴۔ یا آپ ﷺ نے اس وجہ سے منع فرمایا تاکہ عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔
- راوی حدیث (عبداللہ بن عمرو و زین العابدین عبد اللہ بن عمر و بن العاص، بن واکل) ہمیں قریشی طائفہ آپ کا نسب کعب بن لؤیٰ پر بنی ﷺ سے جانتا ہے) اپنے والد سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ اپنے والد محترم سے صرف بارہ تیرہ برس چھوٹے تھے۔ یہ پایہ کے عالم فاضل، حدیث کے حافظ اور عابد تھے۔ یہ ارشادات نبی ﷺ کو قلم بند کر دیا کرتے تھے۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ ۶۳۷ء سے لے کر ۷۰۷ء تک اقوال منقول ہیں اور تدقیق کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ مکہ مکرمہ میں، طائف میں اور مصر میں  
 ان سے ۴۰۰ محدثین مروی ہیں۔ **والله عالم بالصواب**

## اون اور بالوں وغیرہ سے بنا ہوا بس پہننا جائز ہے

**سوال** کیا تمہارے پاس پانی ہے؟

**جواب** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس پانی ہے؟“ میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ اپنی اوپنی سے اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظر سے اوچھل ہو گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا، آپ نے منہ اور ہاتھ دھوئے، آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (جس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنے بازو اون سے نکال نہ سکے، آخر کار آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال کر دھوئے۔ پھر سُج کیا، میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے پکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چھوڑ دو میں نے جب یہ موزے پہنے تھے تو میں وضو سے تھا۔“ پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

\* بخاری كتاب اللباس لبس جبة الصوف في الغزو رقم الحديث: ۵۷۹۹؛ مسلم: ۲۷۴۔ ابو داود: ۶۴۹۔

**فَالْأَدَلَّةُ:** اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ موزوں پر سچ اسی صورت میں درست اور جائز ہے جبکہ وضو کر کے پہنے گئے ہوں۔

## خوشحالی پر ناپسندیدگی

**سوال** اے ضمرہ ﷺ! کیا تم یہی سمجھتے ہو کہ یہ دونوں کپڑے تم کو جنت میں لے جانے والے ہیں؟

**جواب** سیدنا ضمرہ بن الحلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یعنی کپڑوں کا جوڑ اپہن کرنی علیہم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اے ضمرہ ﷺ! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ دونوں کپڑے تم کو جنت میں لے جانے والے ہیں؟“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول علیہ السلام! اگر آپ میرے حق میں بخشش کی دعا فرمادیں تو میں ان کو اتارنے کے بعد ہی یہاں بیٹھوں گا۔

نبی علیہ السلام نے دعا کی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِضَمْرَةً))

”اے اللہ! ضمرہ ﷺ کو بخش دے۔“ میں جلدی سے گیا اور وہ کپڑے اتار دیے۔

**فَالْأَدَلَّةُ:** اس حدیث میں زیادہ آسودگی، دنیوی غمتوں اور خوشحالی پر ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ راوی حدیث (ضمرہ بن الحلبہ رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

## مرد حضرات کے لیے سونا پہننا حرام ہے

**سوال** میں تم سے بتوں کی بوپار ہاںوں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا آدمی آیا جس نے تابنے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

((مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ))

”میں تم سے بتوں کی بوپار ہاںوں؟“

\* مسند احمد: ۴ / ۳۳۸؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة للالبانی رقم الحديث: ۳۰۱۸

اس نے تابنے کی انگوٹھی پھینک دی لیکن لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِيُّ أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةً أَهْلِ النَّارِ))

”میں تجھے دوزخیوں کا زیور پہنھے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟“

اس نے یہ انگوٹھی بھی پھینک کر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنواں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِتَّحَدُ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تِتَّمَّهُ مِنْ قَالًا))

”چاندی کی انگوٹھی بنوالوں کی ایک مشقال سے کم ہو۔“ \*

فائلہ: مرد کے لیے تابنے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے کیونکہ عام طور پر بت تابنے کے بنائے جاتے تھے۔ اسی طرح مرد کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہننا بھی مکروہ ہے کیونکہ جہنمیوں کا زیور ہے سیسے کا بھی یہی حکم ہے۔

مرد کے لیے بہترین انگوٹھی چاندی کی ہے جس کا وزن ایک مشقال سے کم ہو ورنہ فضول خرچی ہوگی جو کہ مکروہ ہے۔

## ریشی کپڑا پہننا مسردؤں کے لیے حرام ہے

**سوال** کیا تمہیں یا اچھا لگتا ہے؟

**جواب** سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ایک ریشی کپڑا اہدیہ دیا گیا۔ ہم لوگ اس کو چھوٹے اور پسند کرنے لگے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں یا اچھا لگتا ہے؟“  
ہم نے عرض کیا، تھی بہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

\* ابو داود کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید رقم الحديث: ۴۲۲۳؛ ترمذی: ۱۷۸۵، نسائي: ۵۱۹۵۔

((مَنَادِيْلُ سَعْدٌ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ حَيْرٌ مِّنْ هَذَا))

”سعد بن معاذ رضي الله عنه کے رومال جنت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔“

فائلان: مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے کیوں کہ اس میں ملائکت ہوتی ہے اور یہ چیز مردوں کو زیب نہیں دیتی ہاں خواتین کے لیے جائز ہے۔

## بالوں کو مہندی لگانا کیسا ہے

**سوال** میں نہیں جانتا آیا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی الله عنہا میان کرتی ہیں کہ پرده کے چھپے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے ایک کتاب نبی ﷺ کی طرف بڑھائی۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھپے ہٹالیا اور فرمایا: ”میں نہیں جانتا آیا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟“ تو اس نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتِ اُمْرَأً لَغَيْرِتِ أَطْفَارَكِ، يَعْنِيْ بِالْجِنَّاءِ))

”اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخون کو مہندی سے ضرور لگتی۔“

فائلان: عورتوں کے لیے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانا مستحب ہے تاکہ عورتوں اور مردوں میں فرق نمایاں رہے۔ سیاہ رنگ کی مہندی مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ تنزیہ ہے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سیاہ رنگ کی مہندی مکروہ تحریکی ہے۔

والله اعلم

\* بخاری کتاب اللباس باب مس الحریر من غير ليس رقم الحديث: ٥٨٣٦؛ مسلم: ٢٤٦٨۔

\* ابو داود کتاب الترجل باب فی الخضاب للنساء رقم الحديث: ٤١٦٦؛ نسائي: ٥٠٨٩،

صحیح سنن ابی داود لللبانی (حسن) رقم الحديث: ٤١٦٦۔

## ستھوان باب

# نیکی اور صدِ رسمی کا بیان

## مخلوق خدا پر رسم و اجوبہ ہے

**سوال** ان کو کس نے جلایا ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے، میں نے ایک فاختہ دیکھی جس کے دو پنچ تھے، پچوں کو میں نے پکڑ لیا، وہ فاختہ زمین پر پرد بچھانے لگی (جیسے کوئی منت اور عاجزی کرتا ہے) اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا: ”اس کو پنچ کی وجہ سے کس نے بیقرار کیا؟ اس کے پنچ کو چھوڑ دو۔“

اور آپ نے چیزوں کی بل کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو دریافت فرمایا: ”ان کو کس نے جلایا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ”ہم نے جلایا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ))

”آگ سے عذاب دینا کسی کے لاائق نہیں مگر آگ کے مالک (یعنی اللہ جل جلالہ) کو۔“

**فاثلۃ:** اسلام میں رحم کرنا اچھا ہے پچوں کی وجہ سے پریشان چڑیا پر آپ ﷺ نے رحم کرنے کا حکم دیا اسی طرح پچوں پر بھی رحم ہوا جو انی ماں سے جدا ہو گئے تھے۔

آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ مخلوق خدا کو آگ کا عذاب دینا جائز نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

ابوداؤد کتاب الجنہاد باب فی کراہیة حرق العدو بالنار رقم الحديث: ۲۶۷۵؛ سلسلة الاحادیث الصحیحة للألبانی رقم الحديث: ۴۸۴۔

## بزرگوں کی زیارت باعث فضیلت ہے

**سوال** کیا میں تمہیں جنت میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدنا انس رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں تمہیں جنت میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“

ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتاؤ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبی جنتی ہے صدقی جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ملنے والا جنتی ہے۔“ \*

**فائلہ:** محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ اس عمل میں محبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنا اصل مقصد ہے۔

## عزت جیسی چیز کی خواست

**سوال** کیا تم ابو ضمصم کی مانند بننے سے عاجز ہو؟

**جواب** سیدنا عبد الرحمن بن عبّان رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم ابو ضمصم کی مانند بننے سے عاجز ہو؟“

صحابہ رض بولے: ابو ضمصم کون تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ سے پہلے ایک شخص تھا جو روزانہ یہ کہتا

((اللَّهُمَّ إِنِّيْ جَعَلْتُ عِرْضِيْ لِمَنْ شَتَّمَنِيْ))

”اے اللہ! میں اپنی عزت اس شخص کے سامنے پھاپ کرتا ہوں جو مجھے بر جلا کرے۔“ \*

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں خواست اور بلند و بالا اخلاق کا آخری درجہ بیان ہوا ہے۔

1 طبرانی، سلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني: رقم الحديث: ۳۳۸۰۔

2 ابو داود کتاب الادب باب ماجاء فی الرجل يحل للرجل قد اغتابه رقم الحديث: ۴۸۸۷۔

راوی حدیث (عبد الرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ) مشہور تابعی ہیں۔ بھری تھے۔ لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

## غصہ اور غصب کا بیان

**سوال** تم لوگ بے اولاد کس کو سمجھتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تم بے اولاد کس کو سمجھتے ہو؟“

ہم نے عرض کیا، جس شخص کے ہاں کوئی اولاد ہوتی ہی نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ بے اولاد نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) حقیقت میں بے اولاد وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔“ (یعنی جس کے رو برو کوئی اس کا لذت کا نہ مرے)

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”تم پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟“

ہم نے عرض کیا، پہلوان وہ جس کو مرد بچھاڑ نہ سکیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

(لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)

”نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لے۔“

**فائلا:** عرف میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ جس کے ہاں اولاد نہ ہو وہ بے اولاد ہوتا ہے، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: ”حقیقت میں بے اولاد وہ شخص ہے جس کی زندگی میں اس کا کوئی بچہ بھی فوت نہ ہوا ہو۔“

اسی طرح پہلوان وہ سمجھا جاتا ہے جو کبھی بھی مغلوب نہ ہو، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلوان وہ ہے جو غصب کے وقت اپنے نفس پر کنٹول کر لے۔“

\* مسلم کتاب البر والصلة والأدب باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب رقم الحديث: ۲۶۰۸، ابو داود: ۴۷۷۹۔

## غیبت حرام ہے

**سوال** کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کے کہتے ہیں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَنْدُرُونَ مَا الْغِيْثَةُ)) ”کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کے کہتے ہیں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو۔“ پوچھا گیا، اگر میں وہ کہوں جو (برائی) میرے بھائی میں موجود ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْبَثْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهَّتَهُ)) ”اس میں موجود برائی کو بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تم اس پر بہتان باندھو گے۔“

فلاطلاع: یہ بھی نیکی کے کام ہیں کہ مسلمان بھائی کی غیبت نہ کی جائے اور نہ اس پر بہتان باندھا جائے۔

غیبت اور بہتان حرام ہیں اور اہل فضل اور اکابر علماء کے حق میں غیبت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ ان کی غیبت کرنے کا مقصد لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

## والدین سے حسن سلوک کرنا

**سوال** کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمر و بن عاصی رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خدمت بموی علیہ السلام میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“

مسلم کتاب البر والصلة والأدب بباب تحريم الغيبة رقم الحديث: ۲۵۸۹، ابو داود، ۴۸۷۴؛ ترمذی، ۱۹۳۴۔

اس شخص نے عرض کیا، جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”ان کی خدمت کرنا ہی تیرا جہاد ہے۔“ \*

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا ثواب جہاد جیسے اہم فریضہ کے باہر بتالیا ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کا مطلب یہ کہ ان کی بات مانی جائے، ان کو خوش رکھا جائے، والدین کی بات مانئے اور ان کو خوش رکھنے میں یقیناً بہت بڑا ثواب ہے جتنا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک آدمی حاصل کرتا ہے۔

## پڑوی کو ستانا منع ہے

**سوال** زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

**جواب** سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے دریافت فرمایا: ”زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے اسے تاقیامت حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس عورتوں سے زنا کرنا آسان ہے بہ نسبت اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے۔“ (یعنی پڑوی اور بھائی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ بخت ہے)

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”چوری کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے حرام کیا ہے اس لیے وہ حرام ہے۔

آپ نے فرمایا: ”دس گھرانے کی چوری کرنا آسان ہے بہ نسبت اپنے پڑوی کے گھر چوری کرنے سے۔“ (یعنی اپنے پڑوی کے گھر چوری کرنے کا گناہ دوسرے گھروں میں چوری کرنے سے دس گناہ زیادہ بخت ہے) \*

\* بخاری کتاب الجناد والسیر باب الجناد باذن الأبوين رقم الحديث: ۴۰۰؛ مسلم، ۲۵۶۹۔

\*\* مسند احمد: ۸/۶؛ طبرانی المعجم الكبير: ۲۰/۲۵۶؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني، رقم الحديث: ۶۵۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے پڑوی کو ہر طرح کی تکلیف دینے سے منع کیا ہے۔ راوی حدیث (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) مقداد بن عمرو بن شعبہ الہبیری الکندی۔ ان کی کنیت ابوالاسود یا ابو عمرو ہے۔ اور مقداد بن اسود کے نام سے مشہور ہیں اور اسود سے مراد اسود بن عبد یغوث الزہری ہے۔ اس لیے کہ اس نے مقداد کو تمدنی بنا لیا تھا اور جاہلیت میں اس کے ساتھ حلیفانہ تعلقات و روابط قائم کر لیے تھے۔ اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر چھٹا ہے۔ دو مرتبہ بحیرت سے شرف یا ب ہوئے۔ کبار، فضلًا اور بہترین اوصاف و خصائص کے مالک صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ عبدر سالمت میں ہونے والے تمام غزوتوں میں شریک رہے۔ معز کہ بدر کے روز گھر سواروں میں شامل تھے۔ فتح مصر میں حاضر تھے۔ ۳۲ھ میں جرف کے مقام پر جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے، وفات پائی۔ لوگ ان کی میت کو اٹھا کر مدینہ لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان بقیع میں دفن کئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۷ ہے برس کی تھی۔

ان سے ۳۲ احادیث مروی ہیں۔

## اٹھارووائیں باب

### آداب زندگی

#### عمدہ اخلاق

**سوال** کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ!

● آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عمدہ اخلاق والا ہے۔“

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے عمدہ اخلاق اپنانے کی وصیت اور ترغیب دی ہے کیوں کہ عمدہ اخلاق مسلمان کے لیے حصول جنت، یعنی کی عزت، گھبراہت اور مشکلات سے امن و نجات کا ذریعہ ہے مزید یہ کہ حسن اخلاق انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور احسان کے قریب کر دیتا ہے، اسی اخلاق کی وجہ سے لوگ آخرت میں نبی ﷺ کے محبوب اور قریب تر ہوں گے۔

### اچھے برتاو کا بیان

**سوال** کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ بلند و بالا منازل عطا فرماتا ہے؟

**جواب** سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ (بندے کو) بلند و بالا منازل عطا فرماتا ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔

● آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس پر برداہی اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاو

● مسند احمد: ۲/۱۸۵؛ ابن حبان: ۲/۲۳۱؛ صحیح الترغیب والترہیب لللبانی، ۳/۷۔

رقم الحدیث: ۲۶۵۰۔

کرتا ہے، تم اسے معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے، جو تم کونہ دے اس کو دو، جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے تم اس سے رشتہ داری کو جوڑو۔” ﴿

**فائلان:** اچھے برتاو کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان کو جاہل پر غصہ کرنے کی بجائے بردباری اختیار کرنی چاہیے۔ ظالم اور اخلاقی حدود سے تجاوز کرنے والے کو معاف کرنا، عطیات اور برتاو کی اشیاء نہ دینے والے کو عطیات وغیرہ دینا، قطع تعلقی کرنے والے سے صدر حجی کرنا، یہ سب کام حدود جہ کے اچھے اور رضا الہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

## لعنت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے

**سوال** اونٹی کا مالک کہاں ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے کہ اتنے میں کسی شخص نے اپنی اونٹی کو لعنت کی۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”اونٹی کا مالک کہاں ہے؟“  
وہ بولا: میں ہوں۔

آپ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دے کیونکہ تیری لعنت والی بدعا اس کے حق میں قبول ہو گئی ہے۔“ ﴿

**فائلان:** نبی ﷺ نے بختی کے ساتھ لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ لعنت کا مطلب ہے اس رحمت الہی سے دور کر دینا جو ہر مخلوق پر حاوی ہے۔ نبی ﷺ نے اونٹی کے مالک کو محض اونٹی پر لعنت بھیجنے کی وجہ سے جدا ہو جانے کا حکم فرمایا۔

## نبی ﷺ کی موجودگی میں اشعار پڑھنا

**سوال** کیا تمہیں امیرہ بن ابی صلت کے اشعار آتے ہیں؟

**جواب** سیدنا عمر و زوجتہ بن شرید رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم

طبرانی المجمع الكبير: ١٧/ ٦٩۔

مسند احمد: ٢/ ٣٢٨؛ صحيح الترغيب والترهيب لللباني: ٣/ ٤٠ رقم الحديث: ٢٧٩٦۔

فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہیں امیر بن الی صلت کے اشعار آتے ہیں؟“  
میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھ۔“

پس میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔

آپ نے فرمایا: ”اور پڑھو۔“

پھر میں نے آپ کو ایک اور شعر سنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور پڑھو۔“ (ای طرح آپ فرماتے گئے میں سناتا گیا) یہاں تک کہ میں نے پورے (۱۰۰) سو اشعار پڑھے۔

**فاتحہ:** نبی ﷺ نے امیر بن الی صلت کے اشعار کو سننا پسند فرمایا۔ کیونکہ اس کے اشعار خوش گوئی سے پاک اور توحید باری تعالیٰ پرمنی تھے۔

راوی حدیث (عمرو بن شرید رض) عمرو بن شرید رض بن سوید۔ ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ طائف کے قبیلہ ثقیف سے تھے، اسی لیے ثقیف طائفی کہلاتے۔ ثقیف تابعی ہیں تیرے طبقہ سے ہیں۔

(شرید رض) ان کا نام مالک تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام شرید رکھا۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا کہ وہ اپنی قوم کا ایک فرد قتل کر کے مکہ میں آگئے تھے اور پھر اسلام قبول کر لیا۔

## انیسوائیں باب

### ذکر اور دعا کا بیان

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضْلُّ ذِكْرِهِ

**سوال** کیا تم میں کوئی اجنبی شخص، یعنی اہل کتاب موجود ہے؟

**جواب** سیدنا یعلیٰ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک حدیث بیان کی، جس کی تقدیر یقین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی کی۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی اجنبی شخص، یعنی اہل کتاب موجود ہے؟“  
ہم نے عرض کیا، نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور کہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“  
پسکھ دیری تک، ہم نے اپنے ہاتھاٹھے رکھ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:  
((الْحَمْدُ لِلَّهِ الْلَّهُمَّ إِنَّكَ بَعْتَنَّنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمْرَتَنِي بِهَا،  
وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَأَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ))

”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اے اللہ! تو نے مجھے یہی کلمہ دے کر  
مبعوث فرمایا ہے، اور اسی کا مجھے حکم دیا ہے، اور اسی کلمے کے پڑھنے پر تو نے  
جنت کا وعدہ کیا ہے، اور یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

پھر آپ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تم سب کی مغفرت فرمادی ہے۔“ \*  
فائلا: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَوْفَضْ ذِكْرَ قرار دیا ہے۔ جس پر  
مسلمان کو زندہ رہنا چاہیے اور اسی پروفات پانی چاہیے۔

\* مسند احمد: ۱۲۴ / ۴؛ طبرانی؛ ضعیف الترغیب والترہیب للالبانی، کتاب الذکر،  
۱/ ۹۲۴ رقم الحديث:-

صدق دل سے شہادتیں کا اقرار کرے یعنی: اَشَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشَهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ تَعَالَى کے حکم کی پیروی اور منوع امور سے پرہیز کرے۔ نیز شریعت کا صحیح معنی میں پابند ہو۔

راوی حدیث (شداد بن اوس رضی اللہ عنہ) بن ثابت۔ ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے انصار میں سے ہونے کی وجہ سے انصاری مدینی کہلائے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے برادرزادہ (بھتیجہ) تھے۔ علم و حلم کے مالک تھے۔ ۵۸ھ میں ۷ برس کی عمر پا کر شام میں وفات پائی۔ ان سے ۵۰ احادیث مردوی ہیں۔

## اللَّهُ كَيْ نَزَدَ يَكْ لِسْنَدِيْدَه كَلام

**سوال** کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟

**جواب** سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتائیے جو کلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔“

**فائلہ:** اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام جو اس نے اپنے فرشتوں، اور بندوں کے لیے منتخب فرمائی وہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔

راوی حدیث (ابوزر رضی اللہ عنہ) ان کا نام جنبد بن جنادہ رضی اللہ عنہ تھا۔ ان صاحبہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو زاہد، دنیا سے بے رغبت تھے۔ مکہ میں ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے۔ پھر اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے۔ مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مقام زردہ میں رہائش کی۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ بہت متقدی، پرہیزگار اور توکلن علی اللہ

\* مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل سبحان الله وبحمدہ رقم التحدیث: ۲۷۳۱۷؛ نسائی حدیث نمبر۔

کرنے والے تھے۔

ان سے ۲۸۱ احادیث مردی ہیں۔

## جامع ترین تشیع

**سوال** کیا تو ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہے جس حال میں تجھ کو چھوڑ کر گیا تھا؟

**جواب** سیدہ جو بیریہ نبی ﷺ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو میں ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

آپ نے پوچھا: ”کیا تو ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہے۔ جس حال میں تجھ کو چھوڑ کر گیا تھا؟“

وہ بولیں: بہاں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے بعد چار کلے تین مرتبہ ایسے ادا کئے ہیں کہ اگر ان کلمات کا تیرے کلمات سے موازنہ کیا جائے جو تو نے شروع وقت سے لے کر اب تک پڑھے ہیں، تو یہ کلمات وزن میں بڑھ جائیں گے۔“  
وہ کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدُ خَلْقِهِ، وَرِضاً نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ،  
وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ))

”اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی نفس کی رضا

اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“ \*

فائض: تشیع، حمد باری تعالیٰ، ذکر باری تعالیٰ اور اللہ کی بڑائی میں یہ کلمات جامع ہیں: سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدُ خَلْقِهِ، وَرِضاً نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ

\* مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبه والاستغفار باب التسبيح آراء، النهار و عند النوم رقم  
الحدیث: ۲۷۲۶ ، ابو داود ، نسائی ۱۳۵۳۔

## ذکر کی فضیلت

**سوال** تم کس لیے بیٹھے ہو؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدبری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا: ”تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟“ لوگوں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم کو اللہ کی قسم کیا اس لیے ہی بیٹھے ہو؟“ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ لوگوں سے شک کی بنا پر قسم نہیں انہوں نے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں سب سے کم روایت کرنے والا میں ہی ہوں حالانکہ میرا انتہائی قریب کا رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلقہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: ”تم کس لیے بیٹھے ہو؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اسلام کی راہنمائی کی ہے اور ہم پر احسان کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کے لیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کو اللہ کی قسم کیا اسی لیے ہی بیٹھے ہو؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تم سے قسم کی شبکی بنا پر نہیں انہوں نے لیکن میرے پاس جبرائیل عليه السلام آئے اور مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ فرشتوں سے فخر کرتے ہیں۔“ \*

فائلا: شریعت اسلامیہ میں جو اجتماع اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو وہ جائز ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا فضل ترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی تعریف، عظمت اور شان اللہ رب العالمین فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔

\* مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن  
وعلی الذکر رقم الحديث: ۲۷۰۱؛ ترمذی، ۳۳۷۹۔

## بُحَانَ اللَّهِ كَيْفَيَتْ

**سوال** کیا تم دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے بھی عاجز ہو؟

**جواب** سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے بھی عاجز ہو؟“

محفل میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دریافت فرمایا، ہم ہزار نیکی کیسے کام کسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بِسَبْعٍ مِائَةٍ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكَتَبُ لَهُ الْأَفْ حَسَنَةٌ، وَيُعَطَّ عَنْهُ الْأَفْ حَطَّيْثَةٍ) ”سومرتہ بُحَانَ اللَّهِ“ کہنے سے (جو ایسا کرتا ہے) اس کی ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

**فائدة:** جو ایک مرتبہ بُحَانَ اللَّهِ کہتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور سومرتہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں بن گئیں، اور گناہوں کو مٹا دینا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

راوی حدیث (سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ) ابو حمّاق ان کی کیتی تھی۔ باپ کا نام مالک تھا قریش سے تعلق رکھنے کی بنا پر قریشی کھلائے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں پانچواں نمبر ہے یا بقول بعض ساتواں نمبر۔ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ (جنہیں نبی کریم ﷺ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی) اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے والے یہ پہلے شخص ہیں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے لیے یہ کافی ہے کہ جنگ احد میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے پیاؤ کے لیے بے نظیر جرأۃ کا ثبوت دیا جس سے خوش ہو کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اے سعد! تیر چلا، تھجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ یہ فضیلت کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوئی۔ جنگ ایران میں انہوں نے شجاعت کے وہ جو ہر دکھلائے جن پر اسلامی تاریخ کو خخر ہے سارے ایران پر اسلامی پر چم لہرا دیا۔ رسمی علی کو میدان کا رزار میں بڑی آسانی سے مار دیا جو اکیلا ہزار

مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء رقم ۳۴۶۳، ترمذی، ۲۶۹۸۔

آدمیوں کے مقابلے پر بھاری سمجھا جاتا تھا تمام غزوتوں میں شریک رہے۔ فاتح عراق ہیں مسجتب الدعوات تھے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی، پس تھے قد مر گئنا ہوا بدن، لگنی رنگ، مدینہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں ۰۷ سال کی عمر پا کرفوت ہوئے۔ وہاں سے ان کی میت مدینہ طیبہ لاٹی گئی اور ۵۵ھ میں جنت الْتَّقْویٰ میں دفن کئے گئے۔

## تسبیح کی فضیلت

**سوال** اے ابو امامہ! کس وجہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے ہونٹوں کی حرکت کو دیکھ کر مجھ سے دریافت فرمایا: ”اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! کس وجہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو ثواب میں زیادہ اور افضل ذکر نہ بتاؤں اس ذکر سے جس کا تم دن رات اہتمام کرتے ہو؟“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتاؤ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو:

((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَدَدُ مَا فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ،  
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ مَا أَحْصَى  
كِتَابَهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ كُلِّ شَيْءٍ،  
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
عَدَدُ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا فِي الْأَرْضِ  
وَالسَّمَاءِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا  
أَحْصَى كِتَابَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ كُلِّ  
شَيْءٍ))

راوی حدیث (ابو امامہ رضی اللہ عنہ) ان کا نام صدی بن عجلان بن وہب ہے۔ بالہ قبیلہ

مسند احمد؛ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی؛ ۱۱۴/۲ رقم الحديث: ۱۵۷۵۔

ذکر اور دعا کامیابی

122

میں سے ہونے کی وجہ سے باہلی کہلائے۔ نام سے کنیت ابو امام زیادہ مشہور ہے۔ مشہور صحابی رسول ﷺ میں ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی پھر حفص کی جانب منتقل ہو گئے۔ ان کی وفات ۸۱ ھجری میں ہوئی شام میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات مردی ہیں۔ ان سے ۲۵۰ احادیث مردی ہیں۔

**سوال** کیا میں تم کو اس سے آسان اور افضل کام نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدہ عائشہ بنت سعد بن ابی و قاص ڈینہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جو اپنے سامنے گھلیلوں یا لکنکریوں کو شمار کر کے تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو اس سے آسان اور افضل کام نہ بتاؤں؟“

پھر آپ ﷺ نے دعا پڑھی:

((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي السَّمَااءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا  
خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ  
مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ))

”اللہ تعالیٰ کے لیے آسان وزیمن اور اس کے مابین مخلوق جتنی تسبیح، اسی طرح اللہ جل جلالہ کی تعریف، اور اللہ کے سوا کوئی معیوب برحق نہیں، اور یہی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔“ \*

**فائدة:** گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَفِيلٌ

**سوال** کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟

\* ابو داود کتاب الصلاۃ باب التسبیح بالحصی رقم الحدیث: ۱۵۰۰۔

ذکر اور دعا کا بیان

**جواب** سیدنا معاوہ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا، وہ کون سا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) ”برائی سے بچنا اور نیکی کے لیے قوت سوائے اللہ کی مد کے ممکن نہیں ہے۔“ فلاذلا: اس حدیث میں لا حوال ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ ذکر جنت کا ایک دروازہ ہے۔

**سوال** اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ **جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ اضرور بتائیں۔“

آپ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا مُلْجَأَ، وَلَا مَنْجِىٰ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ))“ ”برائی سے منہ موڑنا اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی مد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کے سوانح پناہ مل سکتی ہے اور نہ نجات۔“ فلاذلا: یہ حقیقت ہے کہ جتنی چیزیں اور قبیلی ہوتی ہے اتنی ہی اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اسے چھپا کر کھا جاتا ہے اور یہ کلمات تو جنت کا خزانہ ہیں اس لیے ان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے اور کثرت سے انہیں پڑھنا چاہیے۔ (فاروقی)

## سورہ اخلاص کی فضیلت

**سوال** کیا تم میں سے کوئی بھی رات کو تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ **جواب** سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے

مسند احمد: ۴۲۲/۳، سلسلۃ الاحادیث لللبانی رقم الحدیث: ۱۷۴۶۔

حاکم: ۶۹۶/۱۔

کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ رات کو تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟“  
صحابہ کرام ﷺ کو یہ بات مشکل لگی تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ (تہائی قرآن رات کو) کون پڑھ سکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ”سورہ اخلاص، تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ \*

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ایک بار سورہ اخلاص (قل هو اللہ أحد) پڑھنے سے تہائی قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ عظیم فضل امت محمدیہ کے لیے ہے اگر ہم اس سورہ کو دن رات میں کئی مرتبہ پڑھ لیں تو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور درگزر کے کیا ہی کہنے۔

## ادائیگی قرض کی دعا

**سوال** اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟

**جواب** سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ابو امامہ النصاری رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر دریافت فرمایا: ”اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟“ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! فکروں اور قرضاوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بھلا میں تم کو چند کلمات نہ سکھا دوں اگر تم ان کو کہو تو اللہ عز و جل تیرے غم دور فرمائے گا اور قرض ادا کر دے گا؟“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اضرور بتائیجے۔

آپ نے فرمایا: ”صح و شام یہ پڑھا کرو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهُمَّةِ وَالْحَرَثِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُحْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَةِ

\* بخاری کتاب فضائل القرآن بباب فضل قل هو الله احد رقم الحديث: ۵۰۱۵  
مسلم، ۱۱ نسائي، ۹۹۵۔

الَّذِينَ وَقَهُرُ الرِّجَالِ))

”يَا اللَّهُ أَمْسِكْ فَكْرَ اُولَئِنَاءِ غَمٍ سَمِّيَ الْجَاهِيَّةَ“  
بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ عزوجل نے  
میرا غم اور قرض دور کر دیا۔ ❷

فائلہ: مذکورہ دعا اگر صحیح و شام اہتمام کے ساتھ پڑھی جائے تو ادا یگلی قرض میں آسانی ہو جاتی  
ہے بشرطیکہ پورا یقین، اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہو۔

## اللہ تعالیٰ کی رحمت

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

**جواب** سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے  
گئے ان قیدیوں میں سے ایک عورت بھی تھی جو دودھ تی پھرتی تھی جب قیدیوں میں سے اپنے بچے  
کو پالیتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی، اور اس کو دودھ پلا دیتی تو رسول اللہ ﷺ نے ہم  
سے دریافت فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟“  
ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کی قسم ہر گز نہیں، جان بوجھ کر کبھی نہ پھینکنے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ  
اپنے بندوں پر مہربان ہے۔“ ❸

فائلہ: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ماں سے بڑھ کر اولاد کے لیے کوئی مہربان نہیں۔ کیونکہ بچہ  
اس کا جگر گوشہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

❶ ابو داؤد کتاب الصلاة باب فی الاستعاۃ رقم الحدیث: ۱۵۵۵؛ صحيح سنن ابی داود للالبانی  
رقم الحدیث: ۲۵۴۹۔ ❷ مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعة رحمة الله تعالى وانها سبقت  
غضبه رقم الحدیث: ۲۷۵۴؛ بخاری، ۵۹۹۹۔

## بیسوائیں باب

### توبہ اور زہد کا بیان

دنیا سے بے غصبتی

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے اس کو اس کے مالکوں نے حقیر جان کر ہی پھینک دیا ہے؟

**جواب** سیدنا مستور دین شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سواروں کی معیت میں تھا۔ جو نبی ﷺ کے ساتھ ایک بکری کے مردہ بچہ کے پاس ٹھہرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمہارا خیال ہے اس کو اس کے مالکوں نے حقیر جان کر ہی پھینک دیا ہے؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں، اس کو بعض حقارت کے پھینک دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَالَّذِينَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا))

”دنیا اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔ جیسا یہ اپنے مالکوں کے لیے ذلیل ہے۔“ \*

فائدہ: دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک مردہ بکری کے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔

اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے دنیا کے ساتھ دل لگانے سے ڈرایا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دل لگی باعث ہلاکت ہے۔

راوی حدیث (مستور دین شداد رضی اللہ عنہ) بن عمر و مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ۲۵۴  
میں اسکندریہ میں وفات پائی۔ ان سے (۷) احادیث مروی ہیں

\* ترمذی کتاب الزہد عن رسول الله ﷺ باب ماجاء فی هوان الدنیا علی الله عزوجل رقم ۲۹۵۷، مسلم۔

## دنیا سے بے غنیمتی کا بیان

**سوال** اس وقت تم اپنے گھروں سے کیوں نکلے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں باہر موجود ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”اس وقت تم اپنے گھروں سے کیوں نکلے ہو؟“ دونوں بولے: اللہ کے رسول ﷺ! بھوک کے مارے۔

آپ نے فرمایا: ”قُمْ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔“

آپ نے فرمایا: ”میرے ساتھ چلو۔“ وہ آپ کے ہمراہ چل پڑے، آپ انصاری صحابی رضی اللہ عنہم کے دروازے پر آئے، اتفاقاً توہا اپنے گھر میں نہیں تھے، ان کی بیوی آپ کو دیکھتے ہی بولی ”خوش آمدید“، آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا: ”فلا اغْنَصْ (تیرا خاوند) کہاں گیا ہے؟“

وہ بیوی، ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں وہ انصاری صحابی آگئے، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر بولے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیے ہیں، پھر گیا اور کھجور کا ایک ایسا خوش لے کر آیا جس میں گدر (آدھ پکی) سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں، اور بولا، کھائیں پھر اس نے چھری لی (بکری ذبح کرنے کے لیے) رسول اللہ ﷺ نے (یہ دیکھ کر فرمایا) وددھ والی بکری ذبح کرنا، وہ ایک بکری بھون کر لایا، سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی بھی پیا، جب کھانے پینے سے سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَتُسْتَأْنِعُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ”قُمْ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان

نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔”<sup>۱</sup>

فائلہ: اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے چند نصیحت کی بتائی ہیں کہ:

۱۔ بلا ضرورت دودھ والا جانور ذبح کیا جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا شکر، حمد اور شکر فتنی چاہیے۔

۳۔ کھانے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اس کو نیک اعمال میں خرچ کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ جب اس نعمت کے بارے میں سوال ہو تو جواب دیا جاسکے۔

## امید رکھنے کی ترغیب

**سوال** تمہارا حال کیسا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو حالت نزع میں تھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہارا حال کیسا ہے؟“

اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ امیں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی، اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی موت کے وقت مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ کچھ دیتا ہے جس کی اس نے امید رکھی یعنی رحمت اور مغفرت اور اس کو اس چیز سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔“<sup>۲</sup>

فائلہ: نبی ﷺ نے موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور اس کی رحمت کی امید رکھنے اور گناہ سے ڈرنے کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو وہی دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس کو اس چیز سے بچاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے

۱ مسلم کتاب الأشربة باب جواز استباعۃ غیرہ الی دارمن یق برضاه بذلك رقم الحديث: ۲۰۳۸

۲ ترمذی کتاب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء ان المؤمن يموت بعرق الجبين رقم الحديث: ۹۸۳؛ صحيح سنن ترمذی لللبانی (حسن) رقم الحديث: ۹۸۳

**سوال** کون ہے جو ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھ کر ان پر کار بند رہتا ہے یا اس شخص کو سکھاتا ہے جو انہیں عمل میں لائے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کون ہے جو ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھ کر ان پر کار بند رہتا ہے یا اس شخص کو سکھاتا ہے ان پر عمل کرے؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سیکھتا ہوں۔

آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں فرمائیں:

① حرام سے بچ سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے۔

② رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم میں راضی ہو جاؤ تو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

③ اور اپنے بھساۓ کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے۔

④ اور جو اپنے لیے چاہو وہی لوگوں کے لیے چاہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

⑤ اور زیادہ مت انسواس لیے زیادہ بہت سا دل کو مار دیتا ہے۔

**فائلن:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے بڑے اہم اور بلند و بالا اعمال کی تعلیم دی ہے جو

مسلمان ان کو مغبظوں سے تھامے گا ان شاء اللہ وہ کام میا ب ہو گا۔

وہ بلند و بالا اعمال درج ذیل ہیں:

① حرام امور سے کلی طور پر دور رہنا چاہیے۔

② واجبات کی ادائیگی میں سستی و کاہلی سے کام نہ لینا۔

③ رزق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا۔

④ پڑوی کے ساتھ خیر خواہی کامل ایمان کی نشانی ہے۔

⑤ لوگوں کے لیے وہی پسند ہو جو اپنے لیے پسند ہو کامل اسلام کی علامت ہے۔

⑥ مسکراہٹ جائز ہے لیکن تہجید لگا کر زیادہ بہت سا دل کو مار دیتا ہے۔

۱ ترمذی کتاب الزهد عن رسول الله ﷺ بباب من اتقى المحارم فهو أعبد الناس رقم الحديث: ۲۴۰۵، مسنون احمد: ۳۱۰ / ۲، سلسلة الاحاديث الصحيحۃ لللبانی رقم الحديث: ۹۳۰

## بلا ضرورت عمارت بنانا، ناپسندیده ہے

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی بوسیدہ لکڑی کی جھونپڑی کو گاراگار ہے تھے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کیا ہے؟“  
ہم نے عرض کیا، ہم اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”بے شک میں تو امر (یعنی موت) کو دیکھتا ہوں جو اس سے بھی جلد آنے والی ہے۔“ \*

**فلاذۃ:** اس حدیث شریف میں دنیا سے بے رنجی اور آخرت میں کام آنے والے اعمال کرنے کی ترغیب ہے۔

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اوپنی گنبد نما عمارت دیکھی تو دریافت فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“  
تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ فلاں النصاری کا گھر ہے۔

آپ ﷺ خاموش رہے اور اس بات کو دل میں رکھا، جب مالک مکان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کی طرف دھیان نہ دیا، اس شخص نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا یہاں تک کہ اس کو آپ کا غصہ اور ناگواری محسوس ہو گئی۔ اس نے دوستوں سے شکایت کی تو انہوں نے گنبد دیکھنے والی بات بتائی۔ یہ سن کر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اس مکان کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ادھر تشریف لے گئے اور اس مکان کو نہ دیکھا تو لوگوں سے دریافت فرمایا، بتایا گیا کہ اس صحابیؓ نے آپ کی ناگواری کو بھانپ لیا اور مکان گردایا۔

\* ترمذی کتاب الزهد عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی قصر الامل رقم الحديث: ۲۳۳۵؛ ابو داود: ۵۲۳۵، صحيح ترمذی للبلانی رقم الحديث: ۲۳۳۵

آپ نے فرمایا: ”ہر مکان اس کے مالک پر و بال ہے مگر جس کے بغیر چارہ کارنے ہو۔“ ❶  
فائدः غیر ضروری عمارت بنانا تاپسندیدہ ہے ایسی عمارت قیامت کے روز مالک پر و بال ہو گی جس کے بارے پوچھا جائے گا اور اسے اس کے متعلق سزا ہو گی اس لیے بلند و بال اعمارتیں بنانا تاپسندیدہ ہے مگر جس کے بغیر چارہ کارنے ہو۔

## فقیری اور فقراء کی فضیلت

**سوال** اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

**جواب** سیدنا سبل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک آدمی گزر۔ اس وقت آپ کے پاس ایک شخص (ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) بیٹھے تھے آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“

ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یہ شریف لوگوں میں سے ہے اللہ کی قوم! یہ ایسا شخص ہے اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول ہو جائے، اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ سفارش قبول کر لیں۔“

یہ سن کر نبی ﷺ خاموش رہے، پھر ایک اور شخص (جمیل بن سراۃ اللہ عنہ) گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسی شخص ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”اس شخص کو تم کیسا سمجھتے ہو؟“

ابوذر رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ایک غریب مسلمان ہے یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول نہ ہو، اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ نہ مانیں اور اگر کوئی بات کرے تو لوگ دل لگا کرنسیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مُلْءِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا))  
”اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا بھر جائے تو اکیلا یعنی خلیل شخص  
ان سب سے بہتر ہے۔“ ❷

❶ ابو داود کتاب الأدب بباب ماجاء في البناء رقم الحديث: ٥٢٣٧؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة لللالبانى رقم الحديث: ٢٨٣٠۔

❷ بخارى کتاب الرقاق بباب فضل الفقر رقم الحديث: ٦٤٤٧۔

**فائلہ:** انسان کی قدر و قیمت کا میعاد غریبی و امیری نہیں، بلکہ خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) ہی میزان ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ نے فرمایا: غریب مسلمان اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے اور پہلے شخص کی طرح مالدار متکبرین سے، اگر ساری دنیا بھری ہو تو اکیلا میتاج شخص ان سب سے بہتر ہے، اور یہ سب کچھ اکساری اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرنے کی بنا پر ہے۔

راوی حدیث (سہل بن معد رضی اللہ عنہ) سہل بن معد بن مالک بن خالد انصاری ساعدی۔ ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ ان کا اسم گرامی حزن تھا۔ اسلام لانے کے بعد نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے سہل رکھ دیا۔ معلوم ہوا کہ بر امام ہوتا سے بدلت دینا چاہیے۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت سہل پندرہ برس کے تھے۔ ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے یہی صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔

ان سے ۱۰۰ احادیث مرودی ہیں۔ (ادنہ علم بالصواب)

## اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم کا باعث ہے

**سوال** شمار کرو کتنے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں؟

**جواب** سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ میان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”شمار کرو کتنے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں؟“ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ڈرتے ہیں ہم پر حالانکہ ہم چھ سو آدمیوں سے لے کر سات سو تک ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”تم نہیں جانتے، شاید تم پر کوئی آزمائش نہ آجائے۔“

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر ایسا ہی ہوا کہ ہم آزمائش میں پڑ گئے یہاں تک کہ بعض ہم میں سے نماز بھی چھپ کر پڑتے۔

**فائلہ:** اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم اور ثواب کا باعث ہے۔

راوی حدیث (حذیفہ رضی اللہ عنہ) حذیفہ بن یمان ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ مشہور

مسلم کتاب الایمان باب الاسترسار بالایمان للخائف رقم الحدیث: ۱۴۹۔

صحابی صلی اللہ علیہ وسلم میں راز دا ان رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ حضرت عثمان صلی اللہ علیہ وسلم نے شادت کے چالیس روز بعد ۳۶ھ میں مائن میں فوت ہوئے۔ این... ب۔ ۱۰۰ احادیث مردوی ہیں۔  
واللہ عالم باصواب

## بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل وفات پائے والے لوگوں کا حال

**سوال** ان قبر والوں کے بارے میں کوئی شخص جانتا ہے؟

**جواب** سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی مسیح کے باعث میں ایک خپر پر جار ہے تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اچاک آپ کا خپر بدکا، قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا۔ وہاں چھپ، پرانچ یا چار قبریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”ان قبر والوں کے بارے میں کوئی شخص جانتا ہے (یہ کون لوگ ہیں)؟“ آیک آدمی نے عرض کیا، میں جانتا ہوں۔

آپ نے پوچھا: ”یہ کب مرے؟“

اس آدمی نے عرض کیا، بشرک کے زمانہ میں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ اپنی قبروں کے اندر آزمائش میں بتلا ہیں، اگر مجھے یہ خدشہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنائے جس طرح میں بتتا ہوں۔“ \*

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں چند باتوں کا ذکر ہے۔

① انسان اور جنوں کے علاوہ عذاب قبر کو ہر مخلوق سنتی اور دیکھتی ہے۔

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب قبر کو دیکھنا ایک مجرہ ہے۔

③ امت محمدیہ کی آزمائش ہو گی سوال، فتنہ اور سزا کی صورت میں۔

④ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مردوں کو دفاتا چھوڑ دیں گے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اللہ ان کو بھی عذاب قبر کھاتا جاؤ آپ نے دیکھا۔

\* مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأصلها باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه رقم الحديث: ۲۸۶۷، نسائي، ۲۰۵۸۔

حدیث کا بقیہ یہ ہے  
پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔"

لوگوں نے دعا کی "ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا: "قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔"

لوگوں نے دعا کی "ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا: "ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔"

لوگوں نے دعا کی "ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے۔"

\* اس حدیث کا ظاہر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی بعثت سے پہلے کے لوگ نجات پانے والوں میں سے نہیں کیونکہ وہ سابقہ رسول کی شریعت پر ایمان لانے کے مکلف تھے۔ لیکن جمہور کا موقف یہ ہے کہ آپ کی بعثت سے پہلے کے لوگ نجات پانے والوں میں سے ہیں خواہ انہوں نے سابقہ نبی کی شریعت کو تبدیل ہی کر دیا ہو کیونکہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت یہ بتاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا لَكُمْ مُعِيدُونَ حَتَّىٰ نَيَعَثُ رَسُولًا﴾

"اوہ ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔"

راوی حدیث (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابوسعید یا ابوخارج تھی۔ انصار کے مشہور قبیلہ نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ وحی کی سب سے زیادہ کتابت یہی کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فرائض یعنی میراث کے بڑے ماہر تھے۔

خندق کا معزک وہ پہلا معزک ہے جس میں یہ شریک ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمع قرآن کی خدمت انہی نے انجام دی تھی اور عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں اس کی نقول بھی انہی نے تیار کی تھیں۔ نبی ﷺ کے ارشاد گرایی کی تعلیم میں یہود کا رسم الخط صرف پندرہ دن میں سیکھ لیا تھا اور وہی آپ ﷺ کے خطوط تحریر کیا کرتے تھے اور پھر

-----  
۱۷ / بنی اسرائیل: ۱۵ -

توبہ اور زندگانی

135

آپ ﷺ کو پڑھ کر نادیا کرتے تھے۔ ۳۵، ۳۸، ۴۱، ۴۵، ۵۵ میں مدینہ میں وفات پائی۔  
ان سے ۹۲ حدیث مردی ہیں۔ واللہ عالم بالصواب

## صاحب دنیا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا

**سوال** کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو پانی پر چلے لیکن اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو پانی پر چلے لیکن اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟“  
صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہاں نمکن ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اسی طرح صاحب دنیا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔“ \*

**فائزہ:** طالب دنیا خراپیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا، اس حدیث شریف میں دنیا کے مال و متاع سے بے رغبت رہنے کا بیان ہے تاکہ اعمال نامہ برائیوں سے صاف اور نیکیوں سے پڑھو۔

## اس امت کے آخر میں آنے والے بخل اور لاچ

### میں بلاک ہوں گے

**سوال** اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟

**جواب** ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”اے لوگو! تمہیں حیا نہیں آتی؟“

صحابہؓ نے عرض کیا، کس بات سے اے اللہ کے رسول ﷺ؟

آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی ان باتوں سے کہ ضرورت سے زائد مال جمع کرتے ہو۔ حاجت سے زائد عمارتیں بناتے ہو اور امیدیں ایسی رکھتی ہو کہ جس کا پورا ہونا محال ہے۔“ \*

**فائزہ:** نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو ان باتوں سے شرم و حیا کرنی چاہیے، ضرورت سے

\* رواہ البیهقی فی کتاب الزہد

2. واه الطبرانی

توبہ اور زندگانی کا بیان

زائد مال جمع کرنا، حاجت سے زائد عمارتیں بنانا اور ایسی امیدیں رکھنا جن کے پورے ہوتے ہوتے زندگی گزر جائے۔

اس فرمان سے یہ بات واضح ہوئی کہ امیدیں کم، حقوق اللہ کی ادائیگی میں جلدی، اعمال صالح کی کوشش کی جائے، تکی اور بھلائی کے درخت لگائے جائیں یہاں تک کہ وہ لہلہ نہ لگیں۔

## آخرت کا حال

**سوال** اے عبد اللہ بن عثیمین! کیا کر رہے ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمر و بن عثیمین بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں اور میری ماں اپنی دیوار کی مرمت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کا گزر رہوا

آپ نے پوچھا: ”اے عبد اللہ بن عثیمین! کیا کر رہے ہو؟“  
میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دیوار کو مرمت کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ))

”موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے۔“

فائلہ: قیامت کا حال بڑا اختتام، تنگ اور واقع ہونے میں اتنا جلد کہ عمارت میں آبادی اور ان کے بوسیدہ ہونے سے بھی پہلے آپنے گا۔ لہذا مسلمان آدمی کو چاہیے کہ امیدوں اور خواہشات میں اپنی تمام فکری صلاحیتوں کو موت کی تاخیر کی وجہ سے نہ کھپا دے۔

## ابلیس: مع رفقاء

**سوال** اے عائشہ زینت اللہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟

**جواب** سیدہ عائشہ زینت اللہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے، اس پر مجھے غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے) جب آپ واپس تشریف لائے تو میرا حال دیکھ کر فرمایا: ”اے عائشہ زینت اللہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟“

-----  
ابوداؤد کتاب الأدب بباب ماجاهہ فی النساء، رقم المحدث: ۵۲۳۵؛ صحيح سنن ابی داود لللبانی، رقم الحديث: ۵۲۳۶۔

میں نے عرض کیا، کیا میری جیسی (کم عمر خوبصورت) کو آپ ﷺ جیسے خاوند پر اس طرح تشریف لے جانے پر غیرت نہ آئے؟

آپ نے فرمایا: ”کیا تیراشیطان تیرے پاس آگئی تھا؟“  
وہ بولی، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہے؟

آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

میں نے عرض کیا، کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟  
آپ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن میرے رب نے میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا  
ہے۔“ \*

**فلاطیل:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے، لہذا اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

## زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں

**سوال** کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دونوں کتابیں تھیں

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟“  
ہم نے عرض کیا، نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! حتیٰ کہ آپ ہمیں بتادیں۔

آپ نے دو کتابیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا: ”یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جنت والوں کے نام ہیں اور ان کے باپ وادوں اور ان کے قبیلوں کے نام بھی لکھئے ہوئے ہیں اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے نہ اس میں

\* مسلم صفة القيمة والجنة والنار باب تحريش الشيطان وبعده سراجیاہ رقم الحديث: ۲۸۱۵

تو یہ اور زندگانی کا بیان  
زیادتی ہو گئی نہ کی۔“

138

پھر آپ نے باشیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا: ”یہ کتاب بھی رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخ والوں کے نام ہیں اور ان کے پاپ دادوں اور ان کے قبیلوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے نہ اس میں کمی ہو گی زیادتی۔“

صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! عمل کرنے کا کیا فائدہ جب فیصلہ ہوئی چکا ہے؟ یعنی دوزخی اور جنتی لکھے جا چکے پھر عمل سے کیا حاصل؟

آپ نے فرمایا: ”متوسط چال چلو، سیدھے رہو اور اصلاح کی کوشش میں لگنگا رہو کیونکہ جنتی کی موت جنت کا عمل کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ اس سے قبل وہ جیسے بھی عمل کرے اور دوزخی کی موت دوزخ کا عمل کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ قبل خاتمه جیسے عمل بھی ہوں۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تمہارے رب نے بندوں کا فیصلہ فرمادیا ہے ایک فریق جنت میں جائے گا اور دوسرا دوزخ میں۔“ \*

فلاکا: اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا خاتمه بالٹیر کرے اور لا الہ الا اللہ کی شہادت نصیب فرمائے۔ آمین!

ایچھے اعمال میں سبقت کرنا اچھا ہے چہ جائیکہ اموال اور اولاد کی مشغولیت میں مرض، بڑھا پا اور موت آدبو پہنچ جس سے اعمال خیرہ جائیں۔

\* ترمذی کتاب القدر عن رسول الله ﷺ باب ما جاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ السُّرَطَانِ رقم الحديث: ۲۱۴۱؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم الحديث: ۸۴۸۔

## اکیسوائیں باب

### طب کابیان

بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت

**سوال** اے ام سائبؑ الرزنه کی کیا وجہ ہے؟

**جواب** سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ام سائبؑ الرزنه کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: ”اے ام سائبؑ الرزنه کی کیا وجہ ہے؟“ وہ بولی، بخار ہے اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ نہ کرے۔

آپ نے فرمایا: ”بخار کو برامت کہو یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لو ہے کامیل کچیل دوز کر دیتی ہے۔“

**فائلہ:** نبی ﷺ نے بخار کو برائی سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ بخار انسان کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

### حلق کے ذریعے دواڑا انسانا پسندیدہ فعل ہے

**سوال** کیا میں نے تم کو حلق میں دواڑا لئے سے منع نہیں کیا تھا؟

**جواب** سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوائی ڈالی اور آپ اشارے سے ہمیں منع فرماتے رہے میرے حلق میں دواڑا لو ہم نے سمجھایا یہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوائے نفرت کرتا ہے۔

جب آپ صحت یا بہو گئے یعنی افاقہ پایا تو فرمایا: ”کیا میں نے تم کو حلق میں دواڑا لئے سے منع نہیں کیا تھا؟“

ہم نے عرض کیا، (ہم یہ سمجھے) کیا یہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوائے نفرت کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری موجودگی میں گھر کے تمام افراد کے حلق میں دواڑا لو

میں کتاب البر والصلیة والأدب باب ثواب المؤمن فيما يصبه من مرض او حزن او  
نحو ذلك رقم الحديث: ۲۵۷۵۔

سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ اس کام میں شریک نہیں تھا۔ \* اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ مریض کو دوا کے معاملے میں مجبور نہ کیا جائے اور مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ نبی ﷺ کی پیروی کرے۔

\* بخاری کتاب الطب باب اللدود رقم الحديث: ٥٧١٢

## بائیسوائیں باب

### جنائزے کے مسائل

تعویذ، گندے لٹکانا منع ہے

**سوال** افسوس! یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بازو پر پیتل کا چھلاندھا ہوا دیکھا تو فرمایا ”تم پر افسوس! یہ کیا ہے؟“ وہ بولا، کمزور کندھے کی رگ کو طاقت دینے کے لیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اتار داں اس سے تیری کمزوری میں اضافہ ہوگا اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔“ \*

**فائلا:** تعویذ گندے لٹکانا منع ہے کیونکہ انہیں تکالیف دور کرنے میں موثر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہونا چاہیے۔ گندے اور تعویذ وغیرہ کو بیماری کی حالت میں لکانے سے ایمان اور اعتقاد میں بکھر ورگی آتی ہے۔ سبیل اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہی نفع اور نقصان دینے والی ہے۔

### عورتوں کو قبروں کی زیارت سے روکا جائے

**سوال** تم کیوں بیٹھی ہو؟

**جواب** سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو کئی عورتوں کو بیٹھنے والے دیکھا آپ نے دریافت فرمایا: ”تم کیوں بیٹھی ہو؟“ آپ نے پوچھا ”کیا تم نے جنازے کو عسل دینا ہے؟“ وہ بولیں نہیں۔

وہ بولیں، ہم جنازے کی منتظر ہیں۔

آپ نے پھر پوچھا: "کیا تم جنازے کو اٹھاؤ گی؟"  
انہوں نے عرض کیا، نہیں۔

آپ نے پھر پوچھا: "کیا تم مردے کو قبر میں اتارو گی؟"  
وہ بولیں، نہیں۔

آپ نے فرمایا: "لوٹ جاؤ (اپنے گھروں کو) گناہوں کا بوجھ لے کر اور تمہارے لیے  
کچھ بھی اجر نہیں ہے۔"

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا ہے  
کیونکہ بہت سی عورتیں آداب قبرستان کا لاحاظہ نہیں کر سکتیں مزید اللہ جل جلالہ کا خوف دل میں نہ  
ہونے کی وجہ سے حیا بھی نہیں ہوتا۔

**سوال** اے فاطمہ ؓ! تم اپنے گھر سے کس لیے نکلیں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمر و بن عاصیؑ میان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے  
ہمراہ ایک میت کو دفنایا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ  
لوٹ آئے۔ رسول اللہ ﷺ میت کے دروازے کے پاس پہنچ کر رکھر گئے، دیکھا تو ایک عورت  
سامنے سے آ رہی ہے۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ غالباً آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا، جب وہ عورت  
آپ کے قریب سے گزریں تو معلوم ہوا کہ وہ فاطمہ الزہراؓ تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان  
سے دریافت فرمایا: "اے فاطمہ ؓ! تم اپنے گھر سے کس لیے نکلیں؟"

انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ میں الی میت کے ہاں آئی تھی تاکہ ان  
کو تکین دوں اور تعزیت کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شاید تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان گئیں؟"  
آپ ﷺ نے یہ جملہ تھی کے ساتھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے، کہ میں نے ربیعہ بن

ابن ماجہ بكتاب ما جاء في الجنائز بباب ما جاء في اتباع النساء الجنائز رقم الحديث:  
1578

سیف سے دریافت فرمایا ”کدا“ سے کیا مراد ہے، تو انہوں نے جواب دیا میرے خیال  
میں اس سے مراد قبرستان ہے۔ \*

فائلان: گزشتہ حدیث میں اس کا معنی ہم ذکر ہو چکا ہے۔

## تیئس و اب

### فضائل قرآن مجید

**قرآن مجید کی عظیم ترین سورہ**

**اسوال** کیا میں تم کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دوران سفر آرام کرنے کے لیے ایک جگہ پر آؤ دala، تو آپ کے قریب ہی ایک اور آدمی بھی ٹھہر ابی ﷺ اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کیا میں تم کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ نہ بتاؤں؟“ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، یعنی ضرور بتائیں۔

چنانچہ آپ نے الحمد لله رب العالمین۔۔۔ الخ کی تلاوت فرمائی۔

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے سورہ فاتحہ کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ قرار دیا ہے۔

### قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت

**سوال** اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے زدیک کونی آیت سب سے بڑی ہے؟

**جواب** سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے زدیک کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟“

میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے زدیک کونی آیت سب سے بڑی ہے؟“

ابن حبان: ۳/۵۱؛ حاکم: ۱/۷۴۷؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم: ۱۴۹۹۔

میں نے عرض کیا «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ» (یعنی آیت الکرسی) سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا (لِيَهُكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ) ”اے ابو منذر! تجھ کو علم مبارک ہو۔“ فائلاً اس حدیث شریف کی رو سے آیت الکرسی قرآن کی سب سے بڑی عظمت والی آیت قرار پائی (مضمون کے اعتبار سے) اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے سات اصول الوہیت، وحدانیت، حیات، علم، ملک، قدرت، ارادہ کو اکٹھے ذکر کیا گیا ہے۔

## قرآن مجید کی فضیلت کا بیان

**سوال** تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز بلحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو موٹی بڑی کوہاں والی اونٹیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟

**جواب** سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صد (چھوڑا) میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز بلحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو بڑی کوہاں والی اونٹیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟“ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر تم میں سے ہر ایک صحیح مسجد میں جائے اور کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھا کرے تو یہ اس کے لیے دو اونٹیوں سے بہتر ہیں اور تینیں تو میں آیتیں تین اونٹیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹیوں سے بہتر ہیں بہر حال جتنی آیتیں ہوں گی اتنی ان کے برابر اونٹیوں کی گنتی۔“

**الصفة:** مسجد نبوی ﷺ کے محن کے ساتھ ایک چھوڑتارا تھا جس میں نادر صحابہ رضی اللہ عنہم رہتے تھے اور ان کو ہمان ان اسلام کہا جاتا تھا۔

**بطحان:** مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

● مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب فضل سورۃ الکھف و آیۃ الکرسی رقم الحدیث: ۸۱۰؛ ابو داود، ۱۴۶۰۔ ● مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب فضل قراءۃ القرآن فی الصلاۃ و تعلمہ رقم الحدیث: ۸۰۳؛ ابو داود، ۱۴۵۶۔

**العقیق:** یہ بھی مدینہ منورہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن مجید کی دو آیات حفظ کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا دو افسنیوں کے مل جانے سے افضل ہے اس لیے کہ دنیاوی ساز و سامان کے لیے فنا ہے اور قرآن کے ثواب میں بقا اور زیادتی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت اور دنیا میں جو کچھ موجود ہے اس سے افضل ہے۔

## سورۃ قل هو اللہ احده فضیلت

**سوال:** کیا تم ایک رات میں تھائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟

**جواب:** سیدنا ابوالیوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم ایک رات میں تھائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ (آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی) جس نے اللہ الواحد الصمد یعنی سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے تھائی قرآن پڑھا۔"

**فائلہ:** اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ قل هو اللہ احده کو ایک مرتبہ پڑھنا ایک تھائی قرآن کے برابر ثواب ہے۔

راوی حدیث (ابوالیوب النصاری رضی اللہ عنہ) ابوالیوب النصاری ان کی کنیت ہے نام ان کا خالد بن زید بن کلیب ہے۔ مدینہ میں تشریف آوری کے وقت نبی کریم ﷺ کی اونٹی ان کے دولت کدہ پر فردوس ہوتی تھی۔ آپ کا شمارا کا بر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدرا میں شریک تھے۔ ۵۰ اھ میں روم میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی قبر دیوار قسطنطینیہ کے زیر سایہ ہے۔

## سورۃ زلزال، سورۃ الکافرون اور سورۃ نصر کی فضیلت

**سوال:** اے فلاں! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟

**جواب:** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک

ترمذی کتاب فضل القرآن عن رسول الله ﷺ باب ماجاء في صورة الاخلاص رقم ۲۸۹۶: صحیح سنن ترمذی للالبانی رقم الحدیث: ۹۳۹۔

آدمی سے دریافت کیا؟ ”اے فلاں! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟“  
اس نے عرض کیا، نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس تو کچھ بھی  
نہیں کہ نکاح کروں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بھی یا نہیں؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔

آپ نے فرمایا: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تھائی قرآن کے برابر ہے (ثواب  
میں)۔“

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يَا نُبُيُّونَ؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وَهُوَ تھائی قرآن کے برابر  
ہے (ثواب میں)۔“

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ يَا نُبُيُّوْنَ؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔

آپ نے فرمایا: ”وَهُوَ تھائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)۔“

آپ نے پھر فرمایا: ”کیا تجھے إِذَا زُلْزَلَتْ يَا نُبُيُّوْنَ؟“

اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔

آپ نے فرمایا: ”وَهُوَ تھائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)، اب نکاح کرہی  
لو“ \*

**فلاقل:** اس حدیث شریف میں سورہ اخلاص، الزلزال، الکافرون، النصر کو حفظ  
اور تلاوت کرنا باعث فضیلت ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو یہ سورتیں یاد ہیں وہ فقیر  
نہیں ہے بلکہ وہ غنی ہے۔ تو اندازہ کیجیے وہ کس قدر مال دار ہے جس کو پورا قرآن یاد ہے بلاشبہ  
وہ امیر ترین ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو شادی کرنے کا حکم دیا اور ان مذکورہ  
سورتوں کو حق مہربانی کی ترغیب دی۔

\* ترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ باب ماجاء في اذا زلزلت رقم الحديث:

## سورہ بقرہ کی فضیلت

**سؤال** اے فلاں! تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو چند لوگ تھے۔ آپ نے ان سے قرآن سنایا، ہر شخص کو جتنا قرآن یاد تھا اس نے سنایا، پھر آپ ایک ایسے آدمی کے پاس تشریف لے گئے جو کم من تھا اس سے دریافت فرمایا: ”اے فلاں! تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟“

اس نے عرض کیا، فلاں سورہ اور سورہ بقرہ۔

آپ نے فرمایا ”(اطور شاباش) کیا تجھے سورہ بقرہ یاد ہے؟“

اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان کے امیر ہو۔“

ایک معزز شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں نے سورہ بقرہ صرف اس خوف کی بنابرائیں سیکھی کہ میں اس کو تجدید میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید سکھاو پڑھ او پڑھاؤ، اس لیے کہ جو شخص قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے اور تجدید میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثل اس تھیلی کی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہے کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھلتی ہے، اور اس شخص کی مثل جس نے قرآن سیکھا اور سویارہ یعنی تجدید میں نہ پڑھا اس مشک کی تھیلی کی مانند ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔“ \*

**فائلا:** اس حدیث میں سورہ بقرہ کی فضیلت بتائی گئی ہے کیونکہ اس میں علوم شرعیہ، اخبار سابقہ اور عقائد کی باتیں اس قدر تفصیل کے ساتھ ہیں جو اس کے علاوہ کسی سورہ مبارکہ میں نہیں۔

\* ترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ باب ما جاء في سورة البقرة و آية الكروسی رقم الحديث: ۲۸۷۶

## چوبیسوائیں باب

### فضائل صحابة رضی اللہ عنہم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی فضیلت

**سوال** یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (قضاء حاجت) کے لیے بیت الحرام تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا، جب آپ باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: ”یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟“ میں نے عرض کیا، عبد اللہ بن عباس نے۔

آپ ﷺ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: ((اللَّهُمَّ افْقِهْهُ فِي الدِّينِ))

”اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ نصیب فرماء۔“ \*

**فائض:** نبی ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو جو دعا دی وہ دین کی سمجھ بوجھ کی دعا تھی۔ جب ان کے ہاں امور حسنہ کا اہتمام دیکھا، اور یہ دعا کس قدر اچھی ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے ”اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کارادہ چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ دے دیتے ہیں۔“ اسی وجہ سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم قرآن کوباتی لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے تھے۔

### ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہما کی فضیلت

**سوال** کیوں روئی ہو؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا تو وہ رونے لگیں، نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ رورہی تھیں۔

آپ نے دریافت فرمایا: کیوں روئی ہو؟

انہوں نے عرض کیا، حصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہودی کی بڑی کہا ہے۔

\* مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم رقم الحدیث: ۲۴۷۷

نبی ﷺ نے فرمایا ”تم ایک نبی کی اولاد ہو، تمہارے پچانی تھے اور نبی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل ہے، پھر وہ تجھ پر کس بات میں فخر کرتی ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے حصہ نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی کہ حصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو صفتیہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عزیز ہیں۔ کیونکہ ہمیں دواعز از حاصل ہیں ایک نبی ﷺ کی بیویاں ہونے کا دوسرا رشتہ داری کا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے یہ بات آپ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ”تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم کو مجھ پر کس بات میں فضیلت ہے حالانکہ میرے خاوند محمد (ﷺ) ہیں، میرے باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے پچا موی علیہ السلام ہیں۔“

**فاثنا:** سیدہ صفیہ بنت حیب بن اخطب جو جنگ خیر میں لوڈی بن کر نبی ﷺ کے حصے میں آئی تھیں آپ نے انہیں آزاد کر کے نکاح کیا تھا۔

آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کی حوصلہ افرادی کے لیے فرمایا: ”تم تو ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو، موی علیہ السلام تیرے پچا لگتے ہیں اور محمد (ﷺ) تیرے خاوند ہیں ہذا نہ ان کے لیے فخر ہے اور رشد تجھ سے بڑھ کر اعزاز ہے۔“

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب مبارک سیدنا اسحاق، یعقوب اور ابراہیم علیہم السلام سے جاتا ہے۔

رضی اللہ عن صفیہ وارضاها..... لَمَّا

ترمذی کتاب المناقب عن رسول الله ﷺ باب فضل ازواج النبی ﷺ رقم الحديث:  
صحيح سنن ترمذی لللبانی، رقم الحديث: ۳۸۹۴

## پچسواں باب

### قیامت، جنت اور جہنم کا بیان

#### جہنم کی گھرداری

**سوال** جانتے ہو یا آواز کسی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اچانک دھماکے کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”جانتے ہو یا آواز کسی ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ ایک پھر تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں آج سے ستر سال پہلے پھینکا تھا اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔“

**فائلا:** اس حدیث میں جہنم کی گھرداری کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے جہنم میں ایک پھر کو ستر سال قبل پھینکا تھا، جب وہ جہنم کی تہہ میں پہنچا تو ایک زور دار آواز پیدا ہوئی، معلوم ہوا کہ جہنم بہت زیادہ گھری ہے۔

### قرآن مجید کی تفسیر کا بیان

**سوال** اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم کو معلوم ہے کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے؟

**جواب** سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت میں مسجد میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔

آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم کو معلوم ہے کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے؟“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نئے سجدہ کرتا ہے، پھر (اپنے پرودگار سے) طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو طلوع ہونے کی اجازت میں۔

مسلم کتاب الجنۃ و صفة نعمیمها و اهلها باب فی شدة حر نار جهنم و بعد قعرها و ما تعلموا من ... رقم الحديث: ۲۸۴۴۔

جاتی ہے اور وہ زمانہ بھی قریب ہے کہ وہ بحمدہ میں گرے گا لیکن اس کا سجدہ قول نہ ہو گا اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے گا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ حکم یہ ہو گا جدھر سے آئے ہوا درہ ہی لوٹ جا۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔“

قرآن مجید کی اس آیت کا یہی مطلب ہے

**﴿وَالثَّامِسُ تَحْرِيٰ لِمُسْتَكْبِرِهَاٰطٌ ذَلِكَ تَقْدِيرُهُ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ﴾**

”اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ غالب، عالم اللہ تعالیٰ کا۔“

فائلخ: سورج کا عرش کے تلتے سجدہ کرنے کا مطلب رب کی تابعداری ہے سورج اپنے مدار (فلک) پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ چوتھے مدار پر آدمی رات کے وقت پہنچتا ہے، اور اس کا یہ مقام قرار عرش سے بہت ہی دور ہے۔ ادھر ہی اپنے رب کو سجدہ کرتا ہے۔ اور حسب معمول مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اجازت مل جاتی ہے قرب قیامت سورج بحمدہ اور طلب اجازت کا ارادہ کرے گا لیکن اجازت نہیں ملے گی بلکہ کہا جائے گا ادھر ہی لوٹ جاؤ جدھر سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ اپس لوٹ جائے گا اور مغرب سے طلوع ہو گا۔

قرآن مجید کی اس آیت کا یہی مطلب ہے

**﴿وَالثَّامِسُ تَحْرِيٰ لِمُسْتَكْبِرِهَاٰطٌ .....﴾ الخ**

❷ ٣٦ / یسین : ٣٨۔ بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة الشمس والقمر رقم ٣١٩٩، ترمذی ، ٢١٨٦۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

رسول اللہ  
کے سوالات اور  
صحابہ کے جوابات

